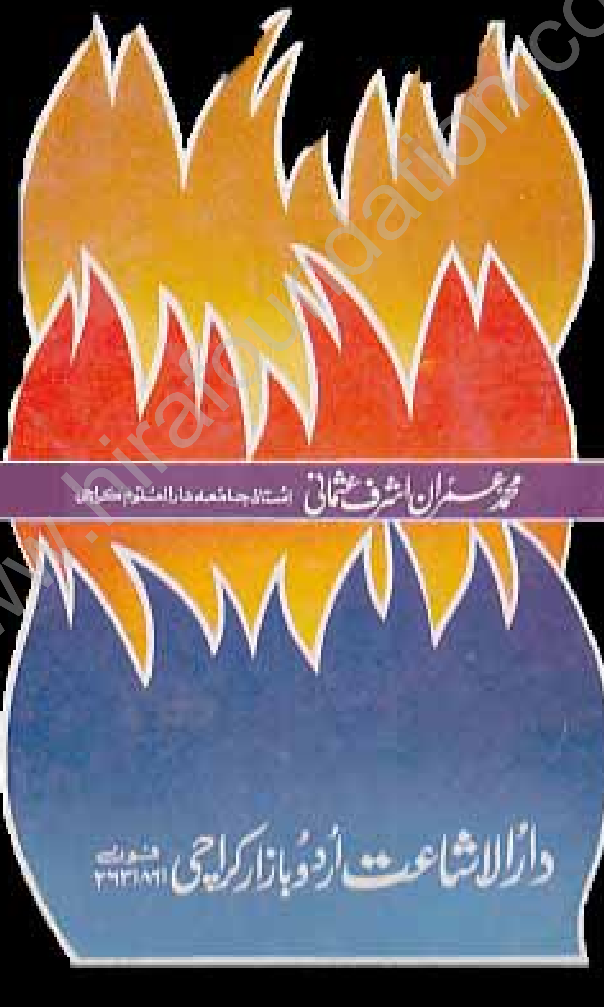
فتنوں کا عروج اور قیامت کے آثار

فتنوں اور علاماتِ قیامت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور عصرِ حاضر کے فتنوں میں مسلمانوں کے لیے صحیح راہِ عمل



محمد عمران اشرف عثمانی
استاذ الجامعہ دار العلوم کراچی

دار الاشاعت اردو بازار کراچی
فون ۲۶۳۱۸۶۱

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ۲۰۰۳ء علمی گرافکس کراچی

ضخامت : 142 صفحات

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ 437-B دیپ روڈ لسبیلہ کراچی

بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا ایبٹ آباد

مکتبۃ المعارف محلہ جنگی پشاور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

فہرست مضامین

باب دوم

باب سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

(حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی)

الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم، وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حضور سرور کونین ﷺ نے جہاں ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں اپنی پرنور ہدایات سے نوازا' وہاں آپ ؐ نے اپنی اُمّت کو آنے والے فتنوں سے بھی خبردار فرمایا' اور ان فتنوں کے مواقع پر ہمارے لئے صحیح راہ عمل تجویز فرمائی۔ چنانچہ حدیث کی کتابوں میں ایک مستقل باب ان احادیث پر مشتمل ہوتا ہے جن میں آنحضرت ﷺ نے آنے والے فتنوں کی خبر دی ہے' یا ان کے بارے میں مسلمانوں کو مناسب طرز عمل سے آگاہ فرمایا ہے۔ حدیث کی کتابوں میں یہ باب عام طور سے "کتاب الفتن" یا "ابواب الفتن" کے نام سے مذکور ہوتا ہے۔

ہمارے پر آشوب دور میں حضور اقدس ﷺ کے ان ارشادات کا مطالعہ کئی لحاظ سے بہت مفید ہے۔ اول تو یہ احادیث اس لحاظ سے بڑی ایمان افروز ہیں کہ ان کے مطالعے سے آنحضرت ﷺ کی شانِ رسالت پر ایمان مزید مستحکم ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ ؐ نے ان احادیث میں آنے والے زمانوں کے بارے میں وہ باتیں بتائی ہیں جو اس دور میں ایک عام انسان کے تصور تک سے باہر تھیں' اور موجودہ حالات کو سامنے رکھتے ہوئے وہ باتیں اس درجہ درست ثابت ہوتی ہیں کہ ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ باتیں وحی الٰہی کی رہنمائی کے بغیر کسی انسان کے لئے کہنا ممکن نہیں۔

دوسرے ان احادیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کے لئے کس قسم کے حالات کو پسند نہیں فرمایا۔

تیسرے ان احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس قسم کے فتنوں کے دوران ایک مسلمان کو اپنے دین اور اپنی آخرت کی حفاظت کے لئے کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے؟

ہم جس پر آشوب دور سے گذر رہے ہیں' اس میں بعض اوقات ہر صبح ایک نیا

فتنہ لیکر نمودار ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں ہمارے لئے نبی کریم ﷺ کی ہدایات ہی واحد ذریعہ نجات ہیں' لہذا ہر مسلمان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ نبوی ہدایات کیا ہیں۔

اس ضرورت کے پیش نظر میرے بیٹے عزیزم مولوی محمد عمران اشرف سلمہ نے فتنوں سے متعلق ان احادیث کو مختلف کتابوں سے جمع کرکے مختلف مضامین میں یکجا کیا' یہ مضامین روزنامہ جنگ' ماہنامہ البلاغ اور بعض دوسرے رسائل میں شائع ہوئے۔ اور بفضلہ تعالیٰ بڑے مقبول ہوئے' اب عزیز موصوف سلمہ نے ان تمام مضامین کو کتابی صورت میں یکجا کردیا ہے اور اس موقع پر انہیں بہت سے اضافے بھی کئے ہیں۔ احقر نے اس کتاب کو تقریباً پورا دیکھا' اور یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ بحمد اللہ عزیز موصوف نے اس موضوع کی احادیث کو بڑے اہتمام کے ساتھ جمع کیا ہے' اور نہ صرف صحاح ستہ بلکہ ان سے باہر کی کتب حدیث اور علامات قیامت پر لکھی گئی کتابوں سے چن چن کر ایسی احادیث سلیقے کے ساتھ جمع کردی ہیں۔ یہاں تک کہ احقر کی معلومات کی حد تک اس موضوع پر شاید یہ اردو میں سب سے جامع کتاب ہے۔ جس کا مطالعہ انشاء اللہ ایمان میں تازگی' فکر آخرت کی زیادتی اور اصلاح نفس پر آمادگی کا ذریعہ بنے گا۔ احادیث مستند کتابوں سے لی گئی ہیں' اور ان کا ترجمہ و مطلب بھی ماشاء اللہ سلیس اور عام فہم زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس دور میں یہ کتاب ہر مسلمان گھرانے کے مطالعے میں آنی چاہئے' اور اس کے آئینے میں ہم سب کو اپنی شکل دیکھ کر فتنوں کے اس دور میں اپنے لئے راہ عمل متعین کرنی چاہئے۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی عمر' علم اور عمل میں برکت عطا فرمائیں۔ انہیں اس جیسے مزید علمی اور اصلاحی کاموں کی توفیق عطا فرماکر انہیں اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں' اور مسلمانوں کے لئے ان کو نفع بخش بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

احقر
محمد تقی عثمانی عفی عنہ
دارالعلوم کراچی ۱۴
۲۳ ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ

فتنوں کا عروج اور قیامت کے آثار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، و الصلوٰۃ و السلام علی رسول اللہ الذی اخبر عن اشراط الساعۃ ببیان جلیل، و علی آلہ و اصحابہ و علی کل من تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

آفتاب نبوت کے غروب کے بعد اسلامی دنیا پر ہزاروں مصائب کے پہاڑ ٹوٹے، حوادث کی خطرناک آندھیاں چلیں، فتنوں کی بارشیں ہوئی، خانہ جنگیاں اور فرقہ بندیاں ہونے لگیں، خصوصاً ہجری تاریخ کے ایک ہزار سال پورے ہونے کے بعد تو رسول کریم ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق گویا فتنوں کی لڑی ٹوٹ پڑی، ہر صبح ایک نئے فتنے کے ساتھ نمودار ہوئی، اور ہر رات ایک نئی ظلمت ساتھ لائی جو گزشتہ شب کی ظلمت سے کہیں زیادہ بھیانک ہوتی تھی، اور اب جو موجودہ حالات ہیں وہ حضور اکرم ﷺ کی اس پیشین گوئی کی تصدیق کر رہے ہیں جس میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

> "بے شک میں ایسے فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح آئیں گے جس طرح بارش" (بخاری)

گویا آنحضرت ﷺ اس پر فتن اور آفات میں گھرے ہوئے زمانہ کا خود مشاہدہ فرما

رہے ہوں جس میں تمام مسلمان آپس میں ظلم و ستم، قتل و قتال، خانہ جنگیوں، عصبیتوں اور طرح طرح کی فرقہ بندیوں میں مصروف ہیں جبکہ ان کے خلاف تمام کفار، یہود و نصاریٰ اور اصنام پرست دشمنی میں متحد ہیں، اس موقع پر حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد کی بھی مکمل تصدیق ہو جاتی ہے جس میں آپ ؐ نے فرمایا تھا:

"قریب ہے کہ تمہارے اوپر مختلف آفاق سے مختلف اقوام دشمنی پر اس طرح متفق ہو جائیں، جس طرح بہت بھوکے لوگ کسی دسترخوان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں" آپ ؐ سے سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ ہماری تعداد میں کمی کے باعث ہو گا، آپ ؐ نے جواب میں فرمایا "نہیں بلکہ تم سیلاب کے جھاگ کی مانند ہو گے، تمہارے دل کمزور ہو چکے ہوں گے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں سے رعب اٹھا لیا جائے گا، چونکہ تم دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کرنے لگو گے" (ابو داؤد)

اور حقیقت یہ ہے کہ آج ہماری تعداد سمندر کے جھاگ کی مانند ہے، لیکن ہمارے آپس کے اختلافات اور گروہ بندیوں کے باعث آج ہمارے دل کمزور ہو چکے ہیں اور ہمارے دشمنوں کے دل ہمارے خلاف مضبوط ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے آج ہم اپنے دشمنوں کے مکمل نرغے میں ہیں۔

اس طرح کی آفات، اور فتنوں کی نشاندہی آنحضرت ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل فرما دی تھی، اور ساتھ ساتھ ان کے اسباب سے بھی مسلمانوں کو آگاہ فرما دیا تھا، اور ان سے بچنے کی تدابیر بھی مہیا فرما دی تھیں، لیکن کاش، ہم مسلمان ان باتوں کی طرف توجہ دیتے، اور ان پر عمل پیرا ہوتے تو شاید کوئی نجات کا راستہ پا سکتے، اسی طرح آنحضرت ﷺ نے قیامت کی علامات بیان فرمائی ہیں، تاکہ ہم اس بات سے باخبر ہو جائیں کہ ہم قیامت سے کتنے فاصلے پر ہیں، جہاں تک یہ سوال ہے کہ قیامت کب آئے گی؟ اس کا جواب تو آنحضرت ﷺ نے بھی نہیں دیا بلکہ جب کسی سائل نے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ؐ نے فرمایا:

"ما المسئول عنہا بأعلم من السائل"

"یعنی جس سے پوچھا گیا ہے وہ اتنا ہی جانتا ہے جتنا سائل کو معلوم ہے"

البتہ آنحضرت ﷺ نے اس امت کی مصالح کی حرص اور اس امت کے خیر کے لئے کچھ ایسی علامات قیامت وضع فرمادیں جس طرح کسی راستہ کی راہ نما علامات ہوتی ہیں اور وہ منزل کا پتہ دیتی ہیں' اسی طرح ایسی ہی علامات قیامت نصب فرمادیں' آج اگر ہم ان علامات کا مشاہدہ کریں تو ہمیں پتہ چل جائے گا کہ اب ہم سفر کی انتہاء پر ہیں۔

ان علامات کا تذکرہ بہت سے محدثین نے اپنی کتابوں میں فرمایا تاکہ اہل غفلت اپنی نیند سے بیدار ہوجائیں اور اہل بصیرت اس پر غور فرمائیں اور اب جبکہ فتنوں کی بارشیں اور آفات اور حوادث کی خطرناک آندھیاں چل رہی ہیں اور انسوں نے ہر خاص وعام کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے جس میں حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان عملی صورت میں سامنے آچکا ہے۔ کہ آپ ؐ نے فرمایا:

"اسلام دوبارہ غربت کی حالت کی طرف لوٹے گا جس طرح ابتداء میں اسلام غریب (اجنبی) تھا"

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان احادیث کو شائع اور عام کیا جائے جن میں آنحضرت ﷺ نے علامات قیامت اور ان کے اسباب کا تذکرہ فرمایا' اور ان فتنوں سے بچنے کا راستہ تلقین فرمایا' چنانچہ اسی غرض سے میں اس مضمون میں ان احادیث کو ذکر کرنا چاہتا ہوں' جو فتنوں قیامت کی علامات اور ان کے اسباب سے متعلق ہیں تاکہ گناہوں کی دلدل میں دھنسے ہوئے اور غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہم لوگ بیدار ہوں اور ان احادیث کو سن کر ہمارے پتھر دل موم ہوجائیں اور اس مہلت سے جو ابھی خوش قسمتی سے میسر ہے ہم فائدہ اٹھالیں۔

دنیا' آخرت کے سفر کی ایک منزل

دنیا ایک ایسی جگہ ہے جسے بقاء کی غرض سے پیدا نہیں کیا گیا' اور نہ یہ ایسی اقامت گاہ ہے جس میں ہم ہمیشہ رہیں بلکہ یہ آخرت کے سفر کی منزل ہے یہاں اقامت کا مقصد اس زادِ راہ کو اکٹھا کرنا ہے جس کی ہمیں آخرت میں ضرورت ہوگی' اگر ہم نے وہ زادِ راہ اکٹھا کر لیا تو ہم آخرت کے پورے سفر میں شاد اور کامران رہیں گے۔

"لعمرك ما الدنيا بدار اقامة ولكنها دار انتقال لمن عقل"

"خدا کی قسم دنیا موضع اقامت نہیں، لیکن جو شخص سمجھ بوجھ رکھے اس کے لئے یہ موضع انتقال ہے"

نزلناها هنا ثم ارتحلنا
كذا الدنيا نزول وارتحال
يظن المرء في الدنيا خلودا
خلود المرء في الدنيا محال

"ہم یہاں اترے پھر ہم نے (یہاں سے) کوچ کیا، اسی طرح دنیا کسی منزل پر اترنے اور کوچ کر جانے کا نام ہے، آدمی اس دنیا میں ہمیشگی کا گمان رکھتا ہے حالانکہ آدمی کا اس دنیا میں ہمیشہ رہنا محال ہے"

اور ایک شاعر نے یہ کہا:

انما الدنيا فناء ليس الدنيا ثبوت
انما الدنيا كبيت نسجته العنكبوت

"دنیا تو فنا ہو جانے والی شے ہے، دنیا کو ثبات نہیں رہتا بلکہ دنیا تو اس گھر کی مانند ہے جسے کسی مکڑی نے بنایا ہو"

كانك لم تسمع باخبار من مضى
ولم تر بالباقين ما يصنع الدهر
فان كنت لا تدري فتلك ديارهم
عفاها فحالت بعدك الريح والقطر

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے ان لوگوں کی خبریں نہیں سنیں جو گذر گئے ہیں، اور تم نے ان کی باقی رہ جانے والی چیزیں نہیں دیکھیں کہ ان کے ساتھ زمانہ نے کیا کیا، اگر تم نہیں جانتے تو یہ ان کے گھر ہیں کہ زمانہ نے ان کو برباد کر دیا ہے اور تمہارے بعد اس کی حالت یہ ہے کہ سوائے ہوا اور بارش کے پانی کے کچھ نہیں"

اور حقیقت یہی ہے کہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے' اچانک قیامت آئے گی اور اس کے بعد ہر شے کو موت گھیر لے گی' قرآن حکیم میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ، فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ

"سو یہ لوگ بس قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر دفعتا (اچانک) آپڑے' سو اس کی علامتیں تو آچکی ہیں' تو جب قیامت ان کے سامنے آکھڑی ہوئی اس وقت ان کو سمجھنا کہاں میسر ہوگا" (سورہ محمد:۱۸)

اور دوسری جگہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ، لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ، ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً

"وہ لوگ آپ ؐ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا' آپ ؐ فرما دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے' اس کے وقت پر اس کو سوائے اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا' وہ آسمانوں اور زمین پر بڑا بھاری حادثہ ہوگا' اور وہ تم پر محض اچانک (بے خبری میں) آپڑے گی" (سورہ اعراف:۱۸۷)

یہی ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا' اصل زندگی آخرت کی ہے' اس وقت دنیا کی زندگی سوائے دن کی کسی گھڑی سے زیادہ معلوم نہ ہوگی' جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

"وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ"

"اور جس روز ہم انہیں جمع کریں گے (تو وہ یہ سوچیں گے کہ وہ دنیا میں جیسے کہ سوائے دن کی ایک گھڑی کے نہیں ٹھہرے"

اور دوسری جگہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

"یوم تقوم الساعۃ یقسم المجرمون مالبثوا غیر ساعۃ"

"یعنی اور جس دن قائم ہوگی قیامت، قسمیں کھائیں گے گناہگار کہ ہم نہیں رہے تھے ایک گھڑی سے زیادہ"

(معارف القرآن ص ۹۲ ج ۶)

ایک جگہ قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

"ذلک یوم مجموع لہ الناس و ذلک یوم مشہود وما نؤخرہ الا لاجل معدود یوم یات لا تکلم نفس الا باذنہ فمنہم شقی و سعید"

"وہ (یعنی آخرت کا دن) ایسا ہوگا جس میں تمام آدمی جمع کیے جائیں گے، اور وہ سب کی حاضری کا دن ہے، اور اس کو صرف تھوڑی مدت کے لیے ملتوی کیے ہوئے ہیں (پھر) جس وقت وہ دن آئے گا (مارے ہیبت کے لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ) کوئی شخص بغیر خدا کی اجازت کے بات تک نہ کر سکے گا، پھر ان میں بعض تو شقی (بدبخت) ہوں گے، اور بعض سعید (خوش قسمت) ہوں گے"۔ (سورہ ہود:۱۰۳)

اور فرمایا:

"والساعۃ ادھی وامر"

"اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے"

(سورہ قمر معارف القرآن ص ۲۳۶ ج ۸)

اسی طرح قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

"ویوم تقوم الساعۃ یومئذ یتفرقون"

"اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز سب آدمی جدا جدا ہو جائیں گے"(سورۃ الروم:۱۴)

قیامت کے روز حکم دیا جائے گا:

"وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ"

"اور تم الگ ہو جاؤ آج اے گناہگارو" (سورۃ الروم ۱۲)

اور فرمایا:

"فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ، يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ، وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ"

"پھر جس وقت کانوں کو بہرہ کر دینے والا شور برپا ہو گا جس روز آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا (وجہ یہ ہے کہ) ان میں ہر شخص کو (اپنا ہی) ایسا مشغلہ ہو گا جو اس کو اور طرف متوجہ ہونے نہ دے گا" (سورہ عبس بیان القرآن ج ۲ ص ۸۰)

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا"

"ان کو اندھا اور گونگا بہرا کر کے منہ کے بل چلائیں گے" (بنی اسرائیل بیان القرآن ص ۷۰۰ ج ۱)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"من سره ان ينظر الى يوم القيامة فليقرا: اذا الشمس كورت، واذا السماء انفطرت، واذا السماء انشقت"

"جو شخص روز قیامت کا ملاحظہ کرنا چاہے تو وہ ان سورتوں کو پڑھے:

"اذا الشمس کورت، اذا السماء انفطرت، اذا السماء انشقت" (اخرجہ الترمذی)

اہل عرب میں یہ دستور ہے کہ جس چیز کو وہ زیادہ اہم سمجھتے ہیں اور اس کی عظمت شان ان کے دلوں میں بیٹھی ہوتی ہے' اپنی زبان میں وہ اس کے بہت سے نام رکھ لیتے ہیں' یہی حال قیامت کا بھی ہے کہ چونکہ یہ ایک عظیم شے ہے اور اس کی ہیبت بھی

زیادہ ہے اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کو متعدد ناموں سے پکارا ہے' اور اس کے بہت سے اوصاف بیان فرمائے ہیں' ان تمام اسماء اور صفات کو علامہ قرطبی نے اپنی کتاب "التذکرہ" میں ذکر فرمایا ہے۔

قیامت کے لغوی معنی کھڑے ہونے کے ہیں اور لفظ قیامت مصدر ہے' اور عرف میں یہ اس روز کے ساتھ خاص ہو گیا ہے جس دن مخلوق کو اٹھایا جائے گا' اور اس میں مخلوق اللہ تبارک وتعالیٰ کے روبرو کھڑی ہوگی کہا جاتا ہے کہ لفظ قیامت سریانی زبان کے لفظ "قیمو" سے معرب ہے' جو اسی معنی میں استعمال ہوتا تھا علہ

قیامت کو عربی زبان میں ساعۃ بھی کہا جاتا ہے۔ لفظ ساعۃ کی لغوی تحقیق یہ ہے کہ غیر محدود زمانہ کے کسی جزو کو عربی میں ساعۃ کہتے ہیں اور اہل عرب عرف میں دن اور رات کے چوبیں حصوں میں سے کسی حصہ کو ساعۃ سے تعبیر کرتے ہیں' جیسے آج کل ہم گھنٹہ یا گھڑی سے تعبیر کرتے ہیں' اسی طرح اہل عرب لفظ ساعۃ کو موجودہ وقت کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں مثلاً یہ کہیں کہ: انا افعل کذا الساعۃ یعنی میں یہ کام ابھی کروں گا قیامت کو ساعۃ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ وہ اس قدر قریب ہے کہ ابھی آجائے' یا اس بات کی تنبیہ کی غرض سے قیامت کو ساعۃ کہا گیا کہ قیامت کے روز مخلوق آن واحد میں ختم ہو جائے گی' اور سب کچھ منٹوں میں تباہ وبرباد ہو جائے گا' اور یہ بھی کہا گیا کہ قیامت چونکہ اچانک نمودار ہوگی اس وجہ سے بھی قیامت کو ساعۃ سے تعبیر کیا گیا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مطالب بیان کئے گئے ہیں' علہ قرآن حکیم میں لفظ قیامت اور لفظ ساعۃ دونوں بکثرت مذکور ہیں۔

چنانچہ یہ بات واضح ہو گئی کہ قیامت اچانک آجائے گی اور قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی' اور قیامت سے قبل بہت سے فتنے رونما ہوں گے' اور مسلمانوں کو بہت سے امتحانات اور آزمائشوں میں ڈالا جائے گا حضور اکرم ﷺ نے ان فتنوں کی علامات اور ان کے اسباب اور ان سے بچنے کی تدابیر بھی بیان فرمادیں اسی طرح قیامت کی فتنوں کے علاوہ اور بہت ساری چھوٹی بڑی علامات ذکر فرمائیں' آج اگر ہم

علہ تاج العروس ص ۲۷ ج ۹

علہ (اذا ذاعة فیما کان وما یکون بین یدی الساعة ص ۹)

ان احادیث کا بغور مطالعہ کریں تو ہم پر حضور ﷺ کی صداقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ چودہ سو سال قبل بتائی ہوئی باتیں آج کس طرح حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں' اور حضور ﷺ نے یہ علامات اس لئے بیان فرمائی تھیں کہ ہر صدی کے لوگ ان علامات سے ڈریں اور متنبہ ہو کر اپنے آپ کو اعمال صالحہ کے ذریعہ قیامت کے روز کے لئے اچھی طرح تیار کر لیں' اور نفسانی خواہشات' اور لذات میں منہمک ہو کر قیامت کو بھول نہ جائیں' آج ہمیں اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہئے کہ کیا آج ہم قیامت کو بھول تو نہیں گئے؟ اور کیا ہم خواہشات اور لذات میں منہمک نہیں ہو گئے؟ اور کیا ہم نے اپنے آپ کو قیامت کے ہولناک دن کے لئے تیار کر لیا ہے؟

اس غرض سے آنحضرت ﷺ نے کچھ تو فتنوں کی آمد کی خبر دی ہے اور کچھ دوسری علامات قیامت بیان فرمائی ہیں' احقر نے ذیل میں ان احادیث کو ذکر کرنے کی کوشش کی ہے جو ان موضوعات پر مشتمل ہیں۔

پہلے چونکہ فتنوں سے متعلق احادیث ذکر کرنی مقصود ہیں' اس لئے شروع میں فتنہ کا مطلب سمجھ لینا چاہئے۔

فتنہ کے معنی

لفظ فتنہ ہر قسم کے امتحان، عذاب، شدت اور ہر قسم کے غلط اور مکروہ کام کے لئے استعمال ہوتا ہے، مثلاً کفر، معصیت، گناہ، فسق و فجور اور ہر مصیبت کے لئے یہ لفظ بولا گیا ہے، اگر مصیبت اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے ہو تو اس میں حکمت ہوتی ہے، لیکن اگر کسی انسان کی جانب سے ہو تو وہ قابل مذمت ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان انسانوں کی جو دوسروں کے لئے باعث فتنہ ہوتے ہیں مذمت فرمائی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

"و الفتنۃ اشد من القتل" "یعنی کہ فتنہ قتل سے بڑی شے ہے"

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"انّ الّذین فتنوا المؤمنین و المؤمنات ثمّ لم یتوبوا فلھم عذاب جھنّم، و لھم عذاب الحریق"

"جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچائی اور پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور (جہنم میں بالخصوص) ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے"

(البروج ۱۰، معارف القرآن ص ۷۰۹ ج ۸)

حضرت علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں لغت میں فتنہ سونے کو آگ میں تپانے کو بھی کہتے ہیں تاکہ سونے کی گندگی دور ہو جائے، اور وہ چمک دار ہو جائے، اور اسی طرح لفظ فتنہ انسان کے آگ میں ڈالنے کو بھی کہتے ہیں [۱]

لفظ فتنہ کا اطلاق عذاب پر بھی ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ذوقوا فتنتکم" [۲] "چکھو مزا اپنی شرارت کا"

اور فتنہ کا اطلاق ان افعال پر بھی ہوتا ہے جو موجب عذاب ہوتے ہیں، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

"الا فی الفتنۃ سقطوا" [۳] "سنو وہ تو گمراہی میں پڑ چکے ہیں"

---

[۱] الاذاعہ ص ۱۱

[۲] سورہ الذاریات: ۱۴ پ ۲۶

[۳] سورۃ التوبہ: ۴۹

اور اسی طرح ارشاد ہے :

"فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُمْ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ"[۱]

"سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ پیروی کرتے ہیں متشابہات کی گمراہی پھیلانے کی غرض سے"

فتنہ کا لفظ امتحان اور آزمائش کے معنی میں بھی آتا ہے 'جیسے قرآن حکیم میں ارشاد ہے :"وفتناك فتونا"[۲] "ہم نے تم کو خوب محنتوں میں ڈالا"

اور اسی طرح ارشاد ہے :

"ونبلوكم بالشر والخير فتنة"[۳]

"اور ہم تم کو بری بھلی حالتوں سے اچھی طرح آزماتے ہیں"

جس طرح قرآن حکیم میں ایک اور جگہ ارشاد ہے :

"ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرين"

"ہم تمہارا امتحان کریں گے (کسی قدر) خوف سے اور (کسی قدر فقرو) فاقہ سے اور (کسی قدر) مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور آپ ایسے صابرین کو بشارت سنا دیجئے"

سی طرح ایک جگہ اور ارشاد ہے :

"ولنذيقنهم من العذاب الادنى دون العذاب الاكبر لعلهم يرجعون"

"اور ہم ان کو قریب کا (یعنی دنیا میں آنے والا) عذاب بھی اس بڑے عذاب (موعود فی الآخرۃ) سے پہلے چکھا دیں گے ' (جیسے امراض ' اسقام ' مصائب وغیرہ) تاکہ یہ لوگ

---

[۱] سورۃ آل عمران : ۷ پ ۳

[۲] سورۃ طہٰ

[۳] سورۃ الانبیاء

(متاثر ہو کر) کفر سے باز آجائیں" (ترجمہ از معارف القرآن)

قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

"واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ"

"تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہو گا جو تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوئے (بلکہ ان گناہوں کو دیکھ کر جنھوں نے مداہنت کی ہے وہ بھی اس میں شریک ہوں گے")

ان تمام آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف فتنوں پر تنبیہ فرمادی ہے' اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرمادیا ہے کہ جن لوگوں کو ہم بغرض امتحان اور آزمائش فتنہ میں مبتلا کریں تو انہیں صبر سے کام لینا چاہئے کیونکہ اس کی بہت بشارت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں' ہم صرف ان کو ہی عذاب اور فتنہ میں مبتلا نہیں کرتے بلکہ ان کو بھی مبتلا کرتے ہیں جو کوئی گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اس پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں' جیسا کہ سب سے آخری آیت میں اسی قسم کا مضمون ہے'

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"اللہ تعالیٰ عام طور پر لوگوں پر کسی خاص عمل کی وجہ سے عذاب نہیں اتارتے' یہاں تک کہ لوگ کسی برائی کو اپنے سامنے ہوتے ہوئے دیکھیں اور ان کو روکنے پر قادر بھی ہوں تو اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ہر عام و خاص سب کو عذاب میں مبتلا فرمادیتے ہیں" (رواہ احمد الا ارمص ۱۷)

امت محمدیہ پر فتنوں کا نزول

حضرت عدی بن عمیر ﷺ سے مروی ہے کہ انھوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"ان اللہ لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ، حتی یروا المنکر ، بین ظہر انیہم"

"بے شک اللہ تعالیٰ کسی خاص فرد کے فعل پر عام لوگوں کو گناہ

میں مبتلا نہیں فرماتے یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے سامنے کسی برائی کو ہوتا دیکھیں اور وہ اس کو برا کہنے پر قادر بھی ہوں اور وہ پھر بھی ایسا نہ کریں تو اللہ تعالیٰ سب خاص و عام کو عذاب میں مبتلا فرمادیتا ہے" (رواہ احمد بسند حسن)

درمنثور میں بروایت ترمذی وغیرہ حضرت حذیفہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے قسم کھا کر یہ ارشاد فرمایا:

"تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب تم پر مسلط فرمادیں گے، پھر تم دعا بھی مانگو گے تو قبول نہ ہوگی"

(فضائل تبلیغ ص ۱۰ مؤلفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب)

حضرت ابو الدرداءؓ جو ایک جلیل القدر صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے ظالم بادشاہ کو مسلط کرے گا جو تمہارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، تمہارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اس وقت تمہارے برگزیدہ بندے دعائیں کریں گے تو قبول نہ ہوں گی، تم مدد چاہو گے تو مدد نہ ہوگی، مغفرت مانگو گے تو مغفرت نہ ملے گی، خود حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللّٰهَ یَنصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ"

"اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور (دشمنوں کے مقابلہ میں) تمہارے قدم جمادے گا"

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان ینصرکم اللّٰہ فلا غالب لکم"

"اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریں تو کوئی شخص تم پر غالب نہیں آسکتا۔" (القرآن)

"اور اگر وہ تمہاری مدد نہ کریں تو پھر کون شخص ہے جو تمہاری مدد کر سکتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ ہی پر ایمان والوں کو اعتماد

رکھنا چاہئے۔" (ماخوذ از فضائل تبلیغ ص ۱۴)

فتنوں کی برسات

حضرت اسامہ بن زید ﷜ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی کسی چوٹی پر تشریف لے گئے اور فرمایا:

"هل ترون ما اري قالوا : لا قال فاني لاري الفتن تقع خلال بيوتكم كوقع المطر"

"میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں' وہ تم لوگ دیکھ رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں' آپ' نے فرمایا' بے شک میں ایسے فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں میں گریں گے جس طرح بارش کے قطرے" (اخرجہ البخاری و مسلم)[1]

حضرت اسماء بنت ابی بکر حضور اکرم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ' نے فرمایا:

"انا علي حوضي انتظر من يرد علي فيوخذ بناس من دوني فاقول امتي، فيقال لا تدري مشوا علي القهقري"

"میں اپنے حوض پر ان لوگوں کا انتظار کروں گا جن کو میری طرف لوٹایا جائے گا' پس میرے بعد کچھ لوگوں کو پکڑ لیا جائے گا' تو میں کہوں گا یہ میری امت ہے تو (مجھ سے) کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے یہ الٹے قدموں چلے تھے" (رواہ البخاری)

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انا فرطكم علي الحوض ليدفعن الي رجال منكم حتي اذا هويت لانا ولهم اختلجوا دوني، فاقول اي رب اصحابي، فيقول لا تدري ما احدثوا بعدك"

"میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا' تم میں سے کچھ افراد کو میری طرف بھیجا جائے گا' یہاں تک کہ جب میں انھیں حاصل

---

[1] بخاری ۴/۸۱ فی فضائل المدینۃ و مسلم رقم ۲۸۸۵/ الفتن

کرنے کے لئے متوجہ ہوں گا تو کچھ افراد مجھ سے علیحدہ کر دیئے جائیں گے' تو میں کہوں گا کہ اے پروردگار یہ میرے ساتھی ہیں' تو اللہ تعالٰی فرمائیں گے تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کچھ کیا" (اخرجہ البخاری)

صبح کو مومن اور شام کو کافر

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بادروا بالاعمال فتنا كقطع الليل المظلم ، يصبح الرجل مومنا ويمسي كافرا اويمسي مومنا ويصبح كافرا ، يبيع دينه بعرض من الدنيا"

"اعمال میں سبقت لے جاؤ کیونکہ ایسے فتنے ہوں گے جیسے تاریک رات کے ٹکڑے کہ آدمی کی صبح اس حال میں ہوگی کہ وہ مومن ہوگا اور جب شام آئے گی تو وہ کافر ہوگا اور کوئی شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا اور وہ اپنے دین کو دنیا کے حقیر سامان کے عوض بیچ ڈالے گا" (رواہ مسلم)[1]

بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت ہے جس میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

"ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم و القائم فيها خير من الماشي و الماشي فيها خير من الساعي ، من تشرف لها تستشرفه فمن وجد ملجا او معاذا فليعذبه ، متفق عليه ، وفي رواية المسلم قال تكون فتنة النائم فيها خير من اليقظان ، و اليقظان فيها خير من القائم و القائم فيها خير من الساعي ، فمن وجد ملجأ او معاذا فليستعذبه"

---

[1] مسلم / الایمان رقم ۱۱۸' مشکوۃ ص ۴۶۰ ج ۲)

وہ عنقریب ایسے فتنے ہوں گے کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہو گا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلتا ہوا شخص دوڑتے ہوئے شخص سے بہتر ہو گا جو اس فتنہ کی طرف جھانکے گا' وہ فتنہ اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا پس کوئی شخص کوئی پناہ گاہ یا جائے حفاظت پائے تو وہ اس کی طرف چلا جائے۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ فتنہ کے زمانے میں سوتا ہوا شخص بیدار شخص سے بہتر ہے اور بیدار شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہے اور کھڑا ہوا دوڑتے ہوئے سے بہتر ہو گا' پس جو شخص کوئی جائے پناہ پائے وہ اس کی طرف متوجہ ہو جائے" (رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد)

فتنوں کے زمانے

حضرت حذیفہ بن یمان ؓ فرماتے ہیں کہ لوگ حضور اکرم ﷺ سے خیر (بھلائی) کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے لیکن میں شر (فتنہ) کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا کیونکہ مجھے خوف تھا کہ میں اس شر (فتنہ) میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔

اسی طرح حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم اسلام سے قبل جاہل تھے اور شرک کی حالت میں تھے۔ پھر ہم کو اللہ تعالیٰ نے مشرف بہ اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور ہم شر سے خیر کی طرف آ گئے تو کیا اس خیر کے بعد بھی ہم کسی شر میں مبتلا ہوں گے؟ آپ ؐ نے فرمایا کہ ہاں ہوں گے' پھر میں نے سوال کیا کہ اس خیر کے بعد کیا پھر شر ہو گا؟ آپ ؐ نے فرمایا ہاں' پھر میں نے عرض کیا کہ اس شر کے بعد پھر خیر ہو گی یا نہیں؟ آپ ؐ نے فرمایا ہاں اس کے بعد خیر تو ہو گی لیکن اس میں کچھ برائی بھی ہو گی۔ میں نے کہا کہ وہ برائی کیا ہے؟ آپ ؐ نے فرمایا "وہ لوگ میری سیرت سے ہدایت حاصل

نہیں کریں گے چنانچہ ان کے بعض اعمال اچھے ہوں گے اور بعض برے" میں نے عرض کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہو گا؟ آپ ؐ نے فرمایا کہ ہاں اس خیر کے بعد پھر شر ہو گا اور اس میں کچھ افراد جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دیں گے' جو بھی ان کی طرف آئے گا وہ افراد ان کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں ان لوگوں کی پہچان بتا دیجئے؟ آپ ؐ نے فرمایا وہ بھی ظاہرا ہماری ہی طرح ہوں گے' ان کی ہماری ہی جیسی کھال ہوگی اور ہماری جیسی زبان ہوگی۔ میں نے کہا اگر یا رسول اللہ یہ فتنے ہمارے سامنے آئیں تو ہم کیا کریں؟ آپ ؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو مضبوطی سے تھام لو۔ میں نے کہا اگر نہ کوئی جماعت ہو اور نہ کوئی امام ہو تو اس وقت ہم کیا کریں؟ آپ ؐ نے جواب میں فرمایا "تمام فرقوں سے علیحدہ رہو' یہاں تک کہ اگر تمہیں درخت کی جڑ کھا کر گزارا کرنا پڑے تب بھی موت آنے تک یہی کرتے رہو"[1]

حضرت حذیفہ ؓ کی یہ حدیث ہمارے لئے انتہائی کارآمد ہے۔ آپ ؓ نے حضور ﷺ سے ایسے سوال فرمائے جو ہمارے زمانہ میں صادق آتے ہیں۔ اس میں فتنہ کے زمانے کا یہ حل بتایا گیا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اس کے امام کو تھامے رہو لیکن اگر وہ نہ ہوں تو تمام فرقوں سے علیحدہ رہ کر صرف حضور ﷺ اور ان کے صحابہ کرام کے طریقے کے مطابق زندگی گزارو' چنانچہ ابھی ہم آگے ایک حدیث ذکر کریں گے جس میں آپ ؐ نے ایسے موقع کے لئے یہی ارشاد فرمایا کہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں' صرف وہ فریق جنت میں جائے گا۔

تفریق بین المسلمین کا فتنہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] اخرجہ البخاری ۱۱/ ۲۰ کتاب الفتن و مسلم ۷ ۱۸۴ کتاب الامارۃ

"قل هو القادر علي ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم او يلبسكم شيعا و يذيق بعضكم بأس بعض"

"اے پیغمبر! ان کو بتلا دو کہ وہ اللہ اس پر قادر ہے کہ تم پر اوپر سے (یعنی فضاء آسمانی سے) عذاب بھیج دے یا تمہارے پیروں کے تلے سے (یعنی زمین ہی سے) کوئی عذاب برپا کر دے یا ایسا کرے کہ تم کو (متحارب) گروہوں اور پارٹیوں میں تقسیم کردے اور آپس میں ٹکرا دے اور پھر ایک دوسرے کو اپنی مار کا مزہ چکھا دے" (الانعام ۶۵)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا میں آسکنے والے اور بھیجے جانے والے تین قسم کے عذابوں سے ڈرایا گیا ہے جن میں آخری یہ ہے کہ کوئی قوم گروہوں اور پارٹیوں میں تقسیم ہو جائے اور پھر وہ آپس میں ٹکرائیں اور ایک دوسرے کا خون بہائیں یہ وہ عذاب ہے جو قرآن ہی کے بیان کے مطابق اگلی امتوں یہود و نصاریٰ پر بھی بھیجا گیا جب انہوں نے ایمان کے عہد و میثاق اور اپنے پیغمبروں کی تعلیم و ہدایت کو پس پشت ڈال دیا اور اللہ کی نافرمانی کی۔

تفریق بین المسلمین کا فتنہ

حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو منبر پر خطاب فرماتے ہوئے دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں:

"انها ستكون بعدي هنات و هنات فمن رايتموه فارق الجماعة او يريد ان يفرق امة محمد كائنا من كان فاقتلوه، فان يد الله علي الجماعة، و الشيطان مع من فارق الجماعة، يركض"

"بے شک میرے بعد پے در پے برائیاں آئیں گی پس جس شخص کو تم دیکھو کہ وہ جماعت (بین المسلمین) یا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم میں تفریق ڈال رہا ہے یا وہ تفریق کا

ارادہ کررہا ہے' چاہے وہ کوئی بھی شخص ہو' اس کو قتل کردو' پس اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے' اور شیطان جماعت سے علیحدگی کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہے۔" (مسلم رقم حدیث الامارۃ)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایما رجل یفرق امتی فاضربوا عنقہ"

"جو شخص میری امت میں تفریق کرے تم اس کی گردن مارو" (اخرجہ النسائی ۷/ ۹۳ فی تحریم الدم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"ان عرش ابلیس علی البحر فیبعث سرایاہ، فیفتنون الناس فاعظمھم عندہ اعظمھم فتنۃ یجئی احدھم فیقول ما ترکت حتی فرقت بینہ و بین امرتہ، فیدنیہ منہ، و یلتزمہ و یقول نعم انت۔"

"بیشک ابلیس (شیطان کا عرش سمندر پر ہے' وہ اپنے وفود وہاں سے بھیجتا ہے اور لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرتے ہیں' پس ابلیس کے نزدیک ان میں سب سے عظیم وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ لے کر اس کے پاس ان میں سے ایک آتا ہے' یہ کہتا ہے میں نے کچھ بھی نہیں چھوڑا حتی کہ میاں بیوی کے درمیان فرقت کرادی' تو ابلیس (خوش ہوکر) اس کو قریب کرتا ہے اور چمٹا لیتا ہے اور کہتا ہے تو بہت اچھا ہے۔" (رواہ مسلم ۱۲/ ۱۵۷ فی صفات المنافقین)

عورتوں کا فتنہ

اور حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"اذا کانت امرائکم خیارکم و اغنیائکم سمحائکم و امورکم شوری بینکم فظھر الارض خیر (لکم) من بطنھا، و اذا کانت امرائکم شرارکم و اغنیائکم

سمحائکم و امورکم شوری بینکم فظهر الارض خیر (لکم) من بطنها، و اذا کانت امرائکم شرارکم و اغنیائکم بخلائکم و امورکم الی نسائکم فبطن الارض خیر لکم من ظهرها"

"جب تمہارے امراء تم میں بہترین لوگوں میں سے ہوں اور تمہارے مالدار تم میں سب سے سخی ہوں' اور تمہارے معاملات تمہارے مابین مشورہ سے ہوں تو زمین کی پشت تمہارے لئے اس کے پیٹ سے بہتر ہے اور اگر تمہارے امراء تم میں سے بدترین لوگوں میں سے ہوں اور تمہارے مالدار تم میں سب سے زیادہ بخیل (کنجوس) ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لئے اس کی پشت سے بہتر ہے۔ (ترمذی کتاب الفتن ۲۲۶۶)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"لن یفلح قوم ولوا امرهم امرأة"

"وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنا معاملہ عورت کے سپرد کر دیا ہو"

اور علامات قیامت کو بیان کرتے ہوئے حضور ﷺ نے ایک طویل حدیث میں بیان فرمایا:

"امارة النساء" "یعنی قیامت کی علامت یہ ہے کہ عورتوں کی حکمرانی ہوگی۔" (الاشاعہ ص ۹۰)

ایک اور طویل حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وتشارك المرأة زوجها في التجارة"

"قیامت کے قریب عورت اپنے شوہر کی تجارت میں شریک ہوگی" (مسند احمد، بحوالہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۲۲۷، ۱۵۸۰۳)

اسی طرح ایک اور طویل حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا:

"و يهيأ كما تهيأ المرأة، و يتشبه النساء بالرجال و يتشبه الرجال بالنساء"

"قیامت کے قریب آدمی اس طرح تیار ہوگا جس طرح عورت تیار ہوتی ہے اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں

گی۔" (الاشاعۃ ص ۸۰)

اور ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

"یکون في آخر الزمان ---- نسائهم کاسیات عاریات علي رؤسهن کأسنمة البخت العجاف العنوهن فانهن ملعونات"

"قیامت کے قریب عورتیں ایسے لباس پہنا کریں گی جو باریک اور تنگ ہونے کی وجہ سے عریاں نظر آئیں گی اور ان کے سروں پر بختی اونٹوں کے کوہان جیسے ہوں گے ان کے اوپر تم لعنت کرو اس لئے کہ وہ ملعون عورتیں ہیں۔" (الاشاعۃ ص ۷۷، رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ و ابن ابی شیبہ)

اور حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"ومنها نکاح الرجل الرجل وذلك مما حرم الله ورسوله يمقت الله عليه ـ ومنها نکاح المراة المراة وذلك مما حرم الله ورسوله ويمقت الله عليه ورسوله"

"قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ آدمی آدمی کے ساتھ بدفعلی کرے گا جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے حرام کیا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ سخت غصہ ہوتے ہیں اور عورت عورت کے ساتھ بدفعلی کرے گی جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور جس پر وہ سخت غصہ ہوتے ہیں۔" (الاشاعۃ ۷۷)

اور ایک روایت میں ہے۔

"ومنها نکاح الرجل امراته او امة في دبرها، وذلك مما حرم الله ورسوله ويمقت الله عليه ورسوله"

"قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ آدمی اپنی عورت سے یا اپنی کنیز سے پچھلی طرف سے جماع کرے گا جسے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول نے حرام کیا ہے اور اس پر وہ اور ان کے رسول غصہ ہوتے ہیں۔" (الاشاعۃ ۷۷)

ایک اور حدیث میں علامات قیامت کا تذکرہ کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

"ومنها لا تقوم الساعة حتی یتسافد الناس تسافد البهائم فی الطرق"

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ راستوں میں چوپایوں کی طرح جماع نہ کریں"

"وفی الطبرانی عن ابی عمر منها لا تقوم الساعة حتی توجد المراة نهاراً تنکح ای تجامع وسط الطریق لا ینکر ذلك احد"

"اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک عورت کو دن میں جماع کیے جاتے ہوئے نہ پایا جائے یعنی وہ راستہ کے بیچ میں جماع کرے گی اور اس پر کوئی نکیر نہیں کرے گا" (الاشاعۃ عن الطبرانی ص ۵۷)

اور ایک حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ومنها یاتین علی الناس زمان یکون فیه استشارة الاماء وسلطان النساء وامارة السفهاء"

"قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں باندیوں سے مشورہ ہوگا اور عورتوں کی بادشاہی ہوگی، اور بیوقوفوں کی امارت ہوگی" (الاشاعۃ ص ۵۷)

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:

"وتکون المشورة للاماء ویخطب علی المنابر الصبیان وتکون المخاطبة للنساء"

"اور باندیوں سے مشورہ ہوگا اور بچے منبروں پر خطبہ دیں گے اور عورتوں کو مخاطب بنایا جائے گا" (الاشاعۃ ۸۷)

اور ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

"وترکب ذوات الفروج السروج فعلیهن من امتی لعنة الله"

"عورتیں زینوں پر سواری کریں گی سو ان پر میری امت کی طرف سے اللہ کی لعنت ہے۔" (الاشاعۃ ص ۸۰)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے علامات قیامت کے بارے میں سوال کیا تو آنحضرت ﷺ نے بہت سی علامات کا تذکرہ فرمایا اور ان میں سے ایک علامت یہ بھی بتلائی۔

"یتخذون الامانۃ مغنما والزکاۃ مغرما والفاحشۃ زیارۃ فسالتہ عن الفاحشۃ زیارۃ؟ الرجلان من اھل الفسق یصنع احدھما طعاما و شرابا و یاتیہ بالمراۃ فیقول اصنع ما کنت تصنع فیتزاورون علی ذلک قال فعند ذلک اھلکت امتی یا ابن الخطاب۔"

"لوگ امانت کو مال غنیمت سمجھیں گے اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے اور فاحشہ عورت کی زیارت کروائیں گے میں نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو فاسق آدمیوں میں سے ایک آدمی کھانے پینے کا انتظام کرے گا اور دوسرا آدمی اس کے پاس ایک عورت کو لیکر آئے گا اور اس سے کہے گا جو تم کرتے تھے وہ کرو پس وہ باہم ایک دوسرے کو اس کی زیارت کرائیں گے۔ فرمایا پس اس وقت اے ابن الخطاب میری امت ہلاک ہوجائے گی۔" (رواہ ابن ابی الدنیا والبزار عنہ الاشاعۃ ص ۸۱)

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے علامات قیامت کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"واطاع امراتہ وعق امہ"

"یعنی آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا۔" (الاشاعۃ ۸۲)

فتنوں کے دور میں صحیح طرزِ عمل

حضرت ام مالک بہزیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فتنوں کا تذکرہ خصوصیت سے فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ اس زمانے میں بہتر شخص کون ہوگا؟ آپ ؐ نے فرمایا:

"رجل في ماشيته يؤدي حقها و يعبد ربه و رجل آخذ برأس فرسه يخيف العدو و يخوفونه"

"جو شخص اپنی کثیر الاولاد بیوی کے حقوق ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرے اور وہ شخص جو گھوڑے کی لگام تھامے، جو خود بھی دشمن سے بچے اور لوگوں کو بھی دشمن سے ڈرائے۔" (رواہ الترمذی کتاب الفتن ۲۱۷۸)

حضرت مقداد بن اسود ؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"السعيد لمن جنب الفتن ان السعيد لمن جنب الفتن، (قالها ثلاثة) و لمن ابتلي فصبر فواها"

"بے شک خوش بخت وہ ہے جسے فتنوں سے بچایا گیا (یہ جملہ آپ ؐ نے تین بار ارشاد فرمایا) اور پھر فرمایا خوش بخت وہ ہے جس کو فتنوں میں مبتلا کیا گیا لیکن اس نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا اور آپ ؐ نے اس کے لئے افسوس کا اظہار فرمایا: ہائے افسوس[۱]

قاتل اور مقتول جہنم میں ہوں گے:

حضرت احنف بن قیس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواروں سے آمنے سامنے لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں تو قاتل اور

---

[۱] رواہ ابوداؤد ۴۲۶۳ / الفتن و مشکوٰۃ ص ۴۸۲ ج ۲)

مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ آپ ؐ سے پوچھا گیا کہ قاتل کا جہنم میں جانا تو سمجھ میں آیا۔ پس مقتول کیوں جہنم میں جائے گا؟ آپ ؐ نے فرمایا: اس لئے کہ اس نے بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ کیا ہوا تھا' اور ایک روایت میں مختصراً یہ ہے کہ جب دو مسلمان آپس میں تلوار کے ساتھ ملیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے اور ایک اور روایت میں ہے کہ جب دو مسلمان ایک دوسرے پر اسلحہ اٹھالیں تو دونوں جہنم کی گھاٹی پر ہوں گے۔ پس جب ان میں سے کسی ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں اس میں داخل ہو جائیں گے[۱]

(بخاری مسلم ابوداؤد نسائی)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"ان بین یدی الساعة الهرج القتل، ماهو قتل الکفار و لکن قتل الامة بعضها بعضا حتی ان الرجل یلقاه اخوه فیقتله ینتزع عقول اهل ذلک الزمان، و یخلف لها هباء من الناس یحسب اکثرهم انهم علی شیئ ولیسوا علی شیئ"

"بے شک قیامت کے قریب زمانہ میں قتل و قتال ہو گا' وہ کافروں سے قتال نہ ہو گا بلکہ امت کے بعض افراد بعض کو قتل کریں گے' یہاں تک ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملے گا اور اسے قتل کر دے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی عقلیں سلب کر لی جائیں گی۔ اور کچھ بے عقل لوگ ان کے نائب بن جائیں گے' ان میں سے اکثر لوگوں کا یہ گمان ہو گا کہ وہ کچھ ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہ ہوں گے۔"[۲]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

"والذی نفسی بیده لا تذهب الدنیا حتی یاتی علی الناس

---

[۱] رواه البخاری ۸۱۸ کتاب الایمان و رواه مسلم رقم ۲۸۸۸ کتاب الفتن
[۲] کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۳۰ عن مسند ابن حنبل و مسلم عن ابی موسی الاشعری

یوم لا یدری القاتل فیم قتل ولا المقتول فیم قتل، فقیل کیف یکون ذلک؟ قال الھرج القاتل والمقتول فی النار "

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی، جب تک ایک روز ایسا نہ آجائے کہ قاتل کو پتہ نہ ہو کہ اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو یہ پتہ نہ ہو کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔ آپ ؐ سے دریافت کیا گیا کہ ایسا کیسے ہوگا؟ تو آپ ؐ نے فرمایا ہرج (فتنے) کی وجہ سے اور پھر فرمایا کہ ایسے میں قتل کرنے والا اور قتل کیا ہوا، دونوں جہنم میں جائیں گے۔ ١؎

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"یتقارب الزمان ویقبض العلم، وتظھر الفتن، ویلقی الشح، ویکثر الھرج قالوا وما الھرج قال القتل"

"زمانہ قریب ہو جائے گا اور علم قبض کرلیا جائے گا اور فتنے نمودار ہوں گے اور بخل پیدا ہو جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا آپ ؐ سے پوچھا گیا کہ ہرج کیا ہے؟ آپ ؐ نے جواب دیا کہ قتل" (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۴۶۰)

زمانہ کے قریب ہونے کا مطلب بعض حضرات نے یہ بیان کیا ہے کہ زمانہ اس طرح قریب ہو جائے گا کہ پہلے جو واقعات سالوں اور مہینوں میں ہوا کرتے تھے، وہ ہفتوں اور دنوں میں ہوا کریں گے جیسے آگے ایک روایت آئے گی جس میں یہ ہے کہ سال مہینوں کی مانند اور مہینے ہفتوں کی مانند اور ہفتے دنوں کی مانند ہو جائیں گے مثلاً آج کل قتل کی وارداتیں روز کا معمول بن گئی ہیں جبکہ ایک زمانہ تھا کہ سالوں اور مہینوں میں کہیں کوئی قتل ہوا کرتا تھا یعنی کہ پہلے زمانہ دور دور تھا اور اس طرح کے واقعات کبھی کبھار ہوا

١؎ رواہ مسلم ص ۳۹۰ ج ۲ کتاب الفتن

[illegible] لیکن اب زمانہ قریب ہو گیا ہے اور اس طرح کے واقعات روز مرہ کے معمول ہو گئے ہیں۔

فتنے اور عبادت

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"العبادة في الهرج كهجرة الي"

"فتنہ کے زمانہ میں عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جتنا میری طرف ہجرت کرنے کا" (رواہ مسلم ج ۲ ص ۴۰۵ الفتن)

گمراہ قائد

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انما اخاف علي امتي الائمة المضلين و اذا وضع السيف في امتي لم يرفع منهم الي يوم القيامة"

"میں اپنی امت پر گمراہ قائدین سے ڈرتا ہوں، جب تلوار میری امت پر رکھی جائے گی تو قیامت کے روز تک نہ اٹھائی جائے گی" (ابوداؤد مشکوۃ ج ۲ ص ۴۶۱)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے تاریک رات کی مانند فتنے ہوں گے کہ آدمی صبح کو مومن ہو گا تو شام کو کافر ہو گا اور شام کو مومن ہو گا تو صبح کو کافر ہو گا۔ بیٹھا ہوا شخص ایسے میں کھڑے ہوئے سے بہتر ہو گا اور چلتا ہوا دوڑتے ہوئے سے بہتر ہو گا۔ پس اس وقت تم اپنی کمانیں ختم کرو اور اپنی کمانوں کی تانتیں کاٹ ڈالو اور اپنی تلواروں کو پتھر پر دے مارو، پس یہ کام تم میں سے جس نے کیا تو وہ بنی آدم

میں بہترین شخص ہو گا۔ [1]

فتنوں پر صبر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یاتی علی الناس زمان الصابر علی دینه کالقابض علی الجمر"

"لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اپنے دین پر صبر کرنا ایسا ہو گا جیسے انگارہ کو ہاتھ میں لینا۔" (ترمذی ۲۲۶۱ الفتن)

چودہ خصلتیں اور مصیبتیں

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جب میری امت میں چودہ خصلتیں پیدا ہوں تو اس پر مصیبتیں نازل ہونا شروع ہو جائیں گی' دریافت کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہیں؟ فرمایا:

جب سرکاری مال ذاتی ملکیت بنا لیا جائے۔

امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے۔

زکوٰۃ جرمانہ محسوس ہونے لگے۔

شوہر بیوی کا مطیع ہو جائے۔

بیٹا ماں کا نافرمان بن جائے۔

آدمی دوستوں سے بھلائی کرے' اور باپ پر ستم ڈھائے۔

مساجد میں شور مچایا جائے۔

قوم کا رذیل ترین آدمی اس کا لیڈر ہو۔

آدمی کی عزت اس کی برائی کے ڈر سے ہونے لگے۔

---

[1] (ابوداؤد' مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۳)

نشہ آور اشیاء کھلم کھلا استعمال کی جائیں۔
مرد ریشم پہنیں۔
آلات موسیقی کو اختیار کیا جائے۔
رقص و سرور کی محفلیں سجائی جائیں۔
اس وقت کے لوگ اگلوں پر لعن طعن کرنے لگیں۔
تو لوگوں کو چاہئے کہ پھر وہ ہر وقت عذاب الٰہی کے منتظر رہیں۔
خواہ سرخ آندھی کی شکل میں آئے' یا زلزلے کی شکل میں یا اصحاب سبت کی طرح صورتیں مسخ ہونے کی شکل میں۔"

(ترمذی باب علامات الساعۃ مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۸۷)

فتنوں کے دور میں نیکی کا اجر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انكم في زمان من ترك فيه عشر ما امر به هلك ثم ياتي زمان من عمل فيه بعشر ما امر به نجا، و ان من و رائكم ايام الصبر، الصبر فيهن كالقبض علي الجمر و ان العبادة في الهرج كهجرة الي"

"تم (یعنی صحابہ کرام) ایسے زمانہ میں ہو کہ جس میں اگر تم جن چیزوں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس کا دسواں حصہ پر بھی عمل نہ کرو تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں کسی نے مامورات میں سے دسویں حصہ پر بھی عمل کر لیا وہ نجات پا جائے گا' اس زمانہ میں دین پر صبر کرنا انگارہ کو تھامنے کی مانند ہو گا' اور فتنہ کے زمانہ میں عبادت کا ثواب میرے پاس ہجرت کے ثواب کے برابر ہے۔"

(رواہ الترمذی ۲۲۶۸ کتاب الفتن باب رقم ۷۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اذا رایت الناس قد مرجت عهودهم و خفت اماناتهم و کانوا ھکذا و شبک بین اصابعه، فالزم بیتك و املك علیك لسانك و خذ ما تعرف و دع ما تنکر و علیك بامر خاصة نفسك و دع عنك امر العامة"

"جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کی محبتیں ختم ہو گئی ہیں اور ان کی امانتیں ہلکی ہو گئی ہیں۔ اس موقعہ پر حضور ﷺ نے انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر فرمایا: کہ وہ اس کی مانند ہو گئے ہیں تو تم اپنے گھر میں ٹھہرے رہو اور اس وقت اپنے نفس کی فکر کرو' اور عام لوگوں کی فکر چھوڑ دو۔"[1]

نجات کا طریقہ

حضرت اہبان بن صیفی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انه سیکون فرقة و اختلاف فاذا کان کذلك فاکسر سیفك و اتخذ سیفا من خشب، و اقعد فی بیتك حتی تاتیك ید خاطئة او منیة قاضیة"

"عنقریب کچھ اختلاف اور تفرقہ بازی ہو گی۔ پس جب ایسا وقت آئے تو تم اپنی تلوار توڑ دو' اور لکڑی کی تلوار ہاتھ میں لے لو' اور گھر میں بیٹھ جاؤ' یہاں تک کہ تم پر کوئی غلط ہاتھ یا بری مصیبت آئے۔" (ترمذی ۲۲۰۳ کتاب الفتن و مسند احمد)

اسی طرح حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک عنقریب فتنے آئیں گے۔ اس فتنہ میں لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے سے بہتر ہو گا۔ اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے بہتر ہو گا' اور کھڑا ہوا دوڑتے ہوئے سے بہتر ہو گا' سنو' جب وہ فتنے نازل ہونا شروع ہوں تو تم میں سے جس کے پاس اونٹ ہو

---

[1] (رواہ الحاکم ۴/ ۲۸۵ و اقرہ الذھبی فی التلخیص)

وہ اس اونٹ سے پناہ حاصل کرے' اور جس کے پاس مویشی
ہوں وہ ان سے پناہ لے' اور جس کے پاس کوئی زمین ہو وہ اس
سے پناہ لے' اور جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو وہ اپنی تلوار کی
طرف متوجہ ہو۔ اور اس تلوار کو کسی پتھر پر دے مارے اور پھر
جس طرح نجات حاصل کر سکتا ہو نجات حاصل کرے' اس کے
بعد حضور اکرم ﷺ نے یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا:

"اللھم ھل بلغت" یعنی اے اللہ میں نے پہنچا دیا؟[1]

ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لیاتین علي امتي ما اتي علي بني اسرائیل حذو النعل بالنعل، حتي اذا کان منھم من اتي علي امه علانیة لکان في امتي من یصنع ذلك و ان بني اسرائیل تفرقت علي ثنتین و سبعین ملة، و تفترق امتي علي ثلاث و سبعین ملة، کلھم في النار الا ملة واحدة فقالوا، و من ھي یا رسول اللہ؟ قال ما انا علیه و اصحابي"

"میری امت پر بعینہ اس طرز کے حالات پیش آئیں گے جس طرح بنی اسرائیل پر پیش آئے تھے' یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل کے کسی شخص نے اپنی ماں سے زنا کیا تو اس امت میں بھی کوئی شخص یہ فعل کرے گا' اور بے شک بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئی تھی۔ اور میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹے گی' جن میں سوائے ایک فرقہ کے ہر فرقہ جہنم میں جائے گا' آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ ایک فرقہ کون سا ہو گا؟

---

[1] مسلم کتاب الفتن (۲۸۸۷)

آپ ؐ نے جواب دیا جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں [1]

حضرت ابو مالک ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک فتنے چھوڑے جائیں گے' اور ان کے ساتھ صبر اور نفسانی خواہشات بھی بھیجی جائیں گی۔ پس جس نے نفسانی خواہشات پر عمل کیا تو وہ تاریکی کی مانند ہو گیا اور جس نے صبر سے کام لیا وہ سفیدی کی مانند ہو گیا۔"

(الطبرانی الکبیر بحوالہ کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۹۸ '۳۰۸۴۸)

مسلمانوں میں چھ باتوں کا اندیشہ

حضرت عوف بن مالک ﷜ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اخاف علیکم ستا، امارة السفهاء و سفك الدماء و بیع الحکم و قطیعة الرحم و نشا یتخذون القرآن مزامیر و کثرة الشرط"

"میں تم پر چھ چیزوں سے ڈرتا ہوں' وہ یہ ہیں:
بیوقوفوں کو امیر بنانا' انسانی خون بہانا' عدالتی فیصلے کی خرید و فروخت' قطع رحمی کرنا' اور ایک نسل کا قرآن کو گانا بنانا' اور سپاہیوں کا زیادہ ہونا۔" (طبرانی کبیر بحوالہ کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۱۹ '۳۰۸۴۲)

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"میں اپنی امت پر دو چیزوں سے ڈرتا ہوں کہ وہ اپنی خواہشات اور مال و دولت کی پیروی کریں اور نماز اور قرآن کی تلاوت ترک کر دیں اور اس قرآن کو منافقین سیکھ لیں اور اس کے ذریعہ وہ اہل علم سے لڑیں۔" [2]

---

[1] (ترمذی کتاب الایمان بروایت ابن عمر ۲۶۴۱)
[2] (طبرانی کبیر عن عقبہ بن عامر بحوالہ کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۱۹ '۳۰۸۴۴)

فتنوں کے مختلف انداز

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک میرے بعد ایسے امام آئیں گے' اگر تم ان کی اطاعت کروگے تو وہ تمہیں کافر بنادیں گے' اور اگر تم ان کی مخالفت کروگے تو وہ تمہیں قتل کردیں گے' اور وہ کفر و گمراہی کے امام ہوں گے" [1]

حضرت ابن عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"اذا ظهرت الفاحشة كانت الرجفة، واذا جار الحكام قل المطر، واذا غدر باهل الذمة ظهر العدو"

"جب فحاشی بڑھ جائے تو زلزلے ہوں گے اور جب حکام ظلم کرنے لگیں' تو بارش کم ہوگی اور جب اہل ذمی سے دھوکہ کیا جائے تو دشمن ظاہر ہوں گے۔" [2]

حضرت جابر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث روایت فرماتے ہیں:

"ان الناس قد دخلوا في دين الله افواجا سيخرجون منه افواجا"

"بے شک لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوئے' اور عنقریب اس دین سے فوج در فوج ہو کر نکلیں گے۔" [3]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] (طبرانی کبیر بحوالہ کنزالعمال ج ۱۱ ص ۱۱۸' ۳۰۸۴۹)

[2] (مسند فردوس الدیلمی عن ابن عمر بحوالہ کنزالعمال ج ۱ ص ۱۱۴' ۳۰۸۶۵)

[3] (مسند احمد بن حنبل بحوالہ کنزالعمال ج ۱۱ ص ۱۲۴' ۳۰۸۶۷)

"ایسے فتنے' اختلافات اور افتراق ہوگا کہ اگر تم اس پر قدرت رکھو کہ تم قاتل بننے کے بجائے مقتول بن سکو تو بن جاؤ" (مستدرک حاکم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

"الفتنة نائمة لعن اللہ من ایقظها"

"فتنہ سویا ہوا ہے جو اس کو جگائے' اللہ اس پر لعنت کرے" (کنز العمال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر تم وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کثرت سے آنسو بہاؤ' اور ہنسا کم کر دو' کہ نفاق ظاہر ہوگا' امانت اٹھالی جائے گی۔ رحمت خداوندی قبض کرلی جائے گی۔ امانت دار پر تہمت لگائی جائے گی اور غیر امانت دار کے پاس امانت رکھوائی جائے گی۔ اور تمہارے اوپر فتنوں کے کالے پہاڑ جو تاریک رات کی مانند ہوں گے وہ پڑاؤ ڈالیں گے۔"[1]

پولیس کی کثرت

حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سیکون فی آخر الزمان شرطة یغدون فی غضب اللہ و یروحون فی سخط اللہ فایاك ان تکون من بطانتهم"

"آخری زمانہ میں ایسے سپاہی ہوں گے جن کی صبح بھی اللہ تعالی کے غضب کی حالت میں آئے گی اور شام بھی اللہ تعالی کے غضب کی حالت میں آئے گی' پس تم ان میں شامل ہونے سے بچو"

پیچھے ایک روایت گذری ہے جس میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں اپنی

---

[1] (رواہ الحاکم فی مستدرکہ عن ابی ہریرہ بحوالہ کنز العمال ج ۱۱ رقم ۳۰۸۹۴)

امت پر چھ چیزوں سے ڈرتا ہوں' ان میں سے ایک سپاہیوں کی کثرت کا تذکرہ فرمایا' اسی طرح کی اور روایات بھی ہیں آگے ہم علامات قیامت میں ایک حدیث ذکر کریں گے' جس میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> ''دو امتیں میری امت میں سے جہنم میں ہوں گی میں ان کی طرف نظر نہیں کروں گا' ایک وہ قوم جس کے ہاتھ میں گائے کے دم کی شکل کوڑے ہوں گے' جس سے وہ لوگوں کو مارا کریں گے' (الاشاعۃ ص ۸۷)

اور دوسری روایت میں ہے:

> ''اخیر زمانہ میں ایسے افراد ہوں گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کے مثل کوڑے ہوں گے' جو صبح اور شام اللہ تعالیٰ کے غضب میں لڑا کریں گے۔'' (الاشاعۃ ص ۸۷)

زبان کا اثر

حضرت ابو امامہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> ''ایاکم والفتن، فان وقع اللسان فیہا مثل وقع السیف''
>
> ''تم فتنوں سے بچو کہ اس میں زبان کا اثر ایسا ہوتا ہے جیسے تلوار کا'' (رواہ ابن ماجہ کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۲۸)

مختلف فتنے:

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے قریب قتل و قتال کا زمانہ ہو گا جس میں کفار سے قتال نہ ہو گا۔ بلکہ امت آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرے گی یہاں تک کہ ایک آدمی سے اس کا بھائی ملے گا اور وہ اس کو قتل کر دے گا' اس زمانہ کے لوگوں کی عقلیں سلب کر لی جائیں گی' اور اس کے بعد ایسے کم عقل لوگ ہوں گے جن کا گمان ہو گا کہ ہم بہت کچھ ہیں۔ حالانکہ وہ کچھ

بھی نہیں ہوں گے۔[۱]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"لوگوں کے اوپر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انہیں کوئی فکر نہ ہوگی کہ ان کے پاس مال حلال طریقے سے آیا ہے حرام طریقے سے۔" (نسائی)[۲]

حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"یوشك ان تداعی علیکم الامم من کل افق کما تداعی الاکلة الی قصعتها قیل: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فمن قلة بنا یومئذ؟ قال: لا ولکنکم غثاء کغثاء السیل یجعل الوھن فی قلوبکم وینزع الرعب من قلوب عدوکم لحبکم الدنیا وکراھتکم الموت"

"قریب ہے کہ تمہارے اوپر مختلف آفاق سے مختلف اقوام دشمنی پر متفق ہو جائیں جس طرح بہت کھانے والے لوگ دستر خوان پر متوجہ ہو جاتے ہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ ہماری تعداد کی کمی کے سبب ہوگا؟ آپ نے جواب دیا: نہیں بلکہ تم سیلاب کے جھاگ کی مانند ہوگے، تمہارے دل کمزور ہو چکے ہوں گے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں سے رعب اٹھالیا جائے گا چونکہ تم دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کرنے لگو گے"[۳]

حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم ماقبل کی امتوں کی ہر بالشت اور ہر ہر قدم پر ضرور اتباع کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں

---

[۱] (مسند احمد حنبل، کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۳۰، ۲۰۹۰۹ و فی المنتخب ۲۹۵۱۵)
[۲] کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۳۲ رقم ۳۰۹۱۵
[۳] (ابوداؤد و مسند احمد کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۳۲ رقم ۳۰۹۱۹)

داخل ہوں گے تو تم بھی داخل ہو جاؤ گے' صحابہ نے دریافت کیا کہ یہود و نصاریٰ کی اتباع کی جائے گی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اور کس کی؟[۱]

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یاتي علی الناس زمان یکون المومن فیه اذل من شاته"

"ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں آدمی اپنی بکری سے زیادہ ذلیل ہو جائے گا۔"[۲]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دنیا کا سب سے نیک بخت شخص رذیل ابن رذیل نہ ہو جائے گا۔"

(الترمذی کتاب الفتن ۲۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرو' آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ امانت کا ضیاع کس طرح ہوگا؟ آپؐ نے جواب دیا' کسی نا اہل کو معاملات سونپ دیے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔"[۳]

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تقيئ الارض افلاذ كبدها مثل الاسطوان من الذهب والفضة، فيجيئ القاتل فيقول في هذا قتلت، و يجيئ القاطع فيقول في هذا قطعت رحمي ويجيئ السارق فيقول في هذا قطعت يدي ثم يدعونه فلا ياخذون منه شيا"

---

[۱] (متفق علیہ و ابن ماجہ و مسند احمد' کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۲۳' ۳۰۹۲۳)
[۲] (ابن مبارک' کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۲۷' ۳۰۹۲۶)
[۳] (بخاری کتاب العلم ۱/ ۱۲۲)

”زمین اپنے جگر کے ٹکڑے الٹ دے گی جو سونے اور چاندی
کے ستون کی مانند ہوں گے‘ ایک قاتل آئے گا اور وہ کہے گا کہ
میں نے اس کے واسطے قتل کیا‘ ایک قطع رحمی کرنے والا آئے
گا وہ کہے گا کہ میں نے اس شے کے واسطے قطع رحمی کی‘ اور
ایک چور آئے گا وہ کہے گا کہ میرا اس شے کے واسطے ہاتھ کاٹا
گیا‘ پھر وہ لوگ اس کو بلائیں گے پس وہ اس میں سے کچھ بھی
حاصل نہ کر سکیں گے“ (مسلم رقم ۱۰۱۳ کتاب الزکوۃ)

حضرت حذیفہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت
اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم اپنے امام کو قتل نہ کر دو‘
اور آپس میں تلواروں سے قتال نہ کرنے لگو اور تمہاری دنیا
کے وارث تم میں برے لوگ نہ ہو جائیں“[۱]

حضرت ابو ہریرہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”سیاتی علی الناس سنوات خداعات یصدق فیها
الکاذب و یکذب فیها الصادق و یوتمن فیها الخائن و
یخون فیها الامین و ینطق فیها الرویبضة قیل و ما الرویبضة
قال الرجل التافه یتکلم فی امر العامة“

”لوگوں پر ایسے دھوکہ باز سال آئیں گے جس میں جھوٹے
شخص کی تصدیق کی جائے گی اور سچے شخص کی تکذیب کی جائے
گی اور امانت دار کو خیانت دار قرار دیا جائے گا اور کم عقل
آدمی عام معاملات میں بات کرے گا۔“[۲]

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱؎ ترمذی‘ مسند احمد‘ ابن ماجہ عن حذیفہ کتاب الفتن رقم ۴۰۴۴

۲؎ ابن ماجہ کتاب الفتن ۴۰۳۱

”میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا' جس میں قراء زیادہ اور فقہاء کم ہوجائیں گے اور علم اٹھالیا جائے گا اور قتل عام ہوجائے گا۔ اس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن ایسے افراد پڑھیں گے جن کے قرآن حلق سے نیچے نہیں اترے گا'

"ثم یاتی من بعد زمان یجادل المشرك باللہ المومن مثل ما یقول"

پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے والے ایمان والوں کے ساتھ اس وجہ سے لڑیں گے جو وہ کہتے ہیں۔

سلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سیاتی علی الناس زمان یخیر الرجل بین العجز و الفجور فمن ادرك ذلك الزمان فلیختر العجز علی الفجور"

”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا' جس میں آدمی کو عاجزی اور فسق کے درمیان اختیار دیا جائے گا' پس جو شخص وہ زمانہ پائے وہ فسق کے مقابلے میں عاجزی اختیار کرے۔“ ٢ه

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی' جب تک ہر قبیلہ کے سردار اس کے منافق لوگ نہ ہوجائیں“ ٣ه

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مصیبتوں اور قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ عقلیں دور ہوجائیں گی اور صبر کم ہوجائے گا اور قتل بڑھ جائے گا' اور خیر

سلہ طبرانی کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۰۲' ۳۸۴۵۷
٢ه مستدرک حاکم کنز العمال ج ۱۴' ۳۸۴۵۸
٣ه طبرانی کبیر' کنز العمال ج ۱۴' ۳۸۴۶۵

کی علامات اٹھالی جائیں گی اور فتنے ظاہر ہوں گے [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ پڑوس کا خراب ہونا قطع رحمی کرنا جہاد سے تلواروں کا ختم ہو جانا اور دنیا کا دین کی وجہ سے قریب دینا" [2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ "آپس میں طعن و تشنیع کرنے والے بڑھ جائیں گے، اور جب وہ آپس میں ملیں گے تو ان کا سلام آپس میں ایک دوسرے کو لعنت کے ذریعہ ہو گا" (الاشاعہ ص ۴۲)

اس کی شرح میں علامہ برزنجی تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ساری علامات اب پوری ہو چکی ہیں، خاص طور پر نچلے طبقے کے لوگ مثلاً قصائی وغیرہ جب آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے پر لعنت کرتے ہیں۔ (الاشاعۃ)

حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات خوفزدہ اور گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ آج رات کیا خزائن کھولے گئے؟ اور کیا فتنے نازل کیے گئے؟ کون ہے جو حجرے والیوں کو جگائے؟ اس سے آپکی مراد ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز ادا کریں پھر فرمایا۔

"رب کاسیة فی الدنیا عاریة فی الاخرة" "دنیا کی کتنی ہی لباس پوش عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی" [3]

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا:

"یا اصحاب الحجرات سعرت النار و جاءت الفتن کانها قطع اللیل المظلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا

---

[1] طبرانی کبیر، کنزالعمال ج ۱۴ ص ۲۲۲، ۳۸۵۲۲

[2] مسند فردوس للدیلمی، کنزالعمال ج ۱۴ ص ۲۲۰، ۳۸۵۵۸

[3] مسلم، الاشاعۃ ص ۴۲

ولیکینم کثیرا"

"اے حجرے والو! آگ دھکائی جاچکی ہے اور فتنے آگئے ہیں جیسے کہ اندھیری رات کی ٹکڑیاں، اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہوجائیں جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"قیامت اس وقت تک قائم نہ کی جائے گی جب تک دو عظیم جماعتیں آپس میں قتال نہ کریں اور ان دونوں کے درمیان عظیم قتال ہوگا، حالانکہ دونوں کا دعویٰ بھی ایک ہوگا اور یہاں تک کہ تمیں کے قریب جھوٹے دجال اٹھائے جائیں گے، ان میں سے ہر ایک اللہ کے رسول ہونے کا دعویٰ کرے گا، اور علم قبض کر لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوجائے گی، زمانہ قریب آجائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور قتل بڑھ جائے گا اور تم میں مال و زر کی کثرت ہوجائے گی اور ان کا بے جا استعمال بڑھ جائے گا، یہاں تک کہ صاحب اموال لوگ اس وجہ سے فکرمند ہوں گے کہ ان کا صدقہ کون قبول کرے، اور یہاں تک کہ جس کو وہ مال دیں گے وہ یہ کہے گا کہ مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں، اور لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں گے، یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا تو کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا یہاں تک کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہوجائے گا پس جب سورج طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں

الاشاعة ص ۲۲

[illegible] کی بخاری ص ۱۰۵۲ ج ۲، مسلم ص ۳۹۰ ج ۲، تخراج حدیث حافظ ابن حجر علامہ [illegible] وغیرہما نے اس کا مصداق جنگ صفین ہی کو قرار دیا ہے مثلاً دیکھئے فتح الباری ص ۸۲، ج ۱۳

گے تو سب ایک ساتھ ایمان لے آئیں گے 'لیکن اس وقت کسی کا ایمان قبول نہ ہوگا الا یہ کہ وہ لوگ جو پہلے مومن تھے ' اور پھر قیامت ضرور قائم ہوجائے گی۔ حتیٰ کہ اگر کسی دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو کپڑا بیچنے کے لئے کوئی کپڑا اچھیلایا تو اس کی بیع مکمل نہ ہوگی اور اس کو وہ تہہ بھی نہ کرپائیں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ کر چلے گا اور وہ اس کو استعمال بھی نہ کرپائے گا کہ قیامت آجائے گی ' اور کوئی شخص اپنے حوض پر مٹی لیپ رہا ہوگا اور وہ اس حوض سے سیراب بھی نہ ہوپائے گا کہ قیامت آجائے گی ' اور کوئی شخص کھانا کھانے کی غرض سے لقمہ منہ تک اٹھائے گا اور وہ کھا بھی نہیں سکے گا (کہ قیامت آجائے گی)"[1]

قیامت صرف برے لوگوں پر آئے گی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من شرار الناس من تدرکھم الساعۃ وھم احیاء"

"لوگوں میں سے برے وہ ہیں جو قیامت کو پائیں اور وہ زندہ ہوں" (رواہ البخاری)

اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ جب قیامت آئے گی اس وقت صرف برے لوگ ہوں گے ایک روایت میں آیا ہے کہ قیامت کے وقت کوئی مومن باقی نہ رہے جیسے کہ پیچھے ایک روایت میں ذکر کیا گیا ہے جس میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت نہیں آئے گی جب تک یہ کیفیت نہ ہوجائے کہ زمین میں اللہ اللہ نہ کہا جائے۔ (صحیح مسلم) اسی طرح مسلم کی ایک روایت میں آیا ہے کہ:

---

[1] بخاری ۱۳' ۸۲ ' ۸۰ ' کتاب الفتن ' مسلم رقم ۱۵۷ کتاب الزکوٰۃ

"لاتقوم الساعة الاعلی شرار الناس"

"یعنی قیامت صرف برے لوگوں پر آئے گی"

اور مسلم شریف کی ایک اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"الاعلی شرار الخلق وھم اشر من الجاھلیة لا یدعون اللہ بشیء الا ردہ علیھم"

"یعنی قیامت صرف برے لوگوں پر آئے گی[1] اور وہ جاہلیت کے زمانہ سے زیادہ برے ہوں گے' وہ خدا سے کسی شے کی بھی دعا کریں گے تو وہ رد کر دی جائے گی"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"امس خیر من الیوم والیوم خیر من غد وکذلک حتی تقوم الساعة"

"گزشتہ کل آج سے بہتر ہے اور آج آئندہ کل سے بہتر ہے اسی طرح قیامت تک سلسلہ رہے گا"[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لایاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ شر منہ، حتی تلقوا ربکم"

"تمہارے اوپر اس کے بعد اس سے برا زمانہ آئے گا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے ملاقات کرو"[3]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد

---

[1] الاذاعہ ص ۴۳
[2] الطبرانی الاذاعہ ص ۴۳
[3] البخاری والترمذی' الاذاعہ ص ۴۳

فرمایا:

"یوشك ان یكون خیر مال المسلم غنم یتبع بھا شعف الجبال و مواقع القطر یفر بدینہ من الفتن"

"قریب ہے کہ آدمی کا بہترین مال بھیڑ ہو اور وہ ان کے پیچھے پہاڑ کی چوٹی اور قطرے پڑنے والی جگہوں تک جائے تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ فتنوں سے بچ جائے"[1]

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیھم ثم بعثوا علی اعمالھم"

"جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتے ہیں تو عذاب اس قوم کے تمام افراد پر آتا ہے پھر آخرت میں ہر ایک کے ساتھ اس کے اعمال کے مطابق معاملہ کیا جائے گا"

(بخاری و مسلم)

حضرت حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں ان کو ان کے اعمال کے حساب سے حساب کتاب کیا جائے گا' اگر کسی کے اعمال اچھے ہوں گے تو اس کا انجام بھی اچھا ہو گا اور اگر کسی کے اعمال برے ہوں گے تو اس کا انجام بھی برا ہو گا' اگر کسی نیک شخص کو عذاب میں مبتلا کیا گیا تو وہ اس کی مزید طہارت اور پاکیزگی کے لئے ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لا تذھب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ علیہ و یقول یالیتنی مکان صاحب ھذا القبر و لیس بہ الدین الا البلاء"

"دنیا اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک کوئی آدمی کسی قبر کے

---

[1] متفق علیہ و نسائی و مالک و ابوداؤد' الاذاعۃ ص ۴۹

پاس سے نہ گذرے اور حسرت کے ساتھ یہ کہے کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا اور اس کے لئے دین سوائے مصیبت کے کچھ نہ ہوگا۔[۵۴]

ابو امیہ شعبانی فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ثعلبہ سے پوچھا کہ آپ کا اس آیت کے بارے میں کیا خیال ہے ۔یاایھا الذین آمنو اعلیکم انفسکم ، تو ابوثعلبہ نے جواب دیا کہ کی سوال میں نے آنحضرت ﷺ سے کیا تھا تو آپ ؐ نے فرمایا:

"نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو یہاں تک کہ جب تم بخل اور نفسانی خواہشات کی پیروی اور دنیا کی ترجیح اور ہر ذی رائے کا اپنی رائے پر عجب اور تکبر دیکھو تو اپنے نفس کو لازم پکڑلو اور اپنے سے عوام کے معاملات دور کرلو، پس بیشک تمہارے بعد صبر کے ایام ہیں جس میں صبر کرنا انگارہ کو تھامنے کے برابر ہوگا، اس وقت عمل صالح کرنا پچاس ان آدمیوں کے برابر ہوگا جو تمہارے (صحابہ) جیسے عمل کریں۔"[۵۵]

حضرت ابن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تکون فی ھذہ الامۃ اربع فتن آخرھا القتل"

"اس امت میں چار فتنے ہوں گے، جن میں آخری قتل ہوگا۔"[۵۶]

صحیح ترمذی میں ایک حدیث مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان الناس اذا راو الظالم و لم یاخذو اعلی یدیہ او شک ان یعمھم اللہ بعقاب من عندہ"

"جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو

---

[۵۴] مسلم" الاذاعۃ ص ۲۷
[۵۵] ابوداؤد و الترمذی الاذاعۃ ص ۲۹
[۵۶] ابوداؤد ص ۲۲

قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تمرق مارقة عند فرقة من المسلمين، يقتلها اولي الطائفتين بالحق"

"مسلمانوں کے افتراق کے وقت ایک نکلنے والی جماعت دین سے نکل جائے گی' دو جماعتوں میں سے حق سے جو قریب ترین جماعت ہوگی وہ اسے قتل کرے گی" (ابو داؤد)

علماء نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد خوارج کی جماعت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اذا مشت امتي المطيطاء و خدمتها ابناء الملوك و فارس والروم سلط شرارها على خيارها"

"جب میری امت متکبرین کی چال چلے اور اس کی خدمت بادشاہوں کی اولاد اور فارس اور روم کرنے لگیں تو اس امت کے برے لوگ اچھوں پر غالب آجائیں گے" (ترمذی)

حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ما ادع بعدي فتنة اضر على الرجال من النساء"

"میں اپنے بعد مردوں پر عورتوں کے فتنہ سے بڑا کوئی فتنہ نہیں چھوڑ رہا ہوں" (بخاری و مسلم و ابن ماجہ)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق آپ کے بعد عورتوں کے فتنہ سے بڑا کوئی فتنہ نہیں' اس سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کا کتنا بڑا فتنہ ہے' لہٰذا اس فتنہ سے بچنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

اسی طرح اس امت محمدیہ کے لئے ایک اور فتنہ بہت بڑا ہے اور وہ فتنہ مال و دولت کا ہے' چنانچہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"ان لكل امة فتنة و فتنة امتي المال"

"بیشک ہر امت کے لئے کوئی نہ کوئی فتنہ ہوتا ہے اور میری

امت کا فتنہ مال ہے“ (ترمذی)

ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مال و دولت اور عورتیں بچے فتنہ ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"ان من ازواجکم واولادکم عدوالکم فاحذروھم"

اسی طرح قرآن حکیم میں ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"انما اموالکم واولادکم فتنہ"

گویا کہ جو شخص مال و اولاد اور عورتوں کے فتنوں سے بچ گیا وہ تمام فتنوں اور خواہشات نفسانی سے بچ گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تمہارے ساتھ کیا ہو گا جب تمہارے نوجوان فاسق ہو جائیں، اور تمہاری بیویاں سرکش ہو جائیں، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ ہو گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور اس سے سخت یہ کہ تم نیکی کا حکم اور برائی سے منع نہ کرو تو تمہارا کیا حال ہو گا؟ صحابہ نے حیرانی سے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا ایسا ہو گا؟ آپ ؐ نے فرمایا ہاں، اور اس سے سخت یہ کہ جب تم برائی کا حکم کرو اور نیکی سے روکو تو کیا ہو گا؟ صحابہ نے پھر سوال کیا یارسول اللہ کیا ایسا ہو گا؟ آپ ؐ نے فرمایا۔ ہاں اور اس سے سخت یہ کہ تم اچھے کام کو برا اور برے کام کو اچھا سمجھو تو کیا ہو گا؟ صحابہ نے حیرانی سے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا ایسا ہو گا؟ آپ ؐ نے فرمایا ہاں۔“ (اخرجہ رزین)

آج ہم غور کرتے ہیں تو یہ نظر آتا ہے کہ اس حدیث کی اول سے لیکر اخیر تک ہر بات صادق آ رہی ہے اور وہ کیا زمانہ ہو گا کہ جب صحابہ کرام اس پر متحیر تھے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور آج ہم متحیر اس بات پر ہیں کہ وہ اس بات پر کیوں حیران تھے کیونکہ یہ سب باتیں نہ صرف وقوع پذیر ہیں بلکہ روز مرہ کا معمول ہے۔

باب دوم

مذکورہ بالا تمام احادیث اور روایات فتنوں کے بارے میں تھیں' اور چونکہ احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ فتنوں کا نازل ہونا بھی درحقیقت قیامت کی علامات میں سے ہے' لہٰذا فتنوں کے علاوہ اور کونسی قیامت کی علامات عصر حاضر سے تعلق رکھتی ہیں؟ اور اس زمانہ میں ان فتنوں اور علامات کو دیکھ کر مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے' قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں مسلمانوں کو کیا ہدایات اور رہنمائی دی گئی ہیں؟ ان سوالات کا جواب ذکر کرنے سے پہلے مناسب ہے کہ بطور تمہید قیامت کی حقیقت اور علامات قیامت کی اہمیت اور انکی اقسام مختصرا ذکر کی جائیں لہٰذا وہ ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

"قیامت اور علامات قیامت"

قیامت کی حقیقت

قیامت حضرت اسرافیل علیہ السلام کی صور کی اس خوفناک چیخ اور دھماکہ کا نام ہے' جس سے پوری کائنات ارض وسماء دہل جائے گی' جسکی وجہ سے زلزلے کے اس قدر شدید جھٹکے ہوں گے کہ دودھ پلاتی مائیں اپنی اولاد کو بھول جائیں گی' حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہوجائیں گے' مرد اور عورتیں چیخ پکار اور آہ وبکا میں مبتلا ہوں گے' یہاں تک کہ زلزلوں میں شدت آتی جائے گی جس سے انسان' جانور اور تمام جاندار مرنا شروع ہوجائیں گے' اور اسکی شدت سے پورا عالم پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا' چاند' ستارے' اور سورج ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے' جسکی وجہ سے کائنات میں شدید تاریکی کا سماں ہوگا' آسمانوں کے پرخچے اڑ جائیں گے' یہاں تک کہ پوری کائنات موت کی آغوش میں چلی جائے گی۔

قیامت کب آئے گی

اس عظیم واقعہ اور دن کی پیشگی اطلاع تمام پیغمبر دیتے چلے آئے ہیں اور خود

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ قیامت سے قبل وہ سب سے آخری نبی ہیں' اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ قرآن کریم نے بھی اعلان کیا کہ :

"اقتربت الساعة وانشق القمر"

"قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا"

اور فرمایا :

"وما یدریك لعل الساعة تکون قریبا"

"آپ کو خبر نہیں عجب نہیں کہ قیامت ابھی واقع ہو جائے"

اور یہ فرما کر لوگوں کو چونکا دیا :

"فهل ینظرون الا الساعة ان تاتیهم بغتة فقد جاء اشراطها، فانی لهم اذا جاءتهم ذکراهم"

"کیا وہ لوگ بس قیامت کے منتظر ہیں ' کہ وہ ان پر اچانک آپڑے 'تو یاد رکھو کہ اس کی (متعدد) علامتیں آچکی ہیں 'جب قیامت ان کے سامنے آکھڑی ہوگی اس وقت ان کو سمجھنا کہاں میسر ہو گا" (سورہ محمد)

مذکورہ بالا تین آیات کے علاوہ بعض آیات مضمون کی ابتداء میں آ رکی جاچکی ہیں' ذیل میں اس سلسلے کی چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"بعثت انا والساعة کهاتین" "مجھے اور قیامت کو ان دو (انگلیوں) کی طرح بھیجا گیا' (اس موقعہ پر حضور ﷺ نے دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا یعنی جتنا فاصلہ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی میں ہے اتنا ہی فاصلہ مجھ میں اور قیامت میں ہے"

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے :

"انما اجلکم فیمن مضی قبلکم من الامم من صلاة العصر الی مغرب الشمس"

"تمہارا وجود بہ نسبت سابقہ امتوں کے (اتنی دیر) ہے جتنا عصر

کی نماز سے مغرب کا وقت"

حضرت انس کی ایک دوسری حدیث ہے جس میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ذکر کیا گیا ہے کہ:

"مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق من اوله الي آخره، فبقي متعلقا بخيط من آخره يوشك آذلك الخيط ان ينقطع"

"اس دنیا کی مثال اس کپڑے کی ہے جسے ابتداء سے آخر تک چیرا دیا جائے' اور اس میں صرف ایک دھاگہ لٹکا ہوا باقی رہ جائے اور قریب ہے کہ کسی بھی وقت وہ دھاگہ گر جائے"
(بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت مستورد بن شداد کی روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بعثت في نفس الساعة فسبقتها كما سبقت هذه هذه و اشار باصبعيه السبابة و الوسطي"

"مجھے قیامت میں ہی بھیجا گیا' پس میں قیامت پر اس طرح سبقت لے گیا جس طرح یہ اس پر سبقت لے گئیں اور آپ نے اپنی شہادت کی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا" (ترمذی)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"ما مثلي و مثل الساعة كفرسي رهان"

"میری اور قیامت کی مثال گھڑ دوڑ میں حصہ لینے والے دو گھوڑوں کی سی بھی نہیں ہے' (یعنی میری بعثت اور قیامت کی آمد کے درمیان اتنا فاصلہ بھی نہیں ہے جتنا اول آنے والے اور دوسرے نمبر پر آنے والے گھوڑے میں ہوتا ہے"
(اخرجہ ابن جریر)

علامات قیامت کی اہمیت:

حضور ﷺ سے پیشتر انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی قیامت کی علامتیں اپنی اپنی امتوں کے سامنے بیان فرمائیں' رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں تھا

اس لئے آپ ؐ نے اسکی علامات سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ ارشاد فرمائیں ' آپ ؐ نے اسکی تبلیغ کا کتنا زیادہ اہتمام فرمایا؟ اسکا کچھ اندازہ صحیح مسلم کی درج ذیل دو روایتوں سے ہوگا:

"عن ابي زيد قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر و صعد المنبر فخطبنا حتى حضرت الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى حضرت العصر، ثم نزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى غربت الشمس فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا"

"حضرت ابو زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا' حتی کہ ظہر کا وقت ہو گیا' چنانچہ آپ ؐ نے اتر کر نماز پڑھی' پھر آپ ؐ منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا' پھر آپ ؐ نے اتر کر نماز پڑھی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمارے سامنے خطاب فرماتے رہے' یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا' تو (اس قدر طویل خطبات میں) آپ ؐ نے ہمیں ان (اہم) واقعات کی خبر دی جو ہو چکے' اور جو آئندہ پیش آنے والے ہیں' چنانچہ ہم میں سے جس شخص کا حافظہ زیادہ قوی تھا وہی ان واقعات کا زیادہ جاننے والا ہے۔"
(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۰)

دوسری روایت میں حضرت حذیفہ فرماتے ہیں:

"قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما، ما ترك شيأ يكون في مقامه ذلك الى قيام الساعة الا حدث به، حفظه من حفظه و نسيه من نسيه، قد علم اصحابي هولاء و انه ليكون منه الشيئ قد نسيته، فاراه فاذكره كما يذكر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا راه عرفه"

"حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان

ایک ایسی جگہ کھڑے ہوئے جہاں قیامت تک وقوع پذیر ہونے والا کوئی واقعہ نہ چھوڑا جو ہمیں نہ بتایا ہو' جس نے یاد رکھا' یاد رکھا' جو بھول گیا بھول گیا' میرے یہ ساتھی بھی یہ سب باتیں جانتے ہیں' اور آپ ؐ نے ہمیں جس وقت واقعات کی اطلاع دی ان میں سے جو میں بھول گیا ہوں وہ جب بھی رونما ہوتا ہے تو مجھے (آنحضرت ﷺ کا بیان کیا ہوا) یاد آجاتا ہے' جیسے کوئی آدمی غائب ہو تو آدمی اسکا چہرہ بھول جاتا ہے' پھر جب وہ نظر پڑتا ہے تو یاد آجاتا ہے" (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۰)

امت محمدیہ ؐ نے رسول اللہ ﷺ کی دیگر احادیث کی طرح علامات قیامت سے متعلق احادیث بھی محفوظ رکھنے اور انھیں آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا بڑا اہتمام کیا' حتی کہ بچوں کو ابتدائے عمر ہی سے یہ احادیث یاد کروائی جاتی تھیں' حضرت حذیفہ بن یمان حضور اکرم ﷺ سے فتنوں کی احادیث کو حاصل کرنے کا خاص اہتمام فرماتے تھے' چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"میں حضور اکرم ﷺ سے فتنہ کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا' کیونکہ مجھے خوف تھا کہ کہیں میں اس (فتنہ) میں مبتلا نہ ہو جاؤں [1]

علامات قیامت کی تین قسمیں:

قرآن حکیم میں جو علامات قیامت ارشاد فرمائی گئی ہیں وہ زیادہ تر ایسی علامات ہیں' جو بالکل قرب قیامت میں ظاہر ہوں گی' اور آنحضرت ﷺ نے احادیث میں قریب اور دور کی چھوٹی بڑی ہر قسم کی علامات بیان فرمائی ہیں' علامہ محمد بن عبد الرسول البرزنجی (متوفی ۱۰۴۰ھ) نے اپنی کتاب "الاشاعة لاشراط الساعة" میں علامات قیامت کی تین قسمیں کی ہیں: (۱) علامات بعیدہ (۲) علامات متوسطہ جنکو علامات صغری بھی کہا جاتا ہے (۳) علامات قریبہ جنکو علامات کبری بھی کہا جاتا ہے۔

---

[1] رواہ البخاری ۲/ ۱۰۳۰ و ۱۰۴۰ الفتن' و رواہ مسلم ج ۲ ۱۲۷ الامارة"

قسم اول علامات بعیدہ :

علامات بعیدہ وہ ہیں جنکا ظہور کافی عرصہ پہلے ہو چکا ہے اور انہیں علامات بعیدہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے بعد قیامت کے درمیان نسبتاً فاصلہ زیادہ ہے' مثال کے طور پر حضور ﷺ کی تشریف آوری اور ختم نبوت شق القمر (یعنی چاند کو شق کرنا) رسول اللہ ﷺ کی وفات جنگ صفین فتنہ تاتار' نار الحجاز' واقعہ حرۃ وغیرہ وغیرہ۔

قسم دوم علامات متوسطہ :

یہ وہ علامات ہیں' جو روز مرہ ظاہر ہوتی چلی جا رہی ہیں' ان میں سے بہت سی علامات تو ظاہر ہو چکی ہیں' لیکن ابھی تک یہ انتہاء کو نہیں پہنچیں اور ان میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔

علامات متوسطہ کی فہرست بہت طویل ہے جنکی مزید تفصیل آگے علامات قیامت کی قسم سوم کے بعد ذکر کی جائیں گی۔ یہاں مختصراً چند ایک مثالیں ذکر کی جاتی ہیں۔ مثلاً حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ :

> "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین پر قائم رہنے والے کی حالت اس شخص کی طرح ہوگی جس نے انگارے کو اپنی مٹھی میں پکڑ رکھا ہو' دنیاوی اعتبار سے سب سے خوش قسمت وہ شخص ہوگا جو خود بھی کمینہ ہو اور اسکا باپ بھی کمینہ ہو' لیڈر بہت اور امانتدار کم ہوں گے' قیامت سے قبل فتنے فساد اور قتل و قتال ہوگا' ناگہانی اور اچانک موت کی کثرت ہوگی' لوگ موٹی موٹی گدیوں پر سواری کر کے مسجدوں کے دروازوں تک آئیں گے' انکی عورتیں کپڑے پہنتی ہوں گی مگر (لباس باریک اور چست ہونے کی وجہ سے) وہ ننگی ہوں گی' ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح ہوں گے' لچک لچک کر چلیں گی' اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی' یہ لوگ نہ جنت میں داخل ہوں گے' نہ اس کی خوشبو پائیں گے' مومن آدمی ان کے نزدیک باندی

سے زیادہ ذلیل ہوگا' مومن ان برائیوں کو دیکھے گا مگر انہیں روک نہیں سکے گا' جس کی وجہ سے اسکا دل اندر اندر گھلتا رہے گا۔"

علامات متوسطہ میں سے کوئی علامت آج اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے' اور کوئی ابتدائی یا درمیانی شکل میں ہے' بہرحال یہ علامات آج ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں' جب یہ سب علامات اپنی انتہاء کو پہنچیں گی تو قیامت کی بڑی بڑی اور قریبی علامات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا' اللہ تعالیٰ ہمیں تمام فتنوں اور شر سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

قسم سوم علاماتِ قریبہ

یہ علامات بالکل قیامت کے قریب زمانہ میں ظاہر ہوں گی' یکے بعد دیگرے' بڑے بڑے عالمگیر واقعات ہوں گے' لہٰذا انہیں علامات کبریٰ بھی کہا گیا ہے۔ مثلاً امام مہدی کا تشریف لانا' دجال کا نکلنا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' دابۃ الارض (زمینی چوپائے) اور یمن سے نکلنے والی آگ' دھواں وغیرہ' جب اس قسم کی تمام علامتیں ظاہر ہو جائیں گی تو اچانک قیامت آجائے گی۔

عصرِ حاضر سے متعلق علاماتِ قیامت

چونکہ مقصود یہ ہے کہ وہ علامات ذکر کی جائیں جو عصرِ حاضر سے متعلق ہوں اور علامات قیامت کی جو اقسام پیچھے ذکر کی گئی ہیں' ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ قسم دوم یعنی علامات متوسطہ عصر حاضر سے قریب تر ہیں' لہٰذا اگلے صفحات میں ان احادیث اور روایات کو ذکر کیا جائے گا جو علامات متوسطہ سے تعلق رکھتی ہیں [1]

---

[1] علامات قیامت کی قسم اول اور قسم سوم کو بالتفصیل ذکر نہیں کیا گیا' بلکہ صرف ان کے تعارف پر اکتفاء کر لیا گیا ہے' لہٰذا جو حضرات قسم اول یعنی علامات بعیدہ اور قسم سوم یعنی علامات قریبہ کا تفصیل سے مطالعہ کرنا چاہیں تو دوسری کتب سے رجوع کیا جا سکتا ہے' اس سلسلے میں حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کی تالیف کردہ کتاب علامات قیامت و نزول مسیح علیہ السلام قابل ذکر ہے' اور عربی زبان کی الاشاعۃ لاشراط الساعۃ اور الاذاعۃ فیما کان وما یکون بین یدی الساعۃ اور ان کے علاوہ احادیث کی کتابوں میں موجود "الفتن" اور اشراط الساعۃ کے ابواب کے ذیل میں ذکر کردہ احادیث سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

جدوں کے اماموں کی کمی

"عن سلامة قالت سمعت رسول الله صلي الله عليه وسلم : إن من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لايجدون اماما يصلي بهم"

"حضرت سلامۃ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اہل مسجد ایک دوسرے کو امام بنانے کے لئے کہیں گے لیکن وہ کوئی امام نہ پائیں گے 'جو انہیں نماز پڑھاوے"

(ابو داؤد حدیث ۵۸۱/ الصلوۃ باب فی کراھیۃ التدافع عن الامامۃ ص۸۶ ج۱)

رے لوگ باقی رہ جائیں گے

"عن مرقیس انه سمع مرداسا الاسلمي يقول، وكان من اصحاب الشجرة ، يقبض الصالحون الاول فالاول، وتبقي حفالة كحفالة التمر والشعير، لايعبا الله بهم شيا"

"حضرت مرداس اسلمی سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ایک کرکے نیک لوگوں کی روحیں قبض کرلی جائیں گی' اور ایسے ادنیٰ درجے کے لوگ رہ جائیں گے جیسے کھجور یا جو کا چھلکا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی بالکل پرواہ نہیں ہوگی۔"

(رواہ البخاری کتاب الرقاق ۶۰۷۰ وفی المغازی ص ۹۲ ج۲ باب غزوۃ الحدیبیہ)

ربوں کی ہلاکت

"عن محمد بن ابي رزين عن امه قالت ، كانت ام الحرير اذا مات احد من العرب اشتد عليها ، فقيل لها ، انك نراك اذا مات رجل من العرب اشتد عليك ، قالت ، سمعت مولاي يقول قال رسول الله صلي الله عليه وسلم : من اقتراب الساعة هلاك العرب"

"محمد بن رزین اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں
کہ جب کسی کا انتقال ہوتا تو ام الحریر بہت روتی تھیں، ان سے
کسی نے پوچھا کہ اہل عرب میں سے جب کوئی مرتا ہے تو آپ
بہت روتی ہیں، اور آپ کو بہت صدمہ ہوتا ہے، آخر اسکی کیا
وجہ ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا میں نے اپنے شوہر (طلحہ
بن مالک) سے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت
کے قریب زمانے میں عرب ہلاک ہوجائیں گے"
(اخرجہ الترمذی فی المناقب ۲۹۲۹ / المناقب فی فضل العرب)

مردوں کی کمی اور عورتوں کی تعداد میں اضافہ

"عن انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول: ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم و یکثر
الجہل و یکثر الزنا، و یکثر شرب الخمر و یقل الرجال و
یکثر النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ القیم الواحد"

"حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا
جائے گا اور جہالت کی کثرت ہوجائے گی، زنا اور شراب کا
استعمال عام ہوجائے گا، مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت
ہوجائے گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک نگران
ہوگا۔" (متفق علیہ مشکوۃ ج ۲ ص ۴۶۹ باب اشراط الساعۃ)

امانت کو ضائع کرنا

"عن ابی ہریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعۃ قال اذا
ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتہا قال اذا
وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ"

"حضرت ابوہریرۃ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ
باتیں فرمارہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا کہ قیامت

کب آئے گی؟ آپ ؐ نے فرمایا: جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرو، تو دیہاتی بولا کہ امانت کا ضیاع کس طرح ہوگا؟ آپ ؐ نے فرمایا: جب معاملات نااہلوں کے سپرد کردیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔" (رواہ البخاری مشکوۃ ج ۲ ص ۴۶۹)

وقت قریب ہوجائے گا

"عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: لا تقوم الساعة حتی یتقارب الزمان، فتکون السنة کالشهر والشهر کالجمعة وتکون الجمعة کالیوم ویکون الیوم کالساعة وتکون الساعة کالضرمة بالنار"

"حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمانہ قریب نہ ہوجائے، پھر ایک سال، ایک ماہ کے برابر اور مہینہ ہفتہ کے برابر ہوجائے گا، اور ہفتہ ایک دن کی مانند اور دن ایک گھنٹہ کی مانند اور گھنٹہ آگ کی ایک چنگاری کی مانند ہوگا۔" (رواہ الترمذی مشکوۃ ج ۲ ص ۴۷۰)

پیسوں کو ضائع کرنے والے حکمران

"عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: یکون فی آخر امتی خلیفة یحثی المال حثیا لا یعده عددا، وفی روایة اخری یحثو المال حثیا"

"حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں تمہارے ایسے حاکم (خلفاء) ہوں گے جو مال (پانی کی طرح) بہائیں گے اور اسے شمار بھی نہ کریں گے۔"
(اخرجہ مسلم ۲۹۱۳، ۲۹۱۴/ الفتن)

تمام مسلمان ختم ہوجائیں گے

"عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: لا تقوم الساعة حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ"

"حضرت انس سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر کوئی اللہ کا نام لینے والا باقی ہے۔"
(ترمذی ح ۲۲۰۷ باب ماجاء فی اشراط الساعۃ کتاب الفتن)

دو گروہوں کا قتل و قتال

"عن ابي هريرة ان رسول الله صلي الله عليه وسلم قال: لاتقوم الساعة حتي تقتتل فئتان عظيمتان، يكون بينهما مقتلة عظيمة، دعوتهما واحدة و حتي يبعث دجالون كذابون، قريب من ثلاثين، كلهم يزعمون انه رسول الله، و حتي يقبض العلم و تكثر الزلازل، ويتقارب الزمان وتظهر الفتن، ويكثر الهرج وهو القتل، و حتي يكثر فيكم المال، فيفيض حتي يهم رب المال من يقبل صدقة و حتي يعرضه، فيقول الذي يعرضه عليه، لا ارب لي به، و حتي يتطاول الناس في البنيان و حتي يمر الرجل بقبر الرجل فيقول، يا ليتني مكانه، و حتي تطلع الشمس من مغربها فاذا طلعت ورآها الناس —يعني— آمنوا اجمعون، فذلك حين لاينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا، ولتقومن الساعة وقد نشر الرجلان ثوبهما بينهما، فلا يتبايعانه ولا يطويانه، ولتقومن الساعة وقد انصرف الرجل بلبن لقحته فلا يطعمه، ولتقومن الساعة وهو يليط حوضه فلا يسقي فيه ولتقومن الساعة وقد رفع اكلته الي فيه فلا يطعمها"

"حضرت ابو ہریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ کی جائے گی جب تک دو عظیم جماعتیں آپس میں قتال نہ کریں' اور ان دونوں کے درمیان ایک عظیم قتال ہو گا' حالانکہ دونوں کا دعویٰ بھی ایک ہو گا' یہاں تک کہ تمیں کے قریب جھوٹے دجال نمودار ہوں گے' ان میں سے ہر ایک اللہ کا رسول ہونے کا دعویٰ کرے گا' علم قبض کر لیا جائے گا' زلزلوں کی کثرت ہو جائے گی' زمانہ قریب قریب ہو جائے گا' فتنے ظاہر ہوں گے' قتل بڑھ جائے گا' تم میں مال و زر کی کثرت ہو گی' اور اموال کا بے جا استعمال بڑھ جائے گا' یہاں تک کہ مالدار لوگ اپنے اموال کے صدقہ کرنے کے بارے میں فکرمند ہوں گے' کہ کس حاجتمند کو دیں جو اسے قبول کرے' کیونکہ جسے بھی وہ مال دیں گے وہ اسے رد کر دے گا۔ لوگ ایک دوسرے کے مقابلہ پر اونچی اونچی عمارتیں تعمیر کریں گے' یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر سے گذرے گا تو کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا' یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو گا' جب لوگ سورج کو مغرب سے طلوع ہوتے ہوئے دیکھیں گے تو فوراً ایمان لے آئیں گے' لیکن اس وقت کسی کا ایمان مقبول نہ ہو گا۔ ہاں ان لوگوں کے علاوہ جو پہلے سے مومن ہوں گے' پھر قیامت قائم ہو جائے گی درانحالیکہ اگر دو آدمیوں نے آپس میں کپڑے کی خرید و فروخت کرنے کے لئے کپڑا پھیلایا ہو گا تو وہ اپنی بیع مکمل بھی نہیں کر پائیں گے کہ قیامت آ جائے گی' اور قیامت اس طرح (اچانک) آئے گی کہ اگر کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوھ کر ابھی پلٹا ہو گا اور اسے استعمال بھی نہیں کر سکا ہو گا کہ قیامت آ جائے گی۔ اور ایک شخص اپنے حوض پر مٹی لیپ کر اس سے سیراب بھی نہ ہو پایا ہو گا کہ قیامت آ جائے گی۔ یا کسی شخص نے منہ تک لقمہ اٹھا کر اسے کھایا بھی نہ ہو گا کہ

قیامت آجائے گی۔"

(متفق علیہ 'اخرجہ البخاری فی ۷۰۰۶ فی باب خروج النار فی کتاب الفتن)

کنیز اپنے آقا کو جنے گی' اور اونچی عمارات تعمیر کی جائیں گی

حضرت عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا تطاول الناس في البنيان فانتظروا الساعة واذا رايت الحفاة العراة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان فانتظروا الساعة" (الاشاعة ص ۷۳)

"جب تم باندی کو دیکھو کہ وہ اپنے آقا کو جنے' اور لوگ ایک دوسرے کے مقابلہ میں اونچی عمارات تعمیر کرنے لگیں' اور ننگے پیر' ننگے بدن چرواہے لوگوں کے سردار بن جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔" (متفق علیہ از مشکوۃ ج ۱ ص ۹)

علم چھوٹوں کے پاس رہ جائے گا

"عن ابي امية الجمحي ان من اشراط الساعة ان يلتمس العلم عند الاصاغر"

"ابو امیہ الجمحی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ علم چھوٹوں کے پاس تلاش کیا جائے گا۔"

(الطبرانی' از کنز العمال ۳۸۴۲۵ ج ۱۴)

مکہ مکرمہ کی ویرانی اور آبادی

"عن عمر سيخرج اهل مكة ثم لا يعبر بها الا قليل ثم تمتلئ وتبني، ثم يخرجون منها، فلا يعودون فيها ابدا"

"حضرت عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ) اہل مکہ مکہ

مکرمہ سے نکل جائیں گے' پھر کچھ عرصہ بعد مکہ پھر آباد ہو جائے گا' اور اس میں بڑی بڑی عمارتیں بنائی جائیں گی' پھر کچھ دنوں بعد لوگ مکہ سے نکل جائیں گے' یہاں تک کہ پھر کبھی نہیں لوٹیں گے۔" (مسند احمد، کنز العمال ۳۸۴۵۹ ج ۱۴)

چاند کو پہلے سے دیکھ لینا

"عن انس من اقتراب الساعة ان يرى الهلال قبلا، فيقال لليلتين، و ان تتخذ المساجد طرقا، و ان يظهر موت الفجاة"

"حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب چاند کو پہلے سے دیکھ لیا جائے گا اور (پہلی تاریخ کے چاند کو) کہا جائے گا کہ یہ تو دوسری تاریخ کا ہے اور مساجد کو راستہ بنایا جائے گا' اور اچانک موت کے واقعات رونما ہوں گے۔" (طبرانی اوسط، کنز العمال ۳۸۴۷۰ ج ۱۴)

جاہل عابد اور فاسق قاری

"عن انس يكون في آخر الزمان عباد جهال، و قراء فسقة"

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں جاہل عبادت گذار اور فاسق قاری ہوں گے۔"
(حلیۃ الاولیاء و مستدرک حاکم از کنز العمال ص ۳۸۴۸۱ ج ۱۴)

مساجد کی تعمیر میں مقابلہ اور فخر

"عن انس لا تقوم الساعة حتى يتباهى الناس في المساجد"

"حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ مساجد (کی تعمیر) میں ایک دوسرے پر فخر نہ کرنے لگیں۔" (مسلم، ترمذی، کنز العمال ج ۱۴ ص ۳۸۴۸۴)

حج بیت اللہ کا باقی نہ رہنا

"عن ابي سعيد لاتقوم الساعة حتي لا يحج البيت"

"حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک بیت اللہ کا حج ختم نہ ہوجائے۔"
(مستدرک حاکم عن ابی سعید کنزالعمال ۳۸۴۸۸ ج ۱۴)

رکن یمانی کا باقی نہ رہنا

"عن عمر لاتقوم الساعة حتي يرفع الركن والقرآن"

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک حجر اسود اور قرآن اٹھا نہ لئے جائیں۔" (کنزالعمال ج ۱۴ ص ۳۸۴۸۹ ۲' السجزی)

ریاکاری اور نام و نمود

"عن ابي هريرة لا تقوم الساعة حتي يكون الزهد رواية والورع تصنعا"

"حضرت ابوہریرۃ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زہد ایک کہانی تقوی محض دکھاوا نہ بن جائے۔"
(حلیہ الاولیاء عن حر کنزالعمال ج ۱۴۔ ۳۸۴۹۰ ۲)

مدینہ منورہ کا اجڑ جانا

"عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم: آخر قرية من قري الاسلام خرابا المدينة"

"حضرت ابوہریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجڑنے میں سب سے آخری بستی مدینہ منورہ کی ہوگی۔"

قیامت کی واضح علامتیں

"یا ابن مسعود ! ان للساعة اعلاما و ان للساعة اشراطا ! الا ! و ان من علم الساعة و اشراطها ان یکون الولد غیظا و ان یکون المطر قیظا و ان یفیض الاشرار فیضا، یا ابن مسعود ! من اعلام الساعة و اشراطها ان یصدق الکاذب و ان یکذب الصادق، یا ابن مسعود ! ان من اعلام الساعة و اشراطها ان یوتمن الخائن و ان یخون الامین، یا ابن مسعود ! ان من اعلام الساعة و اشراطها ان یواصل الاطباق و ان یقاطع الارحام، یا ابن مسعود ان من اعلام الساعة و اشراطها ان یسود کل قبیلة منافقوها و کل سوق فجارها، یا ابن مسعود ان من اعلام الساعة و اشراطها ان یکون المومن فی القبیلة اذل من النقد، یا ابن مسعود ان من اعلام الساعة و اشراطها ان تزخرف المحاریب و ان تخرب القلوب، یا ابن مسعود، ان من اعلام الساعة و اشراطها ان یکتفی الرجال بالرجال و النساء بالنساء، یا ابن مسعود ان من اعلام الساعة و اشراطها ان تکثر المساجد و ان تعلو المنابر، یا ابن مسعود ان من اعلام الساعة و اشراطها ان یعمر خراب الدنیا و یخرب عمرانها، یا ابن مسعود ان من اعلام الساعة و اشراطها ان تظهر المعازف و شرب الخمور، یا ابن مسعود ان من اعلام الساعة و اشراطها ان تشرب الخمور، یا ابن مسعود ان من اعلام الساعة و اشراطها ان تکثر الشرط و الهمازون و اللمازون، یا ابن مسعود ان من اعلام الساعة و اشراطها ان تکثر اولاد الزنا"

”حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے ابن مسعود قیامت کی کچھ علامتیں اور نشانیاں ہیں سنو! قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ بیٹا غصہ والا ہو گا' بارش گرمی بن جائے گی' برے لوگ سیلاب کی طرح پھیل جائیں گے' اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ جھوٹے کی تصدیق اور سچے کی تکذیب کی جائے گی' اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ خیانت کرنے والے کے پاس امانت رکھوائی جائے گی' اور امانت دار کی طرف خیانت کی نسبت کی جائے گی اور اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ غیر رشتہ داروں سے تعلقات بڑھائے جائیں گے اور رشتہ داروں سے قطع رحمی کی جائے گی' اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ ہر قبیلہ کے منافق اور ہر بازار کے فاسق لوگ اس کے سردار بن جائیں گے' اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مومن شخص قبیلہ کا ذلیل ترین شخص ہو جائے گا' اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ محرابوں کو مزین کیا جائے گا اور قلوب ویران ہو جائیں گے' اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مرد مرد سے اور عورت عورت سے جنسی لذت حاصل کریں گے۔ اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مساجد کی حفاظت کی جائے گی' اور منبر کو بلند کیا جائے گا' اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ دنیا کے اجڑے ہوئے حصوں کو آباد کیا جائے گا اور آبادی کو اجاڑ دیا جائے گا' اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ گانا بجانا عام ہو جائے گا' اور شراب پی جائے گی اور اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ پولیس' طعن و تشنیع کرنے والے' اور عیب جو بڑھ جائیں گے۔

اے ابن مسعود قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ زنا کی اولاد کی کثرت ہو جائے گی" (طبرانی کنزالعمال ج ۱۲ ص ۲۲۵ حدیث ۳۸۴۹۵)

مالدار کی تعظیم، عورتوں کی فحاشی، بچوں کی حکمرانی

"عن ابي ذر اذا اقترب الزمان كثر لبس الطيالسة و كثرت التجارة و كثر المال، وعظم رب المال لماله، و كثرت الفاحشة و كانت امارة الصبيان و كثر النساء وجار السلطان و طفف في المكيال والميزان، فيربي الرجل جرو اخير من ان يربي ولد اله، ولا يوقر كبير ولا يرحم صغير، و يكثر اولاد الزنا، حتى ان الرجل ليغشي المراة على قارعة الطريق و يلبسون جلود الضان على قلوب الذاب، امثلهم في ذلك الزمان المداهن"

"حضرت ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب زمانہ قریب آئے گا تو طیلسان (جبہ نما کپڑا) عام ہو جائیں گے، تجارت بڑھ جائے گی مال میں اضافہ ہو جائے گا، مالدار کی مال کی وجہ سے تعظیم کی جانے لگے گی، بے حیائی کی کثرت ہوگی، بچے حاکم بن جائیں عورتوں کی کثرت ہوگی، بادشاہ کا ظلم عام ہو جائے گا اور ناپ تول میں کمی کی جانے لگے گی، آدمی کے لئے کتے کے پلے کی تربیت کرنا آسان ہوگا بہ نسبت اپنے بچہ کی تربیت کے، بڑے کی تعظیم نہ کی جائے گی، چھوٹوں پر رحم نہ کیا جائے گا، زنا کی اولاد کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ آدمی عورت کے ساتھ راستے کے کنارے پر جماع کرے گا اور لوگ بھیڑ کی کھالیں (پوستین) پہننے لگیں گے اور ان کے دل بھیڑیے کی طرح ہوں گے اور اس زمانے میں لوگوں کے درمیان سب سے بہتر شخص وہ ہوگا جو مداہنت سے

کام لے۔" (طبرانی کبیر، کنز العمال ج ۱۴ حدیث ۳۸۵۰۱)

عورت کا کاروبار زندگی میں حصہ لینا

"عن ابن مسعود ان بین یدي الساعة تسلیم الخاصة و فشو التجارة حتی تعین المراة زوجها علی التجارة و حتی یخرج الرجل بماله الی اطراف الارض، فیقول: لم اربح شیا" وفی روایة مسند احمد: "وقطع الارحام، وظهور شهادة الزور و کتمان شهادة الحق وظهور القلم"

"حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے قریب زمانے میں یہ امور ظاہر ہوں گے مخصوص لوگوں کو سلام کرنا، تجارت کا اتنا پھیل جانا کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مدد کرنے لگے یہاں تک کہ آدمی اپنا مال لیکر زمین کے اطراف میں جائے گا، پھر وہ کہے گا کہ مجھے کچھ فائدہ نہ ہوا' اور مسند احمد کی روایت میں (یہ اضافہ) ہے کہ قطع رحمی کرنا، جھوٹی شہادت کا عام ہونا، سچی شہادت چھپانا، قلم کا ظاہر ہونا۔"

(مسند احمد، کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۲۰ حدیث ۳۸۵۱۳، ۳۸۵۱۴)

آبادی ویرانی کی طرف منتقل ہو جائے

"من اشراط الساعة ان یعمر خراب الدنیا و یخرب عمرانها، الطبرانی عنه و ابن عساکر عن محمد ابن عطیه السوري ان یخرب البلد العامر و یبنی محل آخر کما نقل مصر الی القاهرة و کما نقل الکوفة الی النجف"

"قیامت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ دنیا کے ویران حصہ کو آباد اور آباد حصہ کو اجاڑ اور ویران کر دیا جائے گا۔" (اسکی تشریح میں علامہ برزنجی تحریر فرماتے ہیں کہ جس

طرح مصر قاہرہ کی جانب اور کوفہ نجف کی طرف منتقل ہو گیا۔)
(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۷۱)

ظاہرداری اور چاپلوسی کا دور

"یلبسون جلود الضان علی قلوب الذئاب امثلهم فی ذلك المداهن الطبرانی والحاکم عن ابی ذر و معنی یلبسون جلود الضان الی آخرہ انهم یلینون القول و یحسنون الفعل ریاء و قلوبهم کالذئاب"

"اور قیامت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ بھیڑ کی کھال کا لباس پہنیں گے اس حال میں کہ انکا دل بھیڑیوں کا ہوگا' اور انمیں سب سے اچھا وہ ہوگا جو مداہنت سے کام لے۔" (الاشاعۃ ص ۷۲)

اولاد غصہ کا سبب ہو جائے گی

"و منها ان یکون الولد غیظا و ان یکون المطر قیظا و ان تفیض الاشرار فیضا"

"اور قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ اولاد گھٹن کا باعث ہوگی' بارش گرمی بن جائے گی' اور برے لوگ کثرت سے ہوں گے۔" (الاشاعۃ ص ۷۱)

مساجد کا نام رکھنا' منبر اور مینار اونچے تعمیر کرنا

"و من اشراطها ان یکنی المساجد و ان یعلوا المنابر"

"و قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مساجد کی کنیت رکھی جائے گی' منبر اونچے کئے جائیں گے اور ایک معنی یہ کئے گئے ہیں کہ مینار اونچے کئے جائیں گے۔" (الاشاعۃ ص ۷۱)

بارش زیادہ پیداوار کم

"ومن اقترب الساعة كثرة القطر اي المطر و قلة النبات و كثرة القراء و قلة الفقهاء و كثرة الامراء و قلة الامناء"

"قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ بارش زیادہ ہوگی لیکن پیداوار کم ہوگی' قاری زیادہ ہوں گے فقہاء کم ہوں گے' امیر زیادہ ہوں گے' امین کم ہوں گے۔" (الاشاعہ ص ۷)

گالی اور لعنت کرنے والوں کی کثرت

"قال نشو يكونون في آخر الزمان تكون تحيتهم بينهم اذا تلاقوا التلاعن"

"حضرت علی سے مروی ہے کہ آخر زمانے میں ایک نسل ایسی پیدا ہوگی کہ جب وہ باہم ملاقات کریں گے تو ابتداء سلام کے بجائے لعنت کے ذریعہ کریں گے" (احمد طبرانی)

بھکاریوں کی کثرت

"و يشتكي ذو القرابة قرابة لا يعود عليه بشيئ، و يطوف السائل لا يوضع في يده شيئ"

"اور قیامت کی علامت یہ ہے کہ ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار سے شکایت کرے گا' وہ اسکا کوئی جواب نہیں دے گا' اور بھکاری چکر لگائیں گے لیکن ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں رکھا جائے گا" (ابن ابی شیبہ' الاشاعہ ص ۷ عن عبداللہ)

اسلام اجنبی بن جائے گا

"و منها لا تقوم الساعة حتى يجعل كتاب الله عارا و يكون الاسلام غريبا و حتى تبدو الشحناء بين الناس"

"اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کتاب اللہ کو عار نہ بنالیا جائے اور اسلام اجنبی نہ ہوجائے اور لوگوں کے درمیان آپس میں بغض و عداوت پیدا نہ ہوجائے۔" (الاشاعۃ ص ۷۰)

گمان کے ذریعہ فیصلہ کیا جائے گا

"و حتي تحزن ذوات الاولاد اي لحقوق اولادهن و تفرح العواقر و يظهر البغي و الحسد و الشح و يهلك الناس و يكثر الكذب و يقل الصدق و حتي تختلف الامور بين الناس و يتبع الهوي و يقضي بالظن"

"اور قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ صاحب اولاد اپنی اولاد کی نافرمانی کی وجہ سے غمگین ہوں گے اور بے اولاد لوگ خوش ہوں گے بغاوت حسد بخل ظاہر ہوں گے لوگ ہلاک ہوں گے جھوٹ میں اضافہ ہوگا سچائی کی کمی ہوگی لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہوجائے گا نفسانی خواہشات کی پیروی کی جائے گی گمان کے ذریعہ فیصلہ کیا جائے گا۔"
(الاشاعۃ ص ۷۰)

زبان سے کھایا جائے گا

"و منها لا تقوم الساعة حتي يخرج قوم ياكلون بالسنتهم كما تاكل البقر بالسنتها و معناه يمدحون الناس و يظهرون محبتهم نفاقا و بطروتهم و يمدحون انفسهم حتي يتوسلوا الي اخذ الاموال منهم"

"ایک روایت میں آتا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایک ایسی قوم نہ آجائے جو اپنی زبان سے کھائے گی جس طرح گائے اپنی زبان سے کھاتی

ہے۔" اور اسکا مطلب الاشاعۃ میں بیان کیا گیا ہے کہ لوگ بظاہر ایک دوسرے سے محبت کریں گے حالانکہ ان کے دلوں میں نفاق ہوگا' اور وہ ایک دوسرے کی مدح سرائی کریں گے اور اسکی بدولت پیسے کمائیں گے۔(رواہ احمد' الاشاعۃ ص ۵۰)

ہم جنس پرستی کا رجحان

"فمنها نكاح الرجل الرجل و ذلك مما حرم الله و رسوله ويمقت الله عليه، و منها نكاح المرءاة المرءاة و ذلك مما حرم الله و رسوله ويمقت الله عليه و رسوله"

"قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ آدمی آدمی کے ساتھ بدفعلی کرے گا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے؟ اور جس پر اللہ تبارک وتعالیٰ سخت ناراض ہوتے ہیں' اسی طرح عورت عورت کے ساتھ بدفعلی کرے گی' اسکو بھی اللہ نے حرام کیا ہے اور وہ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔"(الاشاعۃ ص ۵۰)

میراث کی غلط تقسیم

"و منها ان الساعة لاتقوم حتى لايقسم ميراث، ولا يفرح بغنيمة"

"اور قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ میراث (حصہ داروں) میں تقسیم نہ کی جائے گی اور مال غنیمت کے حصول پر خوشی نہ ہوگی۔"(الاشاعۃ ص ۷۰)

بازار قریب ہوں گے

"و منها (من اشراط الساعة) تقارب الاسواق قلت وما تقارب الاسواق قال ان يشكو الناس بعضهم الى بعض قلة الاصابة اى الربح"

"قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ بازار قریب

قریب ہو جائیں گے' میں نے پوچھا کہ اسکا کیا مطلب ہے؟ تو فرمایا لوگ ایک دوسرے سے نفع کی کمی کی شکایت کریں گے۔"
(الاشاعۃ ص ۷۷)

فیشن پرستی اور عیش و عشرت

"عن ابن عمر مرفوعا یکون فی آخر ھذہ الامۃ رجال یرکبون علی المیاثر حتی یاتوا ابواب المساجد، نسائھم کاسیات عاریات علی رؤسھن کاسنمۃ البخت العجاف، العنوھن، فانھن ملعونات لو کانت وراءکم امۃ من الامم لخدمتم کما خدمکم نساء الامم قبلکم"

"حضرت ابن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ اخیر زمانہ میں مسجدوں کے دروازوں پر گدے پر سوار ہو کر آیا کریں گے' انکی خواتین (باریک) لباس پہنیں گی' لیکن وہ عریاں نظر آئیں گی' ان کے سروں پر دبلے بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح بال ہوں گے' ان پر تم لعنت کرو کیونکہ وہ ملعون خواتین ہیں' اور مزید ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تم انکی اس طرح خدمت کرتے جیسے پچھلی امتوں کی عورتوں نے تمہاری خدمت کی ہے۔" (الاشاعۃ ص ۷۷ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ)

ہاتھوں میں کوڑے جیسی چیز ہونا

"و منھا یخرج فی ھذہ الامۃ فی آخر الزمان رجال معھم سیاط کانھا اذناب البقر یغدون فی سخط اللہ و یروحون فی غضبہ"

"اخیر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی مانند کوڑے ہوا کریں گے' (جس

سے وہ لوگوں کو ماریں گے) ایسے لوگ صبح اللہ تعالیٰ کے
غضب میں نکلیں گے اور شام کو اللہ کی ناراضی میں۔"
(الاشاعۃ ص ۸۷)

قیامت کی ۷۲ علامتیں

"عن حذيفة رضي الله عنه قال قال رسول الله
صلي الله عليه وسلم من اقتراب الساعة اثنتان و سبعون
خصلة اذا رايتم الناس اماتوا الصلوة و اضاعوا الامانة و
اكلوا الربا، و استعلو البناء، و باعوا الدين بالدنيا، و
تقطعت الارحام، و يكون الحكم ضعفا، و الكذب
صدقا، و الحرير لباسا، و ظهر الجور، و كثرت
الطلاق، و موت الفجاءة و ائتمن الخائن، و خوّن
الامين، و صدق الكاذب، و كذب الصادق، و
كثر القذف، و كان المطر قيظا و الولد غيظا و كان
الامراء و الوزراء كذبة، و الامناء خونة، و العرفاء
ظلمة، و القراء فسقة اذا لبسوا مسوك الضان، قلوبهم
انتن من الجيف و امر من الصبر، يغشيهم الله فتنة
يتهاركون فيها تهارك اليهود الظلمة، و تظهر الصفراء
يعني الدنانير و تطلب البيضاء، و تكثر الخطايا، و يقل
الامن، و حليت المصاحف، و صورت المساجد، و
طولت المنابر، و خربت القلوب، و شربت الخمور، و
عطلت الحدود، و ولدت الامة ربتها، و ترى الحفاة
العراة قد صاروا ملوكا، و شاركت المراة زوجها في
التجارة، و تشبه الرجال بالنساء، و النساء بالرجال، و
حلف بغير الله، و شهد المومن من غير ان يستشهد، و سلم
للمعرفة، و تفقه لغير دين الله، و طلب الدنيا بعمل

واتخذ المغنم دولا، والامانة مغنما، والزكاة مغرما، وكان زعيم القوم ارذلهم وعقّ الرجال اباه، وجفا امه، وضر صديقه، واطاع امراته، وعلت اصوات الفسقة في المساجد، واتخذ القينات، والمعازف، و شربت الخمور في الطرق، واتخذ الظلم فخرا، وبيع الحكم، و كثرت الشرط، واتخذ القرآن مزامير، وجلود السباع خفافا، ولعن آخر هذه الامة اولها، فليرتقبوا عند ذلك ريحا حمراء، وخسفا ومسخا، وقذفا وآيات"

"حضرت حذیفہ ﷜ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہتر (۷۲) چیزیں قرب قیامت کی علامت ہیں' جب تم دیکھو کہ (۱) لوگ نمازیں غارت کرنے لگے' (۲) امانت ضائع کرنے لگے' (۳) سود کھانے لگے' (۴) جھوٹ کو حلال سمجھنے لگے' (۵) معمولی بات پر خونریزی کرنے لگے' (۶) اونچی اونچی بلڈنگ تعمیر کرنے لگے' (۷) دین فروخت کر کے دنیا سمیٹنے لگے' (۸) قطع رحمی یعنی رشتہ داروں سے بدسلوکی ہونے لگے' (۹) انصاف کمزور ہو جائے' (۱۰) جھوٹ سچ بن جائے' (۱۱) لباس ریشم کا ہو جائے' (۱۲) (۱۳) (۱۴) ظلم' طلاق اور ناگہانی موت عام ہو جائے' (۱۵) (۱۶) خیانت کار کو امین اور امانتدار کو خائن سمجھا جائے' (۱۷) (۱۸) جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے' (۱۹) تہمت تراشی عام ہو جائے (۲۰) بارش کے باوجود گرمی ہو' (۲۱) اولاد غم و غصہ کا سبب ہو (۲۲) امیرو وزیر جھوٹ کے عادی بن جائیں' (۲۳) امین خیانت کرنے لگیں' (۲۴) چودھری ظلم پیشہ ہوں' (۲۵) عالم اور قاری بدکار ہوں' (۲۶) جب لوگ بھیڑی کی کھالیں (پوستین) پہننے لگیں' (۲۷) (۲۸) ان کے دل

سے وہ لوگوں کو ماریں گے) ایسے لوگ صبح اللہ تعالیٰ کے غضب میں نکلیں گے اور شام کو اللہ کی ناراضی میں۔"

(الاشاعۃ ص ۸۰،۷)

قیامت کی ۷۲ علامتیں

"عن حذیفة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم من اقتراب الساعة اثنتان وسبعون خصلة اذا رايتم الناس اماتوا الصلوة واضاعوا الامانة واكلوا الربا، واستعلوا البناء، وباعوا الدين بالدنيا، وتقطعت الارحام، ويكون الحكم ضعفاء، واكذب صدقا، والحرير لباسا، وظهر الجور، وكثرت الطلاق، وموت الفجاءة وائتمن الخائن، وخوّن الامين، وصدق الكاذب، وكذب الصادق، وكثر القذف، وكان المطر قيظا والولد غيظا وكان الامراء والوزراء كذبة، والامناء خونة، والعرفاء ظلمة، والقراء فسقة اذا لبسوا مسوك الضان، قلوبهم انتن من الجيف وامر من الصبر، يغشيهم الله فتنة يتهاركون فيها تهارك اليهود الظلمة، وتظهر الصفراء يعني الدنانير وتطلب البيضاء، وتكثر الخطايا، ويقل الامن، وحليت المصاحف، وصورت المساجد، وطولت المنابر، وخربت القلوب، وشربت الخمور، وعطلت الحدود، وولدت الامة ربها، وتري الحفاة العراة قد صاروا املوكا، وشاركت المراة زوجها في التجارة، وتشبه الرجال بالنساء، والنساء بالرجال، وحلف بغير الله، وشهد المومن من غير ان يستشهد، وسلم للمعرفة، وتفقه لغير دين الله، وطلب الدنيا بعمل

واتخذ المغنم دولا، والامانة مغنما، والزكاة مغرما، وكان زعيم القوم ارذلهم وعقّ الرجال اباه، وجفا امه، وضر صديقه، واطاع امراته، وعلت اصوات الفسقة في المساجد، واتخذ القينات، والمعازف، وشربت الخمور في الطرق، واتخذ الظلم فخرا، وبيع الحكم، و كثرت الشرط، واتخذ القرآن مزامير، وجلود السباع خفافا، ولعن آخر هذه الامة اولها، فليرتقبوا عند ذلك ريحا حمراء، وخسفا ومسخا، وقذفا وآيات"

"حضرت حذیفہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہتر (۷۲) چیزیں قرب قیامت کی علامت ہیں' جب تم دیکھو کہ (۱) لوگ نمازیں غارت کرنے لگے' (۲) امانت ضائع کرنے لگے' (۳) سود کھانے لگے' (۴) جھوٹ کو حلال سمجھنے لگے' (۵) معمولی بات پر خونریزی کرنے لگے' (۶) اونچی اونچی بلڈنگ تعمیر کرنے لگے' (۷) دین فروخت کرکے دنیا سمیٹنے لگے' (۸) قطع رحمی یعنی رشتہ داروں سے بدسلوکی ہونے لگے' (۹) انصاف کمزور ہوجائے' (۱۰) جھوٹ سچ بن جائے' (۱۱) لباس ریشم کا ہوجائے' (۱۲) (۱۳) (۱۴) ظلم' طلاق اور ناگہانی موت عام ہوجائے' (۱۵) (۱۶) خیانت کار کو امین اور امانتدار کو خائن سمجھا جائے' (۱۷) (۱۸) جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے' (۱۹) تہمت تراشی عام ہوجائے (۲۰) بارش کے باوجود گرمی ہو' (۲۱) اولاد غم وغصہ کا سبب ہو (۲۲) امیرووزیر جھوٹ کے عادی بن جائیں' (۲۳) امین خیانت کرنے لگیں' (۲۴) چودھری ظلم پیشہ ہوں' (۲۵) عالم اور قاری بدکار ہوں' (۲۶) جب لوگ بھیڑ کی کھالیں (پوستین) پہننے لگیں' (۲۷) (۲۸) ان کے دل

مردار سے زیادہ بدبودار اور ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں اس وقت اللہ تعالیٰ انھیں ایسے فتنوں میں مبتلا کر دے گا جس میں یہودی ظالموں کی طرح بھٹکتے پھریں گے' (۲۹) اور (جب) سونا عام ہو جائے گا' (۳۰) چاندی کی مانگ ہو گی' (۳۱) گناہ زیادہ ہو جائیں گے' (۳۲) امن کم ہو جائے گا' (۳۳) مصاحف (قرآن) کو آراستہ کیا جائے گا' (۳۴) مساجد میں نقش و نگار کئے جائیں گے' (۳۵) اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے' (۳۶) دل ویران ہوں گے' (۳۷) شرابیں پی جائیں گی' (۳۸) شرعی سزاؤں کو معطل کر دیا جائے گا' (۳۹) لونڈی اپنے آقا کو جنے گی' (۴۰) جو لوگ (کسی زمانہ میں) برہنہ پا اور ننگے بدن رہتے تھے وہ بادشاہ بن بیٹھیں گے' (۴۱) زندگی کی دوڑ میں اور تجارت میں عورت مرد کے ساتھ شریک ہو جائے گی' (۴۲) (۴۳) مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی نقالی کرنے لگیں گی' (۴۴) غیر اللہ کی قسمیں کھائی جائیں گی' (۴۵) مسلمان بھی بغیر کے جھوٹی گواہی دینے کو تیار ہو گا' (۴۶) جان پہچان پر سلام کیا جائے گا' (۴۷) غیر دین کے لئے شرعی قانون پڑھا جائے گا' (۴۸) آخرت کے عمل سے دنیا کمائی جائے گی' (۴۹) (۵۰) (۵۱) غنیمت کو دولت' امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو تاوان قرار دیا جائے گا' (۵۲) سب سے رذیل آدمی قوم کا قائد بن جائے گا' (۵۳) آدمی اپنے باپ کا نافرمان ہو گا' (۵۴) ماں سے بدسلوکی کرے گا' (۵۵) دوست کو نقصان پہنچانے سے گریز نہ کرے گا' (۵۶) بیوی کی اطاعت کرے گا' (۵۷) بدکاروں کی آواز مسجدوں میں بلند ہونے لگیں گی' (۵۸) گانے والی عورتیں داشتہ رکھی جائیں گی' (۵۹) گانے کا سامان رکھا جائے گا' (۶۰) سر راہ شرابیں

اڑائی جائیں گی‘ (۶۱) ظلم کو قابل فخر سمجھا جائے گا‘ (۶۲) انصاف بکنے لگے گا‘ (۶۳) پولیس کی کثرت ہو جائے گی‘ (۶۴) قرآن کو نغمہ سرائی کا ذریعہ بنایا جائے گا‘ (۶۵) درندوں کی کھال کے موزے بنائے جائیں گے‘ (۶۶) اور امت کا پچھلا حصہ پہلے لوگوں پر لعن طعن کرے گا‘ (۶۷) اس وقت سرخ آندھی‘ (۶۸) زمین میں دھنس جانے‘ (۶۹) شکلیں بگڑ جانے‘ (۷۰) آسمان سے پتھر برسنے کے جیسے عذابوں کا انتظار کیا جائے۔“ (درمنثور ص ۵۲ ج ۶)

حضور ﷺ کا حجۃ الوداع کے موقعہ پر بیت اللہ شریف کے اندر خطاب اور علامات قیامت کا بیان

عن ابن عباس قال حج النبي صلى الله عليه وسلم حجة الوداع ثم اخذ بحلقة باب الكعبة فقال يا ايها الناس الا اخبركم باشراط الساعة فقام اليه سلمان فقال اخبرنا فداك ابي و امي يا رسول الله قال من اشراط الساعة اضاعة الصلاة والميل مع الهوى و تعظيم رب المال فقال سلمان ويكون هذا يا رسول الله، قال نعم و الذي نفس محمد بيده فعند ذلك يا سلمان تكون الزكاة مغرما والفيئ مغنما و يصدق الكاذب و يكذب الصادق و يوتمن الخائن ويخون الامين ويتكلم الرويبضة قالوا وما الرويبضة ؟ قال يتكلم في الناس من لم يكن يتكلم و تنكر الحق تسعة اعشارهم، و يذهب الاسلام فلا يبقى الا رسمه وتحلي المصاحف بالذهب و يتسمن ذكور امتي

لہ الرويبضة : تصغير الرابضة و هو العاجز الذي ربض عن معالي الامور و قعد عن طلبها- زيادة التاء للمبالغة (النهاية ۲ : ۱۸۴ في مادة الربض)

و تكون المشورة للاماء و يخطب علي المنابر الصبيان و تكون المخاطبة للنساء فعند ذلك تزخرف المساجد كما تزخرف الكنائس و البيع و تطول المنابر و تكثر الصفوف مع قلوب متباغضة و مختلفة و اهواء جمة قال سلمان و يكون ذلك يا رسول الله! قال نعم و الذي نفسي بيده عند ذلك يا سلمان يكون المومن اذل من الامة يذوب قلبه في جوفه كما يذوب الملح في الماء مما يري من المنكر فلا يستطيع ان يغيره و يكتفي الرجال بالرجال و النساء بالنساء، و يغار علي الغلمان كما يغار علي الجارية البكر فعند ذلك يا سلمان تكون امراء فسقة و وزراء فجرة و امناء خونة يضيعون الصلاة و يتبعون الشهوات فان ادركتموهم فصلوا اصلاتكم لوقتها عند ذلك يا سلمان يجيء سبي من المشرق و سبي من المغرب جثاؤهم[1] جثاء الناس و قلوب قلوب الشياطين لا يرحمون صغيرا و لا يوقرون كبيرا عند ذلك يا سلمان يحج الناس الي هذا البيت الحرام و يحج ملوكهم لهوا و تنزها و اغنيائهم للتجارة و مساكنهم للمسئلة و قراؤهم ريا ء و سمعة قال و يكون ذلك يا رسول الله قال نعم و الذي نفسي بيده عند ذلك يا سلمان يفشو الكذب و يظهر الكوكب له الذنب و تشارك المراة زوجها في التجارة و تتقارب الاسواق قال و ماتقاربها؟ قال: كسادها و قلة ارباحها عند ذلك يا سلمان يبعث الله ريحا فيها حيات صفر فتلتقط رؤس العلماء لما راوا المنكر فلم يغيروه و يكون ذلك يا

---

[1] روایت میں یہ لفظ جثاء آیا ہے۔ لیکن الاشاعة میں اس روایت کو ذکر کرکے لکھا ہے کہ صحیح لفظ جثثہم ہونا چاہئے۔ محمد عمران . .

رسول اللہ قال نعم والذی بعث محمدا بالحق"

"حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر کعبۃ اللہ کے دروازے کا کنڈا پکڑا اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں قیامت کی علامات نہ بتاؤں؟ حضرت سلمان کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ضرور بتلایئے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامات یہ ہیں لوگ نمازوں کو غارت کریں گے' نفسانی خواہشات کی اتباع کریں گے" مالداروں کی عزت کریں گے' حضرت سلمان کو تعجب ہوا انہوں نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ واقعی ایسا ہو گا؟' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً ایسا ہی ہو گا' اس وقت زکوٰۃ جرمانہ محسوس ہو گی امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے گا سچوں کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹوں کی تصدیق کی جائے گی خیانت کار کو امانت دار اور امانت دار کو خیانت کرنے والا سمجھا جائے گا' عاجز اور گناہگار شخص عام معاملات کے بارے میں بولا نے لگے گا' اور لوگوں نے اسکا مطلب پوچھا تو آپ ؐ نے فرمایا کہ جن لوگوں کو بات کرنی نہ آتی تھی وہ لوگوں کے درمیان بات کرنا شروع کر دیں گے۔ اور دس میں سے نو افراد حق کا انکار کریں گے۔' اسلام چلا جائے گا صرف اسکا نشان باقی رہے گا' قرآن کو سونے سے آراستہ کیا جائے گا' میری امت کے مذکر افراد موٹے ہو جائیں گے' کنیزوں سے مشورہ کیا جائے گا منبروں پر بچے خطبہ دیا کریں گے' عورتوں سے گفتگو عام ہو جائے گی' مساجد کو اس طرح آراستہ کیا جائے گا جیسے کلیساؤں اور گرجا گھروں کو آراستہ کیا جاتا ہے' منبروں کو اونچا کر دیا جائے گا صفیں زیادہ ہو جائیں گی' جبکہ آپس میں دلوں میں

بغض و عداوت ہوگی اور مختلف زبانیں ہوں گی ' خواہشات کی کثرت ہوگی حضرت سلمان ان تمام حالات کو سن کر بہت متعجب ہوئے اور سوال کیا کہ یارسول اللہ واقعی ایسا ہوگا؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اے سلمان! اس وقت مومن آدمی باندی سے زیادہ ذلیل ہوجائے گا کسی برائی کو دیکھ کر اس کا دل اندر سے ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے اور وہ اس برائی کو دور کرنے کی استطاعت نہیں رکھے گا ' مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو کافی سمجھیں گی ' اور نوجوان لڑکوں پر اس طرح لوٹ ڈالیں گے جس طرح کنواری لڑکی کو کوئی لوٹ لے ' اس وقت اے سلمان امیر لوگ فاسق ہوجائیں گے اور وزراء گناہگار ہوں گے ' اور امانت رکھنے والے خائن ہوں گے۔ اور لوگ نمازیں فوت کریں گے ' اور نفسانی خواہشات کی پیروی کریں گے 'پس اگر تم ایسے لوگ پاؤ تو اس زمانہ میں اے سلمان تم نمازیں وقت پر ادا کرو ' اس زمانہ میں کچھ قیدی مشرق سے اور کچھ مغرب سے آئیں گے ان کے بدن عام لوگوں جیسے ہوں گے اور ان کے دل شیاطین کی مانند ہوں گے ' وہ چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی تعظیم نہ کریں گے ' اس زمانہ میں اے سلمان لوگ اور ان کے حکام بیت اللہ شریف کا حج بغرض تفریح کیا کریں گے ' اور مالدار لوگ تجارت کی وجہ سے اور مسکین لوگ سوال کرنے کے لئے اور قراء ریاکاری کے لئے حج کیا کریں گے ' اس پر حضرت سلمان نے تعجب سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ ایسا بھی ہوگا حضور ﷺ نے فرمایا ؛ "ہاں! قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہ۔ اس وقت اے سلمان جھوٹ عام ہوجائے گا اور دم دار ستارہ چمک اٹھے گا عورت

اپنے شوہر کی تجارت میں شریک ہوگی' بازار قریب قریب ہوں گے' حضرت سلمان نے پوچھا کہ بازاروں کے قریب قریب ہونے کا کیا مطلب ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں نفع کم اور کساد بازاری ہوگی اس موقع پر اے سلمان! اللہ تعالیٰ ایسی ہوا بھیجیں گے جس میں زرد رنگ کے سانپ ہوں گے اور وہ علماء کا سر اچک لیں گے کیونکہ انہوں نے برائی کو دیکھا ہوگا مگر اسکی اصلاح نہ کی ہوگی حضرت سلمان نے پھر حضور ﷺ سے تعجب سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ سب ہوگا! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں اس ذات کی قسم جس نے محمد (ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ایسا ہی ہوگا۔"

(رواہ ابن مردویہ عن سلمان (الاشاعۃ ص ۹۲))

اس طرح کی ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی مذکور ہے کہ حضور ﷺ
ے حجۃ الوداع کے موقعہ پر کعبہ اللہ کے دروازے کے حلقوں کو پکڑ کر لوگوں سے
اب کیا' اور فرمایا اے لوگو! صحابہ نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ' فداک ابی وامی (جی
رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں) تو حضور اقدس ﷺ رونے لگے' یہاں
ک کہ آپ ؐ کے رونے میں شدت آگئی' پھر آپ ؐ نے فرمایا کہ لوگو! میں تمہیں قیامت کی
تیں بتاتا ہوں' اس کے بعد آپ ؐ نے وہی علامات بیان فرمائیں جو پچھلی روایت میں گذر
یں' ان کے علاوہ چند مزید ایسی علامات اس حدیث کی دوسری روایتوں میں بیان کی گئی
یں جو گذشتہ روایت میں مذکور نہیں انکی اہمیت کے پیش نظر وہ بھی ذیل میں ذکر کی جاتی
یں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

"ان المومن لیمشي بینهم یومئذ بالمخافة"

"قرب قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مومن شخص اس زمانے میں لوگوں کے درمیان خوف سے چلے گا۔"

اور فرمایا:

"ویفیض اللأم فیضا ویغیض الکرام غیضا"

"کمینوں کی بہت کثرت ہو جائے گی اور شریفوں کی نہایت کمی ہو جائے گی"

اور فرمایا:

"و یکثر العقوق، قلوبهم متباغضة و اهوائهم جمة، و السنتهم مختلفه و یظهر الرشا، و یکثر الربا، و یتعاملو ن بالعینه"

"والدین کی نافرمانی بڑھ جائے گی' لوگوں کے دلوں میں آپس میں بغض ہو گا' انکی خواہشات بہت زیادہ ہوں گی' اور انکی زبانیں مختلف ہوں گی' رشوت پھیل جائے گی' لوگ "عینیہ" کے کاروبار کریں گے۔"

اور فرمایا:

"تتخذ جلود النمور صفوفا یتحلي ذکور امتي بالذهب ویلبسون الحریر و یتهاونون بالدماء و تظهر الخمر و القینات والمعازف"

چیتے کی کھالوں کی صفیں بنائی جائیں گی' میری امت کے مرد زیور اور ریشم پہنیں گے' لوگوں کے خون کو معمولی بات سمجھیں گے' شراب' آلات موسیقی اور گانے والی عورتیں عام ہو جائیں گی۔"

اور فرمایا:

"ویحتقن الرجل للسمنة"

"موٹاپے سے نجات کے لئے آدمی حقنہ لگوائے گا' (یعنی وہ علاج جس میں دوا آدمی کے پاخانہ کے مقام سے ڈالی جائے' تاکہ زیادہ فضلہ خارج ہو)

اور فرمایا:

"و يهيا كما تهيا المراة و يتشبه النساء بالرجال و يتشبه الرجال بالنساء، و تركب ذوات الفروج على السروج"

"آدمی اس طرح تیار ہو گا' جیسے عورت تیار ہوتی ہے' اور خواتین مردوں کی اور مرد عورتوں کی مشابہت کریں گے' اور عورتیں سواریاں کیا کریں گی۔"

اور فرمایا:

"عندها يظهر قراء عبادتهم التلاوم بينهم اولئك يسمون في ملكوت السماء الانجاس الارجاس"

"اس وقت ایسے قاری ہوں گے جن کی عبادت آپس میں ایک دوسرے کی ملامت کرنا ہو گی' ان کا نام فرشتوں کے پاس آسمانوں میں الانجاس الارجاس (ناپاک) ہو گا۔"

اور فرمایا:

"عندها يتشبب المشيخة"

"اس وقت بوڑھے لوگ اپنے آپ کو جوان ظاہر کریں گے"

اور فرمایا:

"عندها يوضع الدين و ترفع الدنيا و يشيد البناء و تعطل الحدود و يميتون سنتي"

"اس وقت دین کی بے وقعتی کی جائے گی' اور دنیا کو بلند رتبہ دیا جائے گا' عمارتوں کو پختہ کیا جائے گا' حدود معطل کی جائیں گی' میری سنت مردہ کی جائے گی۔"

اور فرمایا:

"ان اقوا ما يذمون الله تعالى و مذمتهم اياه ان يشكوه و ذلك عند تقارب الاسواق، قال وما تقارب الاسواق قال عند كسادها كل يقول ما ابيع ولا اشتري ولا اربح

رازق الا اللہ تعالیٰ"

"کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی مذمت (برائی) کریں گے' بایں طور کہ وہ اللہ تعالیٰ سے شکوہ شکایت کریں گے' اور یہ اس وقت ہوگا جب بازار قریب ہوجائیں گے' صحابہ نے اسکا مطلب پوچھا تو فرمایا یعنی کسادبازاری ہوگی اور ہر شخص یہ کہے گا کہ میرا دھندہ ٹھنڈا ہے اور منافع کم حاصل ہو رہا ہے' اور فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی رزق دینے والا نہیں ہے۔"

"عندھا یعقو الرجل والدیہ و یبر صدیقہ و یحلف الرجل من غیر ان یستحلف ویتحالفون بالطلاق لا یحلف بھا الا فاسق، ویفشو الموت موت الفجاءۃ ویحدث الرجل سوطہ

"اس وقت آدمی اپنے والدین سے ظلم جفا اور دوستوں سے وفا کرے گا' اور آدمی کسی دوسرے کے مطالبے کے بغیر قسم کھائے گا' ایک دوسرے کے سامنے طلاق کی قسمیں کھائی جائیں گی' اور اس طرح کی قسمیں عام طور پر فاسق لوگ کھاتے ہیں' اور اچانک موت آنے کے واقعات ظاہر ہونے لگیں گے' اور آدمی اپنے کوڑے سے بات کرے گا۔"

اور فرمایا:

"و شھد المرء من غیر ان یستشھد و سلم للمعرفۃ و تفقہ لغیر دین اللہ، وتحابوا بالالسن وتباغضوا بالقلوب"

"اور گواہی طلب کئے بغیر آدمی گواہی دے گا' اور صرف جان پہچان کی وجہ سے سلام کرے گا' علم دین کے علاوہ دوسری باتوں کا علم حاصل کرے گا' اور لوگ زبان سے محبت اور دلوں میں بغض رکھیں گے۔" (الاشاعۃ ص ۸۲)

اور فرمایا:

"وصارت الامارات مواریث"

"اور حکمرانی وراثت کی وجہ سے منتقل ہوگی"

اور فرمایا:

"وشربتم الخمور فی نادیکم ولعبتم بالمیسر وضربتم بالکبر والمعزفة والمزامیر"

"تم (مسلمان) اپنی مجلسوں میں شراب پیو گے، جوا کھیلو گے، اور ڈھول باجا اور بانسریاں بجاؤ گے"

اور فرمایا:

"واکرم الرجل اتقاء شره"

"آدمی کے شر کے خوف سے اس کی عزت کی جائے گی"

(الاشاعة ص ۸۲)

اور فرمایا:

"صعدت الجهال المنابر"

"جہلاء منبروں پر چڑھ جائیں گے" (الاشاعة ص ۸۲)

اور فرمایا:

"لبس الرجل التیجان وضیقت الطرقات"

"مرد تاج پہنیں گے، اور (لوگ راستوں میں بیٹھ کر فضول گپ شپ کیا کریں گے جس وجہ سے) گزرنے والوں کا راستہ تنگ ہوجائے گا" (الاشاعة ص ۸۲)

اور فرمایا:

"قتل البری لیغیظ العامة"

"بے قصور آدمی کو قتل کیا جائے گا تاکہ عوام مشتعل ہوں"

(الاشاعة ص ۸۲)

اور فرمایا:

"حلف بغیر اللہ"

"غیر اللہ کی قسمیں کھائی جائیں گی" (ص ۸۸)

اور فرمایا:

"عق الرجل اباہ و جفا امہ و بر صدیقہ"

"آدمی باپ کی نافرمانی کرے گا ماں پر ظلم کرے گا اور دوست کے ساتھ بھلائی کرے گا"

سب سے آخری فتنہ

"عن حذیفة بن الیمان رضی اللہ عنه قال یکون فتنة فیقوم لها رجال فیضربون خیشومها حتی تذهب، ثم تکون اخری فیقوم لها رجال فیضربون خیشومها حتی تذهب، ثم تکون اخری فیقوم لها رجال، فیضربون خیشومها حتی تذهب ثم تکون اخری فیقوم لها رجال فیضربون خیشومها حتی تذهب، ثم تکون الخامسة و هی بجللة، تنشق فی الارض کما ینشق الماء"

"حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا جس کے مقابلہ کے لئے کچھ اللہ کے بندے کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ایسی ضربیں لگائیں کہ جس سے وہ ختم ہو جائے گا' پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مرد کھڑے ہوں گے' اور اسکی ناک پر ضرب لگا کر ختم کر دیں گے' پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ اللہ کے بندے کھڑے ہوں گے اور اسکا منہ توڑ جواب دیں گے' پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اور اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مردان خدا کھڑے ہوں گے اور اس کا منہ توڑ دیں گے' پھر پانچواں فتنہ برپا ہوگا جو عالمگیر ہوگا' یہ تمام روئے زمین

پر سرایت کر جائے گا' جس طرح پانی زمین میں سرایت کر جاتا ہے۔" (اخرجہ ابن ابی شیبہ' در منثور ص ۵۶ ج ۶)

آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ

"عن عبداللہ بن مسعود عن النبي صلی اللہ علیه وسلم قال یکون في هذه الامة اربع فتن آخرها الفناء"

"حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس امت میں چار فتنے ہوں گے' ان میں سب سے آخری گانا بجانا ہوگا۔"

(اخرجہ ابن ابی شیبہ وابوداؤد' در منثور ج ۶ ص ۵۱)

اہل حکومت کی طرف سے دینداری پر مصائب اور ان کے خلاف جہاد

"عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه تصیب امتي في آخر الزمان من سلطانهم شدائد لاینجو منه الا رجل عرف دین اللہ فجاهد علیه، بلسانه ویده وقلبه، فذلك الذي سبقت له السوابق و رجل عرف دین اللہ فصدق به و رجل عرف دین اللہ فسكت علیه، فان راي من یعمل الخیر احبه علیه، وان راي من یعمل بباطل ابغضه علیه، فذلك ینجو علی ابطانه كله"

"حضرت عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت کو ارباب اقتدار کی جانب سے (دین کے معاملہ میں) بہت سی دشواریاں پیش آئیں گی' ان کے وبال سے صرف تین قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے' اول وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو ٹھیک پہچانا' پھر اس کی خاطر

دل زبان اور ہاتھ (تینوں) سے جہاد کیا' یہ شخص تو (اپنی تینوں) پیش قدمیوں کی وجہ سے سب سے آگے نکل گیا' دوم وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا' پھر (زبان سے) اسکی تصدیق کی (یعنی برملا اعلان کیا) سوم وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا تو سہی مگر خاموش رہا کسی کو عمل خیر کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے محبت کی' اور کسی کو باطل پر عمل کرتے دیکھا تو اس سے دل میں بغض رکھا پس یہ شخص اپنی محبت اور عداوت کو پوشیدہ رکھنے کے باوجود بھی نجات کا مستحق ہوگا۔"

(مشکوٰۃ ص ۸ ۴۲)

مسلمان مالدار ہوں گے

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک مصعب بن عمیر آنکلے' جن کے بدن پر صرف ایک چادر تھی' اور اس میں چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا' ان کا یہ حال دیکھ کر اور ان کا اسلام سے پہلے کا زمانہ یاد کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' (کیونکہ حضرت مصعب بن عمیر اسلام لانے سے پہلے بڑے ملائم اور قیمتی کپڑے پہنا کرتے تھے) پھر ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا' جب صبح کو ایک جوڑا پہن کر نکلو گے' اور شام کو دوسرا جوڑا پہن کر گھر سے نکلو گے' اور ایک پیالہ سامنے رکھا جائے گا' اور دوسرا پیالہ اٹھایا جائے گا' اور تم اپنے گھروں پر (زیب و زینت کے لئے) اس طرح کپڑے کے پردے ڈالو گے جیسے کعبہ کو کپڑوں سے پوشیدہ کر دیا جاتا ہے' صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب تو ہم آج کی نسبت بہتر ہوں گے (کیونکہ) عبادت کے لئے فارغ ہو جائیں گے' اور کمانے کے لئے محنت نہ کرنی پڑے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں تم اس دن کی نسبت آج ہی اچھے ہو' (ترمذی) (یعنی بظاہر اگرچہ مفلس ہو لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ہو' اور اس زمانہ میں بظاہر مالدار ہوگے لیکن ایمان کے اعتبار سے غریب)

اگر مذکورہ بالا روایت پر غور کیا جائے تو یہ آج کل کے زمانہ پر حرف بحرف پوری اترتی ہے کیونکہ الحمد للہ آج مسلمانوں کی عیش و عشرت اور مالداری کا یہی عالم ہے کہ صبح

کے الگ کپڑے اور شام کے الگ کھانے میں کئی کئی ڈشیں ' اور گھر کے اندر پوری پوری دیوار کے برابر پردے ہیں ' اور بقول صحابہ کرام عبادت ہی میں اکثر وقت خرچ کرسکتے ہیں 'لیکن افسوس اسی بات پر ہے کہ ہم بجائے اس کے کہ ان انعامات پر شکر بجالاتے اور زیادہ سے زیادہ عبادات کرتے گناہوں کی دلدل میں مزید پھنستے چلے جارہے ہیں۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے حضرات صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ وہ بہتات کا زمانہ تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا' آج ہی تم اچھے ہو کہ تنگدستی کے باوجود دین پر جمے ہوئے ہو۔

بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"خدا کی قسم مجھے تمہارے مالدار ہونے کا ڈر نہیں بلکہ اسکا ڈر ہے کہ تمہیں دنیا زیادہ دیدی جائے اور تم دنیا میں اس طرح پھنس جاؤ جیسے وہ پھنس گئے تھے 'پھر تمہیں دنیا برباد کردے 'جس طرح انہیں برباد کردیا تھا۔"

حضرت مولانا عاشق الہٰی صاحب بلند شہری اپنی کتاب علامات قیامت میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

"قابل غور بات یہ ہے کہ مالدار تو اس لئے دیندار نہیں کہ ان کے پاس مال ہے 'لیکن تعجب یہ ہے کہ آجکل کے غریب بھی دین سے اتنے ہی دور ہیں جتنے مالدار بلکہ اس سے بھی زیادہ اور وجہ یہ ہے کہ دینداری کا ماحول نہیں رہا' نہ مالدار گھرانوں میں نہ غریبوں کے جھونپڑوں میں 'فالی اللہ المشتکی" (علامات قیامت ص ۲۷)

صرف مال ہی کام دے گا

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یقیناً لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ صرف دینار و درہم ہی نفع دیں گے۔" (رواہ احمد)

صاحب لمعات اس ارشاد کی تشریح میں لکھتے ہیں: ای لاینفع الناس الا الکسب یستحفظھم عن الوقوع فی الحرام — یعنی اس زمانہ میں حلال کما کر ہی دین محفوظ رکھ سکیں گے' اور کسب حلال ہی انھیں حرام سے بچائے گا۔

حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب مدظلہم اس روایت کی تشریح میں تحریر فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ دین میں اتنے کمزور ہوں گے کہ اگر حلال نہ ملے تو تکلیف اور بھوک برداشت کر کے حرام سے نہ بچیں گے بلکہ حرام میں مبتلا ہو جائیں گے' اگر کسی کے پاس حلال مال ہو گا تو اسے حرام سے بچائے گا' راقم الحروف کی یہ رائے ہے کہ حدیث میں یہ جتایا گیا ہے کہ ہر معاملہ میں مال ہی سے کام چلے گا' دین بھی مال ہی کے ذریعہ محفوظ رکھ سکیں گے' اور دنیا کے معاملات میں بھی مال ہی کو دیکھا جائے گا' کسی پارٹی کے صدر اور سیکریٹری کے انتخاب میں بھی سرمایہ داری کی پوچھ ہوگی' قوم و خاندان کے چودھری بھی صاحب ثروت ہی ہوں گے' نکاح کے لئے مالدار مرد کی تلاش ہوگی' غرض یہ کہ ہر معاملہ میں مال دیکھا جائے گا' اور مالداری کو آگے رکھیں گے' جیسا کہ ہمارے موجودہ زمانہ میں ہو ہی رہا ہے کہ مالدار ہونا شرافت اور بڑائی کی دلیل بن گیا ہے' اور فقر و تنگدستی اگرچہ اختیاری نہیں لیکن پھر بھی عیب سمجھی جانے لگی ہے' روپے پیسے کی ایسی عظمت دلوں میں بیٹھ چکی ہے کہ مالداری کو بڑا اور عزت و آبرو والا سمجھا جاتا ہے' اور اسی حقیقت کے پیش نظر تنگدست اور مفلس بھی تنگدستی کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں' افسوس کہ جو فقر مومن کی امتیازی شان تھی وہ عیب بن کر رہ گئی ہے' اور اس سے بڑھ کر یہ کہ فقر کی وجہ سے بہت سے لوگ ایمان سے پھر رہے ہیں اور سرور دو عالم ﷺ کے ارشاد:

"کاد الفقر ان یکون کفرا" "فقر کفر بن جانے کے قریب ہے۔"

کا مفہوم خوب سمجھ میں آ رہا ہے۔

حضرت سفیان ثوری فرماتے تھے کہ پہلے زمانے میں نیک لوگوں کے ماحول میں مال کو ناپسند کیا جاتا تھا' لیکن آج مال مومن کی ڈھال ہے' اگر مال نہ ہو تو یہ مالدار ہمارا (یعنی عالموں کا) رومال بنالیں' یعنی جس طرح رومال کو میل صاف کر کے ڈال دیتے ہیں' اسی طرح تنگدست عالم کو مالدار ذلیل سمجھنے لگیں' پھر فرمایا کہ جس کے پاس مال ہو اسے چاہئے

کہ مناسب طریقہ پر خرچ کرے' اور بے فکری سے نہ اڑائے کیونکہ یہ وہ دور ہے کہ اگر حاجت پیش آئے گی تو سب سے پہلے دین کو برباد کرے گا۔(مشکوٰۃ)

چاندی سونے کے ستون ظاہر ہوں گے

حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"زمین اپنے اندر سے ستونوں کی طرح سونے چاندی کے لمبے لمبے ٹکڑے اگل دے گی' جس کی وجہ سے مال بے قیمت ہو جائے گا' اور قاتل آ کر کہے گا کہ (افسوس) اس (بے حقیقت اور بے قیمت چیز) کی وجہ سے میں نے کسی کی جان لی' اور (مال کی وجہ سے) قطع رحمی کرنے والا کہے گا کہ (افسوس) اسکی وجہ سے میں نے قطع رحمی کی' اور چور آکر کہے گا کہ (افسوس) اسکی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا' یہ کہہ کر اسے چھوڑ دیں گے اور اسمیں سے کچھ بھی نہ لیں گے۔"

دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت سے پہلے وہ وقت آئے گا کہ نہر فرات کے اندر سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہو گا' اور اس پر قبضہ کرنے کے لئے لوگ جنگ کریں گے' جس کے نتیجہ میں ننانوے فیصد انسان مر جائیں گے' جن میں سے ہر ایک کا یہ گمان ہو گا کہ شاید میں ہی بچ جاؤں۔(مسلم)

بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرۃ سے مروی ہے کہ فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہو گا' جو شخص وہاں موجود ہو اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔(مشکوٰۃ)

ایک جماعت ضرور حق پر قائم رہے گی اور مجدد آتے رہیں گے

حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک ایسی جماعت رہے گی' جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم ہو گی' موت آنے تک وہ اسی حال پر رہیں گے' ان کی مخالفت اور عدم معاونت (مدد نہ کرنا) انھیں کچھ نقصان نہ پہنچائے گی۔

یعنی وہ اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ آیا لوگ انکی تعریف کر رہے ہیں یا برائی بیان کر رہے ہیں وہ حق بات پر اور اللہ کی اطاعت پر ڈٹے رہیں گے۔

دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میری امت میں قیامت تک ایک جماعت رہے گی جس کی خدا کی جانب سے مدد ہوتی رہے گی' جو ان کا ساتھ نہ دے گا' انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔" (مشکوۃ)

بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا:

"اس امت کے آخری دور میں ایسے لوگ ہوں گے جنہیں وہی اجر ملے گا جو ان سے پہلے لوگوں کو ملا تھا' وہ نیکیوں کا حکم کریں گے' برائیوں سے روکیں گے' اور فتنہ والوں سے لڑیں گے۔" (بیہقی)

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہر آنے والے دور میں اس علم کے جاننے والے ہوں گے' جو غلو (بڑھا چڑھا کر بیان) کرنے والوں کی تحریفوں سے اور باطل والوں کی دروغ بیانیوں سے اور جاہلوں کی تاویلوں سے اس کو پاک کرتے رہیں گے۔" (بیہقی)

حضرت ابوہریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال کے بعد ایسا شخص بھیجتا رہے گا جو اس دین کو نیا کرے گا۔" (ابوداؤد)

ان روایات سے یہ پتہ چلا کہ ہر دور میں کچھ نہ کچھ اللہ کے بندے ایسے ضرور باقی رہیں گے' جو اس دین کی حفاظت کریں گے' فتنوں کا مقابلہ کریں گے' دین پر عمل کر کے دکھلائیں گے' جھوٹے لوگوں کے جھوٹ کا پردہ چاک کریں گے' اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ اب تک پورا ہوتا چلا آیا ہے کیونکہ اگر حق گو اور ثابت قدم رہنے والے آج تک باقی نہ رہتے تو اہل فتن' بدعتی' نبوت کے دعویدار' مفسد اور شرپسند لوگ دین کو بدل کر رکھ دیتے'

حضرات صوفیاء' علماء و فقہاء و محدثین ہمیشہ ہیں اور رہیں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

حدیث سے انکار کیا جائے گا

حضرت مقدام بن معدیکرب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خبردار یقیناً مجھے قرآن دیا گیا ہے' اور قرآن جیسے اور احکام بھی دیئے گئے ہیں' پھر فرمایا: خبردار ایسا زمانہ آئے گا کہ پیٹ بھرا انسان اپنی آرام گاہ پر بیٹھا ہوا کہے گا کہ بس تمہیں قرآن کافی ہے' اس میں جو حلال بتایا ہے اسے حلال سمجھو' اور اس میں جسے حرام بتایا اسے حرام سمجھو (حدیث کی ضرورت نہیں) پھر فرمایا کہ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا حکم کسی چیز کے حرام ہونے کے لئے ایسا ہی ہے جیسے اللہ نے کسی چیز کے حرام ہونے کا حکم دیا ہے۔" (مشکوٰۃ)

یہ پیشین گوئی بھی عرصہ دراز سے صادق آرہی ہے کہ بعض مالدار لوگ دنیاوی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد یہ دعوے کرنے لگتے ہیں' کہ بس ہماری ہدایت کے لئے قرآن کافی ہے' اور احادیث کے احکام چونکہ ان کے نفس پر گراں گزرتے ہیں لہٰذا ان سے انکار کرنا شروع کر دیتے ہیں' حالانکہ قرآن کریم کے احکام احادیث کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتے' اور انکی تفصیلات سنت نبویہ کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتیں' خود قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

"ما آتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا"

"یعنی جو حکم تمہیں رسول دیں اسے تھام لو (قبول کرو) اور جن سے روکیں ان سے رک جاؤ"

اس آیت کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس طرح قرآن کریم کے احکام پر عمل ضروری ہے' اسی طرح احادیث پر بھی عمل ضروری ہے۔

نئے عقیدے اور نئی حدیثیں رائج ہوں گی

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آخری زمانہ میں بڑے بڑے مکار اور جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے ' جو تمہیں وہ باتیں سنائیں گے ' جو نہ تم نے اور نہ تمہارے آباء و اجداد نے سنی ہوں گی 'تم ان سے بچنا اور انہیں اپنے سے بچانا ' وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈالدیں ۔" (مسلم)

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اسکی تشریح میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ یہ لوگ جھوٹی جھوٹی باتیں کریں گے ' اور نئے نئے احکام جاری کریں گے ' اور غلط عقیدے ایجاد کریں گے ' اس طرح کے بہت سے لوگ گذر چکے ہیں 'جنہوں نے حضور ﷺ کی احادیث کی تکذیب کی 'ختم نبوت کو جھٹلایا 'خود کو نبی بتلایا 'عقائد میں گڑبڑ پیدا کی 'بدعات کو رائج کیا ' اور ان کے علاوہ بہت سے غلط نظریات کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کی ۔ (العیاذ باللہ تعالی)

گمراہ کن لیڈر اور جھوٹے نبی پیدا ہوں گے

حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ :

"میں نہیں جانتا کہ یہ میرے ساتھی (حضرات صحابہ) واقعتاً بھول گئے یا (ان کو یاد تو ہے مگر) بظاہر بھولے ہوئے سے رہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا ختم ہونے سے پہلے پہلے پیدا ہونے والے فتنہ کے ہر اس لیڈر کا نام مع اس کے باپ اور قبیلہ کے نام بتا دیئے تھے 'جس کے ماننے والے تین سو یا اس سے زائد ہوں ۔" (ابوداؤد)

اور بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب ایسے فریبی (اور) جھوٹے نہ آجائیں 'جن میں ہر ایک کا دعوی ہوگا کہ میں نبی ہوں ' اور مسلم شریف کی ایک دوسری روایت ہے کہ حضرت حذیفہ کے سوال پر آپ ؐ نے ارشاد فرمایا :

"میرے بعد ایسے رہبر ہوں گے جو میری ہدایت کو قبول نہ کریں گے ' اور میرے طریقے کو اختیار نہ کریں گے ' اور عنقریب ان میں سے ایسے لوگ کھڑے ہوں گے جن کے دل

انسانی جسم میں ہوتے ہوئے بھی شیطان والے دل ہوں گے۔"

سود عام ہوجائے گا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لوگوں پر ضرور ضرور ایک ایسا دور آئے گا کہ کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا' جو سود کھانے والا نہ ہو' اور اگر سود نہ بھی کھائے تو اسے سود کا دھواں (اور بعض روایات میں غبار) پہنچ جائے گا۔" (مشکوۃ)

یہ پیشین گوئی بھی آج حرف بحرف صادق آرہی ہے کہ آج کل تمام روپے پیسے کا تعلق بینک سے ہے' اور تمام کاروبار میں کہیں نہ کہیں بینکوں کا عمل دخل ضرور ہے' اور اس کے علاوہ بینک کی ملازمت اور بینک سے سودی قرضہ کا لین دین یہ تمام باتیں آج کل کے زمانہ میں عام ہوچکی ہیں۔

چرب زبانی سے روپیہ کمایا جائے گا

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی' جب تک ایسے لوگ پائے نہ جائیں جو اپنی زبانوں کے ذریعہ پیٹ بھریں گے' جیسے گائے بیل اپنی زبانوں سے پیٹ بھرتے ہیں۔" (مشکوۃ عن احمد)

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اسکا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے' لمبی لمبی تقریریں کر کے اپنی چرب زبانی سے لوگ عوام کو اپنی طرف مائل کریں گے' اور ان لوگوں کا ذریعہ معاش ہی صرف زبانی جمع خرچ یا لیڈری ہوگا اور اس طرح جو روپیہ ملے گا حلال حرام کی فکر کے بغیر اسے ہضم کرتے جائیں گے' جس طرح گائے بیل خشک اور تر کا لحاظ کیے بغیر اپنے سامنے کا تمام چارہ کھا جاتی ہیں۔

یہ پیشین گوئی بھی پوری طرح صادق آرہی ہے کہ آج کل تاجر حضرات یا دوکاندار اپنی لفاظی سے کماتے ہیں' لیڈر بھی صرف زبانی وعدوں اور تقریروں کے ذریعہ

عوام کو اپنی جانب مائل کرتے ہیں' اور مقررین اور واعظین بھی صرف اپنے قول کی حد تک نیک باتوں کی تلقین کرکے اور بڑے بڑے جلسوں سے خطاب کرکے پیسے کماتے ہیں۔

زیادہ بولنا اور مسلسل بولنا رسول اللہ ﷺ کو پسند نہ تھا' چنانچہ آپ ؐ کے بہت سے ارشادات کم بولنے کی تلقین کرتے ہیں' ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمرو بن العاص کے سامنے لمبی تقریر کرڈالی تو حضرت عمرو نے فرمایا: اگر یہ زیادہ نہ بولتا تو اس کے لئے بہتر تھا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مجھے کم بولنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ کم بولنا ہی بہتر ہے' اور ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا یقیناً زبان دراز آدمی سے بہت ناراض رہتا ہے' جو (بولنے میں) اپنی زبان کو اس طرح چلاتا ہے جیسے گائے (کھانے میں) اپنی زبان چلاتی ہے۔

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا:

"من تعلم صرف الکلام لیسبی بہ قلوب الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفاً ولا عدلاً" (مشکوۃ از کنز العمال ج ۱۰ رقم ۲۹۰۲۲)

"جس نے بات پھیرنے کا طریقہ اس لئے سیکھا کہ لوگوں کے دلوں کو اپنے پھندے میں پھنسائے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نہ اس کا نفل قبول کرے گا اور نہ فرض۔"

اعمال میں جلدی

"عن ابن عباس رفعہ: بادروا بالاعمال ستا: امرۃ السفہاء، وکثرۃ الشرط، وبیع الحکم، وقطیعۃ الرحم، واستخفافاً بالدم، ونشوا یتخذون القرآن مزامیر، یقدمون الرجل لیس بافقہہم ولا باعلمہم، مایقدمونہ الا لیغنیہم" (کشف الاستار ۲: ۴۲ رقم ۱۶۱۰)

"چھ کاموں سے پہلے اعمال میں جلدی کرو' بے وقوفوں کی حکمرانی'

سپاہیوں کی کثرت ،حکم کو فروخت کرنے ،قطع رحمی اور خون کے ہلکے ہو جانے سے پہلے اور قبل اس کے کہ ایک جماعت قرآن کو گانے کا ذریعہ بنالے جو ایسے شخص کو (امامت کے لئے) آگے کرے گی جو نہ ان میں زیادہ فقیہ ہوگا اور نہ بڑا عالم' وہ اس کو صرف اس لئے آگے کرے گی تاکہ وہ قرآن کو گا کر پڑھے۔"

مکہ مکرمہ کا پیٹ چاک کیا جائے گا' اور اسکی عمارتیں اونچی تعمیر کی جائیں گی

"عن عبداللہ بن عمر مرفوعا: اذا رایت مکۃ قد بعجت کظائم و ساوی بناءھا رؤس الجبال ،فاعلم ان الامر قد اظللک" (لسان العرب بمادۃ کظم ۲ : ۲۱٤)

وفی روایۃ اخری: ،عن یوسف ابن ماھک قال ، کنت جالسامع عبداللہ بن عمر فی ناحیۃ فی المسجد الحرام اذا نظر الی بیت مشرف علی ابی قبیس ،فقال ،ابیت ذلک؟ فقلت ،نعم !فقال اذا رایت بیوتھا –یعنی بذلک مکۃ– قد علت اخشبھا ، و فجرت بطونھا انھارا ، فقد ازف الامر – (اخبار مکۃ للازرقی ، ج ۱ ص ۲۸۲)

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم دیکھو کہ مکہ کا پیٹ چاک کر کے نہروں کی طرح بنادیا گیا ہے اور اسکی عمارتیں پہاڑ کی چوٹیوں کے برابر ہوگئی ہیں تو جان لو کہ معاملہ سر پہ آگیا ہے۔

اور دوسری روایت میں یوسف بن ماھک سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس مسجد حرام کے ایک کونہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے ایک گھر کی طرف دیکھا جو ابوقبیس کی

پہاڑی سے بلند تھا‘ تو آپ نے کہا کہ کیا تم کو یہ ناپسند ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں! تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ اس (مکہ) کے گھر مکہ کے دو پہاڑوں (جنکے نام اخشب ہیں) سے بلند ہو گئے ہیں اور اس کے پیٹ کو نہروں کی شکل میں چاک کر دیا گیا ہے تو معاملہ سر پر آ گیا ہے۔

سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہو جائیں گی

حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے زمانہ خلافت میں جس سال انکی وفات ہوئی تھی اس سال ٹڈی کم ہو گئی جس کی وجہ سے حضرت عمر ؓ بہت فکرمند ہوئے‘ اور انکی تلاش میں ایک سوار یمن کی طرف ایک عراق کی طرف اور ایک شام کی طرف بھیجا تاکہ وہ یہ معلوم کریں کہ اس سال ٹڈی دیکھی گئی ہے یا نہیں؟ جو صاحب یمن گئے تھے وہ ایک مٹھی بھر ٹڈیاں ساتھ لائے‘ اور حضرت عمر ؓ کے سامنے ڈال دیں‘ جب آپ نے وہ دیکھیں تو (خوشی میں) اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا‘ اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ بیشک اللہ جل شانہ نے (حیوانات کی) ہزار قسمیں فرمائی ہیں جن میں سے چھ سو دریائی اور چار سو خشکی کی ہیں‘ اور انہیں میں سے سب سے پہلے (قیامت کے قریب) ٹڈی ہی ہلاک ہو گی‘ اور دوسری (حیوانات کی) قسمیں یکے بعد دیگرے ہلاک ہوں گی‘ جیسے کسی لڑی کا تاگہ ٹوٹ جائے تو یکے بعد دیگرے دانے گرنے لگتے ہیں۔ (علامات قیامت)

مذکورہ بالا روایت سے حضرت عمر ؓ کی فکر کا پتہ چلتا ہے کہ آپ ؓ قرب قیامت کی صرف ایک نشانی دیکھ کر کس قدر گھبرائے‘ اور سواروں کو بھیج کر بڑے اہتمام سے اس کا پتہ لگوایا کہ کیا واقعی ٹڈی کی جنس ختم ہو چکی ہے یا صرف مدینہ میں نظر نہیں

آئی؟ حالانکہ یہ نشانی حقیقت میں موجود بھی نہ تھی' جیسا کہ ان کو بعد میں پتہ چلا کہ یمن کے اندر ٹڈیاں موجود ہیں۔ لیکن اگر ٹڈی نہ ملتی تو حضرت عمرؓ کتنے پریشان ہوتے۔ اور اس کے برعکس آج ہماری یہ حالت ہے کہ ہمارے سامنے قیامت کی سینکڑوں علامات اور نشانیاں موجود ہیں' لیکن ہم کو کوئی خوف اور خطرہ نہیں ہے۔

عیسائیوں سے صلح اور جنگ

حضرت ذی مخبر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عیسائیوں سے صلح کرو گے' جو امن والی صلح ہوگی' تم اور عیسائی آپس میں مل کر ایک دوسری عیسائی جماعت سے جنگ کرو گے' اس جنگ میں تمہاری فتح ہوگی' غنیمت کا مال ہاتھ لگے گا' اور صحیح سالم واپس آ کر بڑے بڑے ٹیلوں والے میدان میں ٹھیرو گے' جہاں درخت بہت ہوں گے' بیٹھے بیٹھائے ایک عیسائی صلیب کو ہاتھ میں اٹھائے گا اور کہے گا کہ صلیب کی برکت سے فتح ہوئی' یہ سن کر ایک مسلمان کو غصہ آجائے گا' اور (اس سے صلیب چھین کر) توڑ ڈالے گا' یہ حال دیکھ کر عیسائی صلح توڑ دیں گے' اور (مسلمانوں سے) جنگ کرنے کے لئے جمع ہو جائیں گے' مسلمان بھی اپنے ہتھیار لے کر دوڑیں گے' اور عیسائیوں سے جنگ کریں گے' اور خدا اس (لڑنے والی) جماعت کو شہادت کی عزت سے نوازے گا۔" (ابوداؤد)

حدیث شریف میں اتنا ہی مذکور ہے' حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے "قیامت نامہ" میں اس حدیث کے بعد ذکر کیا ہے کہ' اس جنگ میں مسلمانوں کا بادشاہ شہید ہو جائے گا' اور دوسرے ملکوں کی طرح ملک شام میں بھی عیسائیوں کی حکومت ہو جائے گی' اور جس عیسائی جماعت سے مسلمانوں کے ساتھ مل کر پہلے جنگ کی تھی اس سے اب یہ عیسائی صلح کرلیں گے' اس جنگ سے جو مسلمان بچیں گے' وہ مدینہ میں چلے جائیں

گے ' اور خیبر کے قریب تک عیسائیوں کی حکومت قائم ہو جائے گی [۱]

بخاری شریف میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عوف بن مالک کو غزوہ تبوک کے موقعہ پر قیامت کی چھ علامات بتائیں جن میں بنی الاصفر (یعنی عیسائیوں) اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہونے کا بھی ذکر فرمایا اور مزید فرمایا کہ عیسائی بد عہدی کریں گے ' اور (صلح توڑ کر جنگ کرنے کے لئے) تمہارے مقابلہ میں آئیں گے 'جن کے اسی جھنڈے ہوں گے ' اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار سپاہی ہوں گے ' (جنکی مجموعی تعداد بارہ ہزار کو اسی میں ضرب دینے سے نو لاکھ ساٹھ ہزار بنتی ہے)

بعض احادیث میں ایک بڑی جنگ کا بھی ذکر آیا ہے 'مثلاً ترمذی اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ : "الملحمة العظمى و فتح القسطنطينة و خروج الدجال في سبعة اشهر" یعنی جنگ عظیم 'فتح قسطنطنیہ اور دجال کا نکلنا سات مہینہ کے اندر اندر ہو جائے گا یعنی یہ تینوں چیزیں قریب قریب ہوں گی ' اور سات ماہ میں ہو جائیں گی۔

اس حدیث کی تشریح میں حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب مد ظلہم اپنی کتاب علامات قیامت میں تحریر فرماتے ہیں 'یہ جنگ عظیم مسلمانوں اور غیر مسلموں کی ہوگی ' یا سارے عالم کے انسان مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ نظریات کی وجہ سے لڑ پڑیں گے ' اس کے بارے میں احادیث میں کوئی تصریح راقم الحروف کو معلوم نہیں ہوئی 'البتہ روایات میں مقابلہ کا ذکر بھی موجود ہے۔ (علامات قیامت ص ۸۲)

---

[۱] حضرت ابن عمرؓ کی ایک روایت میں مسلمانوں کے مدینہ میں محصور ہو جانے اور خیبر کے قریب تک غیروں کے تسلط کی تصریح موجود ہے۔ ابوداؤد

باب سوم

حضور اکرم سرور کونین محمد مصطفی ﷺ نے آج سے چودہ سو برس قبل جن فتنوں اور معاشرے میں پھیل جانے والی برائیوں کا ذکر فرمایا تھا' انہی کے ساتھ ان سے بچنے کے لئے احکام اور ہدایات بھی عطا فرمائی تھیں' موجودہ دور میں ان برائیوں کا روزانہ مشاہدہ ہوتا رہتا ہے' لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان برائیوں سے بچنے کی جن ہدایتوں سے مسلمانوں کو آگاہ فرمایا تھا' اکثر مسلمان نہ صرف ان پر عمل پیرا نہیں ہیں بلکہ ان میں سے بہت سے ان سے بے خبر بھی ہیں' البتہ جو حضرات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان ہدایات پر کاربند رہے وہ دنیا میں بھی برائیوں سے محفوظ رہے' اور انشاء اللہ آخرت میں بھی فلاح پائیں گے' اسی طرح آئندہ بھی یہی ہوتا رہے گا کہ جو لوگ ان ہدایات اور احکام پر عمل پیرا ہوں گے' خواہ وہ خیر کا زمانہ ہو یا فتنہ اور شر کا' احادیث کی رو سے وہ دنیا اور آخرت دونوں میں انشاء اللہ تعالیٰ فلاح حاصل کریں گے۔

احقر نے اسی غرض سے چند قرآن کریم کی آیات اور حضور ﷺ کی احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی جو عصر حاضر میں ہم سب مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہوں تاکہ ان پر عمل پیرا ہو کر ہم سب مسلمان بھائی دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں ہر قسم کی آفتوں' مصیبتوں اور عذاب سے مامون رہیں اور جنہیں اپنا کر ہم اپنے معاشرہ کو فساد کے بجائے امن و سلامتی کا گہوارہ بنا سکیں۔

(۱) صبر کرنا

فتنوں کے زمانے میں صبر کرنے کا ثواب بہت سی احادیث میں ذکر کیا گیا ہے' ان میں سے چند احادیث ذیل میں ذکر کی جا رہی ہیں۔

(۱) "عن الزبیر بن عدی قال شکونا الی انس من الحجاج، فقال: اصبروا انه لایاتی علیکم زمان الا والذی بعده شر منه حتی تلقوا ربکم سمعته من نبیکم صلی اللہ علیه وسلم" (رواه البخاری والترمذی)

"حضرت زبیر بن عدی سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت انس سے حجاج کے مظالم کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: تم صبر کرو' کیونکہ تمہارے اوپر کوئی زمانہ نہیں آئے گا مگر یہ کہ اگلا اس سے بدتر ہوگا' یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے جاملو گے' یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔"

اس حدیث میں صبر کی تلقین کی گئی ہے' اور اسکی وجہ یہ بیان کی گئی کہ ہر آنے والا زمانہ پچھلے زمانے سے بدتر ہوگا' یہاں تک کہ موت آجائے گی' یہ حدیث موجودہ دور میں حرف بحرف صادق آرہی ہے کہ ہم خود اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ ہر آنے والا دور گزشتہ سے بدتر ہوتا جارہا ہے' اور اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا' پھر ہم کیوں صبر نہ کریں' تاکہ کم از کم ہمارے نامہ اعمال میں ثواب کا اضافہ تو ہوتا رہے۔

(۲) "عن عتبة بن غزوان قال ان من ورائكم ايام الصبر، التمسك فيه يومئذ بمثل ما انتم عليه كاجر خمسين منكم" (رواه الطبراني)

"حضرت عتبہ بن غزوان سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایک صبر کا زمانہ ہوگا' جس میں صبر پر ڈٹے رہنے کا ثواب تمہارے زمانہ کے پچاس صحابہ کے ثواب کے برابر ہوگا۔"

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

"ان من ورائكم زمان صبر للمتمسك فيه اجر خمسين شهيدا منكم" (طبراني كبير)

"تمہارے بعد ایک صبر کا زمانہ ہے' جس میں صبر کرنے والے کو تم (صحابہ کرام) میں سے پچاس شہداء کا ثواب ملے گا۔"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ صبر کے زمانہ میں صبر کا کتنا زیادہ ثواب ہے' یعنی اگر کوئی شخص صبر کرے تو آج کے دور کے نہیں بلکہ صحابہ کرام کے زمانہ کے پچاس شہیدوں کا ثواب مل جائے گا۔

موجودہ دور میں قتل و قتال کا بازار گرم ہے بہت سے لوگوں کو ناحق قتل کر دیا جاتا ہے' بے قصوروں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے' ان کے ورثاء خصوصاً ماں باپ' بہن بھائی اور بال بچوں پر اس وقت قیامت ٹوٹ پڑتی ہے' اور ان کو صبر کرنا مشکل ہو جاتا ہے' اگر یہی واقعہ کسی کافر خاندان میں پیش آتا تو اسے صبر دلانے کے لئے نہ کوئی بشارت اور خوشخبری ہوتی' نہ ہی ثواب کا وعدہ ہوتا' مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ انعام فرمایا ہے کہ اگر انسان کو کوئی صدمہ اور تکلیف پہنچے اور پھر اس پر وہ صبر کرلے تو بے حساب اجر و ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے' اور جیسے کہ گزشتہ حدیث میں فرمایا گیا اسے پچاس شہیدوں کے برابر اجر دیا جاتا ہے' اسی طرح قرآن کریم نے ایسے لوگوں کے لئے جو ان حالات میں صبر کرتے ہیں' زبردست خوشخبری اور بشارت عطا فرمائی ہے چنانچہ فرمایا:

"وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ، الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ"

"اور ہم ضرور بہ ضرور تم کو آزماتے رہیں گے کسی قدر خوف' بھوک' مال و دولت' جانوں' اور پھلوں میں کمی کے ذریعہ' اور بشارت سنا دیجئے صبر کرنے والوں کو' وہ لوگ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں: انا للہ و انا الیہ راجعون (ہم اللہ کے لئے ہیں اور بے شک ہمیں اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) تو ایسے لوگوں پر (جو یہ کہتے ہیں) ان کے پروردگار کی جانب سے درود اور رحمت ہیں اور وہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"

اس آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کسی مصیبت کے وقت صبر کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے' اور وہ شخص ہدایت پر ہے' لہذا صبر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے۔

(۳) "عن ابی ذر قال له رسول الله صلی الله علیه

یا ابا ذر کیف انت؟ اذا کنت فی حثالة و شبك بین اصابعه، قال ما تامرني یا رسول اللہ قال اصبر، اصبر، اصبر، خالقوا الناس باخلاقهم، و خالفوهم باعمالهم" (رواه الحاکم والبیهقی)

"حضرت ابوذر سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ اے ابوذر اگر تم ایسے ادنیٰ لوگوں کے درمیان ہو جیسے کھجور یا جو کا چھلکا تو کیا کرو گے، حضرت ابوذر نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں بتا دیجئے اس وقت کیا کرنا چاہئے؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبر کرو صبر کرو صبر کرو، لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ، اور انکی اعمال میں مخالفت کرو، (یعنی برے کاموں میں انکی اتباع نہ کرو)

(۲) گناہوں سے توبہ

عصر حاضر میں مسلمانوں پر جو مختلف قسم کے فتنے اور مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں، وہ درحقیقت خود ہم مسلمانوں کے اپنے اعمال بد کا شاخسانہ ہیں، انسان جو بھی گناہ کرتا ہے، اگر خدا تعالیٰ اسے معاف نہ کریں تو یا تو دنیا میں ورنہ آخرت میں اسے سزا ضرور مل جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

"ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم"

"جو کوئی بھی تم کو مصیبت پہنچتی ہے، تو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں (کے کرتوتوں) کی وجہ سے ہے۔"

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"و من یعمل سوء یجز به"

"جو شخص کوئی گناہ کرے گا، اسکا بدلہ اسے دیا جائے گا۔"

اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنے کی سزا آخرت میں یا دنیا میں ملتی ہے، البتہ اگر کوئی شخص صدق دل سے توبہ کرے تو امید ہے کہ وہ سزا سے بچ جائے گا کیونکہ حدیث نبوی میں

فرمایا گیا:

"التائب من الذنب کمن لا ذنب له"

"گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو"

گناہ ایسی چیز ہے کہ اگر اس میں سزا نہ بھی ہوتی تو بھی صرف یہ سوچ کر اس سے بچنا ضروری تھا کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں' اگر دنیا میں کوئی شخص ہمارے ساتھ احسان کرے' تو ہمیں اسے ناراض کرنے کی ہمت بھی نہیں ہوتی' خدا تعالیٰ کے تو بندوں پر بے حد احسانات ہیں' اس کے ناراض کرنے کی ہمت کیسے ہوتی ہے؟ مزید یہ کہ اگر سزا کا بھی ڈر ہو خواہ دنیاوی سزا ہو یا اخروی سزا' تو کوئی شخص گناہ کرنے کی ہمت کیسے کر سکتا ہے؟ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور سزا سے بچنا انتہائی ضروری ہے' ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جاتا ہے" (احمد)

مسلمانوں کو دنیا میں جو کوئی تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے گناہ کے ازالہ کا سبب بن جاتی ہے' ورنہ کم از کم اس کے آخرت میں درجات کی بلندی کا ذریعہ ہوتی ہے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن کے لئے دنیا کو قید خانہ اور کافر کے لئے جنت بنایا ہے کہ کافر کو تمام خوشیاں جو اس کے مقدر میں ہوتی ہیں یہاں دنیا میں ہی مل جاتی ہیں' آخرت میں ان کے لئے غم ہی غم ہو گا اور مسلمانوں کو یہاں جو غم ملتا ہے اس کے بدلہ آخرت میں خوشیاں اور مسرتیں ملیں گی' لہٰذا کسی بھی مسلمان کو وقتی مصائب اور آلام پر گھبرانے کے بجائے ان پر صبر کرنا چاہئے تاکہ اس کے درجات میں اور زیادہ اضافہ ہو اور اس کے گناہ معاف ہوں۔

بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں بہت سی پریشانیاں ہمارے اعمال بد کا نتیجہ ہوتی ہیں' لہٰذا اگر انسان ان گناہوں سے بچے اور توبہ کرلے تو امید ہے کہ بہت سی پریشانیاں اور مسائل ختم ہو جائیں گے' ذیل میں ان احادیث میں سے چند کو یہاں ذکر کیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ کن کن گناہوں سے دنیا میں کیا کیا مصائب اور پریشانیاں آتی ہیں۔

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک آدمی اپنے گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔" (مسند احمد حیوۃ المسلمین)

اسکی تشریح میں علماء کرام نے فرمایا کہ بعض اوقات حقیقت میں انسان گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے' اور بعض اوقات بظاہر رزق سے تو محرومی نہیں ہوتی البتہ اسکی برکت سے ضرور محروم ہو جاتا ہے۔ (حیوۃ المسلمین)

(۲) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ:

"ہم دس آدمی حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے' آپ ' ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے' پانچ چیزیں ایسی ہیں' میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ ان کو پاؤ' جب کسی قوم میں بے حیائی کے افعال علی الاعلان ہونے لگیں گے وہ طاعون میں مبتلا ہوگی' ایسی بیماریوں میں مبتلا ہوگی جو ان کے بڑوں کے زمانہ میں کبھی نہیں ہوئیں' اور جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرے گی قحط اور حکام کے ظلم میں مبتلا ہوگی' اور نہیں بند کی کسی قوم نے زکوۃ مگر بند کی جائے گی اس سے باران رحمت' اگر چوپائے اور جانور نہ ہوتے تو کبھی بارش ہی نہ ہوتی' اور نہیں عہد شکنی کی کسی قوم نے مگر اللہ تعالیٰ اس پر اس کے دشمن کو غیر قوم سے مسلط فرمادیں گے' پس وہ زبردستی ان کے اموال کو لیں گے۔" (جزاء الاعمال از ابن ماجہ' حیوۃ المسلمین)

(۳) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ:

جب کسی قوم میں خیانت ظاہر ہوئی اللہ تعالیٰ اس کے دلوں میں رعب ڈالدیتا ہے' اور جو قوم ناحق فیصلہ کرنے لگے اس پر دشمن مسلط کیا گیا۔" (مالک)

(۴) حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قریب زمانہ آرہا ہے کہ (کفار کی) تمام جماعتیں تمہارے مقابلہ میں ایک دوسرے کو بلائیں گی' جیسے کھانے والے اپنے

دستر خوان کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں' ایک کہنے والے نے عرض کیا: کیا ہم اس زمانہ میں تعداد کے لحاظ سے کم ہوں گے؟ آپ ؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس زمانہ میں تمہاری تعداد بہت ہوگی' لیکن تم کوڑا (اور ناکارہ) ہو جاؤ گے' جیسے بہتے ہوئے سیلاب میں تنکے' اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت اور رعب نکال دے گا' اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا' کسی کہنے والے نے عرض کیا: یہ کمزوری کیا چیز ہے؟ (یعنی اسکی وجہ کیا ہے) آپ ؐ نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت" (ابوداؤد بیہقی)

(۵) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب اللہ تعالیٰ بندوں سے (گناہوں کا) انتقام لینا چاہتا ہے' بچے بکثرت مرتے ہیں' اور عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں۔"
(من جزاء الاعمال از ابن ابی الدنیا)

(۶) حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بادشاہوں کا مالک ہوں' بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں' اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں میں ان کے بادشاہوں کے دلوں کو ان پر رحمت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان (بادشاہوں) کے دلوں کو غضب اور عقوبت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں' پھر وہ ان کو سخت عذاب کی تکلیف دیتے ہیں" (حیوۃ المسلمین)

(۷) حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا:

"جب میری اطاعت کی جاتی ہے میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں برکت دیتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں ہے' اور جب میری اطاعت نہیں ہوتی غضبناک ہوتا ہوں

اور لعنت کرتا ہوں' اور میری لعنت کا اثر سات پشت تک پہنچتا ہے" (من جزاء الاعمال از احمد)

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سات پشت تک لعنت ہوتی ہے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اس کے نیک ہونے سے اولاد کو جو برکت ملتی وہ نہیں ملے گی۔

حضرت وکیع سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا:

"جب بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اسکی تعریف کرنے والا خود برائی بیان کرنے لگتا ہے" (من جزاء الاعمال از احمد)

اوپر جو احادیث ذکر کی گئی ہیں ان میں عمومی طور پر گناہوں کا وبال ذکر کیا گیا ہے' بعض خاص خاص گناہوں کی سزا اور وبال کا ذکر ذیل کی احادیث میں کیا گیا ہے۔

سودی کاروبار کی سزا

حضرت جابر سے مروی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے (یعنی لینے والے) اس کے کھلانے والے (یعنی دینے والے) اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہ پر لعنت فرمائی ہے' اور فرمایا یہ سب برابر ہیں" (رواہ مسلم)

قرض ادا نہ کرنا

حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مرجائے اور اس پر کسی کا کوئی مالی حق یا قرض ہو اور اس کو ادا کرنے کے لئے کچھ نہ چھوڑ کر جائے۔" (رواہ احمد و ابو داؤد)

رشوت لینا

حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے

والے پر لعنت فرمائی ہے' اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس شخص پر بھی لعنت ہے جو ان دونوں کے بیچ میں (معاملہ کرانے والا) ہو۔" (رواہ احمد و بیہقی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

"حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

"جب تم میری امت کو اس حال میں دیکھو کہ ظالم کو ظالم کہنے سے ڈرنے لگیں' تو ان سے رخصت ہو جانا۔ (یعنی انکی مجلسوں اور محفلوں میں مت بیٹھنا)۔" (رواہ الحاکم)

حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لا الہ الا اللہ (کلمہ طیبہ) اپنے پڑھنے والوں کو اس وقت تک نفع دیتا رہے گا' جب تک اس کے حق سے لاپرواہی نہ برتیں' صحابہ نے عرض کیا: اس کے حق سے لاپرواہی کرنے کا کیا مطلب ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے حق کی لاپرواہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کھلے عام ہونے لگیں' اور ان سے روکا نہ جائے اور انہیں بند نہ کیا جائے۔" (ترغیب)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی وقعت ان کے دل سے نکل جائے گی' اور جب امر بالمعروف (نیکیوں کی راہ بتانا) اور نہی عن المنکر (برائیوں سے روکنا) چھوڑ دے گی تو وحی کی برکت سے محروم ہو جائے گی' اور جب آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگے گی تو اللہ کی نظر سے گر جائے گی۔" (علامات قیامت ص ۹۷)

یہ حدیثیں بھی موجودہ زمانہ پر صادق آتی ہیں کہ لا الہ الا اللہ کی تسبیحات تو بہت پڑھی جاتی ہیں' لیکن کلمہ طیبہ ان کو نفع نہیں دے رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کھلے عام ہونے لگی ہیں' گناہوں کا رواج ہوتا جا رہا ہے' اور انہیں روکنا اور بند کرنا تو درکنار' اسکی برائی بھی دل سے نکلتی جا رہی ہے' اور تبلیغ کا فریضہ ترک کر دیا جا رہا ہے' جس کی وجہ سے قرآن پاک کی برکتوں سے محرومی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سینوں میں قرآن موجود ہے' دوکانوں اور الماریوں میں قرآن محفوظ ہے' لیکن اسکی برکت یعنی تقویٰ اور پرہیزگاری سے عام مسلمان اس لئے محروم ہیں کہ گناہوں کو ترک نہیں کرتے اور تبلیغ کے فریضہ کو چھوڑ رکھا ہے' گالیاں اور فحش کلامی کی کثرت ہو چکی ہے' اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نظر سے گر کر ذلت اور مصیبت کے اندر پہنچ چکے ہیں' اس وجہ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن وہ قبول نہیں ہوتیں' مصیبتوں سے چھٹکارا چاہتے ہیں مگر چھٹکارا اور نجات نہیں ملتی' اپنے مقصد میں ہم کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں کیونکہ خود حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

> "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم نیکیوں کا حکم کرتے رہو' اور برائیوں سے روکتے رہو ورنہ جلد ہی تم سب پر اللہ تعالیٰ ایسا عذاب بھیجے گا کہ اس وقت تم اللہ سے دعا بھی مانگو گے تو وہ دعا بھی قبول نہ کرے گا۔" (ترمذی)

ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

> "کسی قوم میں اگر ایک شخص بھی گناہ کرنے والا ہو اور وہ اسے روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود منع نہ کریں' تو اللہ تعالیٰ ان پر مرنے سے پہلے ضرور اپنا عذاب نازل فرمائے گا۔" (مشکوٰۃ)

ان احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کے اعمال راحت' امن و سکون یا مصیبت و عذاب کے تخم اور بیج ہیں کہ اگر اچھا بیج ڈالا جائے تو پودا بھی اچھا ہو گا ورنہ خراب سے خراب پودا نکلے گا' اور آفات اور مصیبتوں کا تناور درخت بن جائے گا۔

احادیث بالا سے صراحتاً معلوم ہو رہا ہے کہ فریضہ تبلیغ چھوڑنے سے عام عذاب آتا ہے اور اس وقت دعا بھی قبول نہیں ہوتی' اس کے علاوہ بعض احادیث سے یہ

بھی ثابت ہوتا ہے کہ حرام آمدنی اور کمائی سے بھی اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو لمبے سفر میں ہو (یہ اس لئے فرمایا کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے اور اسکی شکستہ حالی کا عالم یہ ہو کہ) بال بکھرے ہوئے ہوں' غبار آلود ہو (اور) آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب یارب (اے میرے پروردگار' اے میرے پروردگار) کہہ کہہ کر دعا مانگ رہا ہو' اور اسکا کھانا بھی حرام ہو' لباس بھی حرام ہو' اور حرام اسکی غذا رہی ہو تو اس وجہ سے اسکی دعا کس طرح قبول ہوگی۔" (رواہ مسلم)

ان ارشادات کے علاوہ اور بھی بے شمار حدیثوں میں خاص خاص اعمال کے خاص نتیجوں کا ذکر ہے' جن میں سے بعض کا ذکر اختصار کے ساتھ کرتا ہوں۔

۱۔ زنا فحش اور بدکاری:۔ قحط' ذلت اور تنگدستی کا سبب ہیں۔ زنا سے موت کی کثرت ہوتی ہے' اور بے حیائی کے کاموں میں پڑنے سے طاعون اور ایسے ایسے مرض ظاہر ہوتے ہیں جو باپ دادوں میں کبھی نہ ہوئے تھے۔ (الترغیب)

۲۔ جس قوم میں رشوت کا لین دین ہو یا خیانت عام ہو ان کے دلوں پر رعب چھا جاتا ہے۔ (مشکوۃ)

۳۔ جو لوگ زکوۃ نہ دیں ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔ (ترغیب)

۴۔ ناپ تول میں کمی کرنے سے رزق بند کر دیا جاتا ہے' قحط اور سخت محنت میں مبتلا ہوتے ہیں' اور ظالم بادشاہ مسلط ہوتے ہیں' اور فیصلوں میں ظلم کرنے کے سبب قتل کی کثرت ہوتی ہے' بدعہدی کرنے سے سر پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (مشکوۃ شریف)

۵۔ قطع رحمی (رشتہ داروں سے تعلقات توڑنے) کے سبب سے خدا کی رحمت سے محرومی ہوتی ہے' اور والدین کو ستانے سے دنیا میں مرنے سے پہلے ہی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ (مشکوۃ)

۶۔ حرام کھانے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنے سے دعا قبول نہیں ہوتی۔ (مشکوۃ)

۷۔ اور جھوٹی قسم مال کو ضائع' عورتوں کو بانجھ اور آبادیوں کو خالی کر دیتی ہے۔ (ترغیب)

۸۔ نماز کی صفیں درست نہ کرنے سے دلوں میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ (مشکوۃ)

۹۔ ناشکری سے نعمتیں چھین لی جاتی ہیں۔ (قرآن)

۱۰۔ جس مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور ادا نہ کی گئی تو وہ زکوٰۃ کا حصہ اس مال کو ہلاک کر دیتا ہے۔

اس کے برعکس نیکیوں کے صلہ میں دنیا میں راحت و چین اور برکتوں والی زندگی نصیب ہوتی ہے' اور خاص خاص اعمال کے خاص خاص نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ صبح کو سورہ یٰسین تلاوت کرنے سے دن بھر کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور رات کو سورہ واقعہ پڑھنے سے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

۲۔ صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔ (قرآن)

۳۔ اللہ کے ذکر سے دلوں کو چین ملتا ہے' اور ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ کے عذاب سے بچانے والی نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ)

۴۔ اول و آخر درود شریف پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

۵۔ سخاوت سے مال بڑھتا ہے' صدقہ سے خدا کا غصہ بجھ جاتا ہے' اور مرتے وقت گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ (مشکوٰۃ)

۶۔ تقویٰ اور استغفار سے ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے جہاں سے خیال بھی نہ ہو۔ (قرآن مشکوٰۃ)

۷۔ شکر کرنے سے نعمتیں بڑھتی ہیں۔ (قرآن)

۸۔ جو مسلمانوں کی حاجت پوری کرے خدا اسکی مدد کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

۹۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ننانوے مرضوں کی دوا ہے' جس میں سب سے کم درجہ غم کا ہے۔ (مشکوٰۃ)

۱۰۔ دعا آئی ہوئی مصیبت کے لئے نفع دیتی ہے اور جو مصیبت ابھی نہ آئی ہو اس کے لئے بھی۔ (مشکوٰۃ)

ان چند مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ دنیاوی مصیبتوں سے چھٹکارا پانے کے لئے اعمال صالحہ یعنی ذکر و تلاوت نماز' تقویٰ' شکر وغیرہ ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دور رہ کر کیسے خدا کی نعمتیں اور برکتیں حاصل ہوں گی۔

اپنی اصلاح کی فکر کرو

(۱) ایک حدیث حضرت عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیف اذا بقیت فی حثالۃ من الناس مرجت عهودهم و اماناتهم و اختلفوا و کانوا اکهکذا و شبک بین اصابعه، قال فبم تامرنی؟ قال الزم بیتك و املك علیك لسانك و خذ ما تعرف و دع ما تنكر و علیك بامر خاصة نفسك و دع عنك امر العامة"

"اے عمرو اگر تم ایسے ادنیٰ درجہ کے لوگوں میں رہ جاؤ جیسے کھجور یا جو کا چھلکا' اور لوگ معاہدوں اور اماتوں کی حق تلفی کریں اور لوگوں میں اس طرح باہمی رنجشیں اور اختلافات پیدا ہو جائیں' اس موقعہ پر آپ ؐ نے اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کرکے اشارہ کرکے بتایا کہ وہ لوگ اس کی مانند ہو جائیں گے تو اس وقت کیا ہو گا؟ حضرت عمرو ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہی بتا دیجئے کہ ہمیں اس زمانہ میں کیا کرنا مناسب ہو گا؟

نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: تم (اس زمانہ میں) اپنے گھر میں ٹھہرے رہو (اور بلا ضرورت گھر سے قدم باہر مت نکالو) اپنی زبان پر قابو رکھو' جو بات اچھی ہو اسے اپنا لو اور جو بری ہو اس سے بچو اور (اس زمانہ میں) اپنے نفس کی فکر کرو' اور عوام کی فکر چھوڑ دو۔"

اور ایک روایت میں یہ اضافہ بھی مذکور ہے کہ تم اپنے گھر کی ٹاٹ بن جاؤ (یعنی گھر میں ٹکے رہو' بلا وجہ باہر مت نکلو)

مذکورہ بالا روایت کے اندر جو ہدایات مذکور ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ "تم اپنے نفس کی فکر کرو اور عوام کی فکر چھوڑ دو" یعنی تم اس کھود کرید میں مت لگو کہ

کوئی آدمی کیا کر رہا ہے؟ اسکا عمل نیک ہے یا بد؟ عوام کس رخ پر جا رہے ہیں؟ معاشرے میں اور لوگوں میں کتنی اور کونسی کونسی برائیاں پھیلتی جا رہی ہیں؟ ان سوالات پر غور مت کرو بلکہ تم اپنے نفس کی اصلاح کی فکر کرو۔

عصر حاضر کے بارے میں اگر غور کیا جائے تو یہ بات نظر آتی ہے کہ اس دور میں جتنی تیزی سے برائیاں جنم لے رہی ہیں اور گناہوں کا رواج بڑھتا جا رہا ہے' ان کی اصلاح اور خاتمہ کے لئے ایک سے ایک نئی تنظیم اور انجمنیں وجود میں آ رہی ہیں' اور مختلف جہتوں اور گوشوں سے لوگ اصلاح کا مقصد لیکر کھڑے ہوئے ہیں' اس کے برعکس معاشرے میں برائیاں کم ہونے کے بجائے مسلسل بڑھتی چلی جا رہی ہیں' آخر اسکی کیا وجہ ہے؟ جبکہ قرآن کریم نے فرمایا تھا: والذین جاھدو افینا لنھدینھم سبلنا یعنی "جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کریں گے' ہم انہیں اپنے راستوں کی ہدایت کریں گے" اسکی وجہ جو قرآن کریم کی آیات اور حضور ﷺ کی احادیث میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ آغاز اپنے آپ سے کرنے کے بجائے دوسروں سے ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ صحیح ہو جائیں۔ اصلاح احوال کے لئے ہماری وعظ و نصیحت اور ہر اپیل دوسروں کے لئے ہوتی ہے۔ یہ خیال شاذ و نادر ہی آتا ہے کہ زندگی میں تبدیلی لانے کا فریضہ کچھ ہم پر بھی عائد ہوتا ہے' ہم اپنے خاندان' اہل و عیال اور کم از کم اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی سکت اور طاقت تو رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسی بات کی طرف ہمیں توجہ دلائی اور فرمایا:

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ، اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ"

"اے ایمان والو! تم اپنے آپ کی خبر لو' اگر تم سیدھے راستے پر آگئے (تم نے ہدایت حاصل کر لی اور صحیح راستہ اختیار کر لیا) تو جو لوگ گمراہ ہیں' انکی گمراہی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی' تم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے' وہاں پر اللہ تعالیٰ تمہیں بتائیں گے کہ تم دنیا کے اندر کیا کرتے رہے ہو"

(سورہ المائدہ پ ۷)

خلاصہ یہ کہ اس آیت میں یہ درس دیا گیا ہے کہ تم اپنے آپ کی فکر کرو' اور دوسرے لوگوں کی فکر مت کرو کہ فلاں شخص گمراہ ہو گیا' فلاں شخص تباہ و برباد ہو گیا کیونکہ اگر تم سیدھے راستے پر آ گئے تو اسکی گمراہی تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی' ہر انسان کے ساتھ اسکا عمل جائے گا' لہٰذا تم اپنی فکر کرو' تم سب اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جاؤ گے' وہاں وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا عمل کرتے رہے تھے' تمہارا عمل زیادہ بہتر تھا یا اسکا' جسکی برائی تم بیان کرتے تھے' کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ کو اس شخص کا عمل جسکی تم برائی بیان کرتے تھے زیادہ پسند آ جائے اور وہ اس کے یہاں مقبول بن جائے' اور تم سے آگے نکل جائے' لہٰذا یہ باتیں جو تم مجلس آرائی اور لطف سخن کے لئے کرتے ہو یہ چھوڑ کر اپنی اصلاح کی طرف توجہ دو۔

ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من قال هلك الناس فهو اهلكهم"
(مسلم حدیث: ۲۶۲۳)

"یعنی جو شخص یہ کہے کہ ساری دنیا تباہ و برباد ہو گئی (یعنی دوسروں پر اعتراض کے لئے کہے کہ وہ بگڑ گئے' ان کے اندر بدعنوانی پیدا ہو گئی یا فلاں گناہ کے مرتکب ہو گئے) تو سب سے زیادہ برباد خود وہ شخص ہے۔"

اس لئے کہ دوسروں پر اعتراض کی غرض سے وہ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ برباد ہو گئے' اگر اسکو واقعی بربادی کی فکر ہوتی تو پہلے اپنے آپ کو دیکھتا' اپنی فکر کر کے اپنی اصلاح کرتا' اور خصوصاً جب اپنی برائی سامنے ہوتی تو دوسروں کی برائی کی طرف دھیان بھی نہ دیتا۔

نبی کریم سرور دو عالم ﷺ نے دنیا بھر میں جو حسین انقلاب برپا فرمایا تھا' اور تیئیس سال کے مختصر سے عرصہ میں معاشرے کی کایا پلٹ کر رکھ دی تھی' اسکا طرز و انداز ہمارے طرز عمل سے بالکل برعکس تھا' وہاں ہر اصلاح کا آغاز سب سے پہلے اپنی ذات' اپنے گھر' اور اپنے خاندان سے ہوتا تھا' وہاں زبانی وعظ و نصیحت سے زیادہ سیرت و کردار اور عملی زندگی کے ذریعہ دوسروں کو دعوت دی جاتی تھی' وہاں اصلاح کی تحریک کا مقصد نہ تو سیاسی ہوتا اور نہ ہی اپنے آپ کو نمایاں کرنا ہوتا' بلکہ سوز دل کے ساتھ لوگوں کو نیکی کی تلقین کی جاتی

جس کا نتیجہ یہ تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ساری بدعنوانیاں ختم ہو گئیں، جنہوں نے انسانوں کی زندگی کو جہنم بنا رکھا تھا۔

آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہمیں ساری خرابیاں اپنی شخصیت اور اپنے گھر سے باہر نظر آتی ہیں، اپنے آپ پر غور کرنے اور تنقیدی نگاہ سے جائزہ لینے کے بجائے سارا وقت اور زورِ بیان دوسروں کی تنقید اور غیبت میں صرف ہوتا ہے، لیکن کبھی یہ خیال مشکل ہی سے پیدا ہوتا ہے کہ ہماری ذات گھر، اور خاندان کو بھی تو اصلاح کی ضرورت ہے، وہاں پر بھی تو تبدیلی لانی چاہئے، لیکن یہ بات ہم بھول جاتے ہیں۔ قرآن کریم نے اسی کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ"

"یعنی کیا تم دوسروں کو نیکی کی نصیحت کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو، کیا تم سمجھ نہیں رکھتے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص دوسروں کو نصیحت کر رہا ہے، اسے چاہئے کہ پہلے وہ خود ان پر عمل کرتا رہے۔

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، اور آگ میں ڈال دیا جائے گا، آگ میں گرتے ہی اسکی آنتیں پیٹ سے باہر نکل آئیں گی، اور وہ شخص اپنی آنتوں کے گرد اس طرح چکر کاٹے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے (اس زمانہ میں ایک بڑی چکی ہوتی تھی، جسکے گرد گدھے کو باندھ کر گھمایا کرتے تھے) جب جہنم والے اسکا یہ منظر دیکھیں گے تو وہ آکر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے، اور پوچھیں گے کہ تمہیں ایسی سزا کیوں دی جارہی ہے؟ کیا تم وہ شخص نہیں ہو جو لوگوں کو نصیحت کرتے تھے اور برائی سے روکتے تھے؟ تم عالم فاضل تھے، تمہارا یہ انجام

کیسے ہوا؟ تو وہ شخص جواب میں کہے گا کہ ہاں میں اصل میں لوگوں کو تو نصیحت کیا کرتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا' اس وجہ سے آج میرا یہ انجام ہو رہا ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر عذاب سے محفوظ رکھے' اور ہم سب کو سب سے پہلے اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے' ہم میں سے ہر شخص کم از کم اپنے آپ کا تو مالک ہے' اور اپنے اوپر قدرت رکھتا ہے' اسی طرح اپنے گھر والوں اور بچوں کو تو سمجھا سکتا ہے' لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ آج کل ہمارے دیندار سے دیندار گھرانوں میں بھی ماحول رفتہ رفتہ بری ہواؤں سے متاثر ہوتا جارہا ہے' گھر کی خواتین میں پردہ کا رجحان ختم ہوتا جارہا ہے' مرد عورتوں کے مخلوط اجتماعات کا رواج عام ہو گیا ہے' گانے بجانے اور فحش فلمیں دیکھنا روز مرہ کا معمول بن چکا ہے' ناجائز طریقہ سے کمانا معیوب بات نہیں رہی' اگر ان تمام باتوں سے مسلمان خود بچیں اور اپنے گھر والوں کو بچانے کی کوشش کریں اور اصلاح کا آغاز دوسروں کے بجائے اپنے گھر سے کریں تو ایک چراغ سے ہزاروں چراغ جل اٹھیں گے' آہستہ آہستہ پورے معاشرے میں تبدیلی آئے گی' اور اس طرح انشاء اللہ ہماری شامت اعمال دور ہو جائے گی' اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔

(۴) فتنہ کے دور میں عبادت کا ثواب

بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص فتنے کے دور میں سب اختلافات اور لڑائی جھگڑے ختم کر کے عبادت میں لگ جائے' تو اسے بہت ثواب ملتا ہے' ذیل میں اس سلسلے کی چند احادیث بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) "عن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العبادة في الهرج كهجرة الي"

(رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ)

"حضرت معقل بن یسار سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا' فتنہ کے زمانہ میں عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جتنا میری طرف ہجرت کرنے کا۔"

(۲) "عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم انكم في زمان من ترك منكم عشر ما امر به هلك، ثم ياتي زمان من عمل منهم بعشر ما امر به نجا"
(رواہ الترمذی)

"سیدنا ابو ہریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (صحابہ کرام) ایسے زمانہ میں ہو کہ جس میں اگر تم جن چیزوں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس کے دسویں حصہ پر بھی عمل نہ کرو تو تم ہلاک ہو جاؤ گے' اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں کسی نے جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے کے دسویں حصہ پر بھی عمل کر لیا تو وہ نجات پا جائے گا' اس زمانہ میں دین پر صبر کرنا انگارہ کو تھامنے کی مانند ہو گا۔

(۳) "عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم من اكل طيبا وعمل في سنة وامن الناس بوائقه دخل الجنة، فقال رجل يا رسول الله ان هذا اليوم لكثير في الناس، قال وسيكون في قرون بعدي"
(رواہ الترمذی)

"حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے حلال طریقہ سے کھایا' اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں پر عمل کیا اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یہ بات تو آج کل لوگوں میں بہت پائی جاتی ہے' تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہو گی' (یعنی ایسے لوگ بھی برقرار رہیں گے جو ان باتوں پر عمل کریں)"

(۴) "عن انس قال قال لي رسول الله صلي الله عليه وسلم يابني ان قدرت علي ان تصبح وتمسي، ليس في قلبك غش

لاحد فافعل ثم قال يا بني و ذلك من سنتي و من احيا سنتي فقد احبني، و من احبني كان معي في الجنة"
(الترمذی مسلم 'الاداب ۔ ۲۰۲)

"سیدنا انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس پر قادر ہو کہ تمہاری صبح اور شام ایسی ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے بارے میں کوئی کھوٹ نہ ہو' تو ایسا کر لو' پھر فرمایا: اے میرے بیٹے یہ میری سنت ہے (اور جو یہ کام کرے) اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی' وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا"

(۵) "عن ابن عباس قال قال النبي صلي الله عليه و سلم من تمسك بسنتي عند فساد امتي، فله اجر مائة شهيد"
(رواه البيهقي)

"و عن ابي هريرة المتمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر شهيد" (رواه الطبراني في الاوسط)

"سیدنا ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری امت کے فساد کے زمانہ میں میری سنت پر عمل کیا' اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا"

اور "سیدنا ابو ہریرۃ کی روایت میں ہے کہ میری سنت پر فساد کے زمانہ میں عمل کرنے والے پر شہید کا ثواب ہے"

علم دین جاننے والا نجات پائے گا

"عن عمر قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم: سيصيب امتي في آخر الزمان بلاء شديد لا ينجو منه الا رجل عرف دين الله فصدق به"
(رواه ابو النصر السجزی)

"سیدنا عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کو آخر زمانہ میں سخت مصیبت کا سامنا ہو گا' اس میں

صرف وہ شخص نجات پائے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو ٹھیک ٹھیک پہچانا۔"

گمراہ کن سیاست اور لیڈروں سے پرہیز

"عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی الائمة المضلین، و اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع الی یوم القیامة" (رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ)

"سیدنا ثوبان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت پر گمراہ کن لیڈروں سے ڈرتا ہوں، اور جب میری امت میں تلوار رکھی جائے گی تو وہ قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔"

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنی امت پر گمراہ کن لیڈروں سے اندیشہ ظاہر فرمایا، چنانچہ عصر حاضر میں تمام موجودہ لیڈروں اور سیاست دانوں کا حال دیکھ کر نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد کی تصدیق ہو جاتی ہے، البتہ ساتھ ساتھ یہ سبق بھی ملتا ہے کہ ایسے گمراہ کن لیڈروں سے دور رہنا چاہیے، اور ان کے ماتحت رہ کر کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔

تمام فرقوں سے علیحدگی

جب مسلمانوں میں باہمی خانہ جنگی کا فتنہ کھڑا ہو تو آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلی ہدایت یہ عطا فرمائی کہ اگر مسلمانوں کا کوئی مسلم سربراہ موجود ہو، اور اس کا برحق ہونا واضح ہو تو تم اس سربراہ کا ساتھ دو، اور باغی کے فتنہ کو فرو کرنے کی کوشش کرو لیکن اگر کوئی مسلم سربراہ موجود نہ ہو یا اس کا برحق ہونا واضح نہ ہو اور جو فریق آپس میں لڑ رہے ہوں ان کے بارے میں یہ طے کرنا مشکل ہو کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے؟ تو ایسی صورت میں تم ہر فریق سے کنارہ کشی اختیار کر کے سب سے الگ تھلگ ہو جاؤ اور کسی فریق کا ساتھ نہ دو۔

"عن حذیفة قال قلت یا رسول اللّٰہ ھل بعد ھذا الخیر شر قال نعم دعاة علی ابواب جھنم، من اجابھم الیھا قذفوہ

فيها، قلت صفهم لنا، قال: هم من جلدتنا و يتكلمون بالسنتنا، قلت: فما تامرني ان ادركني ذلك، قال تلزم جماعة المسلمين و امامهم، قلت: فان لم يكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها، ولو ان تعض باصل شجرة، حتي يدركك الموت، و انت علي ذلك، و في رواية عنه، يكون بعدي ائمة لا يهتدون بهدي، ولا يستنون بسنتي، و سيقوم فيهم رجال قلوبهم قلوب الشياطين في جثمان انس، قال حذيفة كيف اصنع يا رسول الله ان ادركت ذلك، قال تسمع وتطيع الامر و ان ضرب ظهرك و اخذ مالك" (رواه مسلم)

"سیدنا حذیفہ ؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ ؐ نے فرمایا: ہاں اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا' اور اس میں کچھ افراد جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دیں گے' جو بھی انکی طرف آئے گا وہ افراد ان کو جہنم میں ڈال دیں گے' میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمیں ان لوگوں کی پہچان بتا دیجئے؟ آپ ؐ نے فرمایا: وہ بھی ظاہرا ہماری ہی طرح ہوں گے' انکی ہماری جیسی کھال ہوگی' اور ہماری جیسی زبان ہوگی' میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ اگر یہ فتنے ہمارے سامنے آئیں تو ہم کیا کریں؟ آپ ؐ نے فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو مضبوطی سے تھام لو میں نے کہا: اگر نہ کوئی جماعت ہو اور نہ کوئی امام ہو تو اس وقت ہم کیا کریں؟ آپ ؐ نے فرمایا: تمام فرقوں سے علیحدہ رہو' یہاں تک کہ اگر تمہیں درخت کی جڑ کھا کر گزارہ کرنا پڑے تب بھی موت آنے تک یہی کرتے رہو" (اخرجہ البخاری ۱۱: ۲۰ الفتن)

اور انہی سے دوسری روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

"میرے بعد ایسے قائد اور لیڈر ہوں گے' جو میرے راستہ پر نہیں چلیں گے' اور میری سنت پر عمل نہیں کریں گے' اور ان میں ایسے لوگ کھڑے ہوں گے جن کے دل شیطانوں کے اور جسم انسانوں کے ہوں گے' سیدنا حذیفہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم ان لوگوں کو پائیں تو کیا کریں؟ آپ ؐ نے فرمایا: سنتے رہو' اور حکم کی اتباع کرتے رہو' اگرچہ تمہاری پیٹھ پر مارا جائے' اور تمہارا مال لے لیا جائے۔" (مسلم)

فتنوں سے بچنے کی کوشش کرو

"عن ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: لا تقربوا الفتنة اذا حمیت، ولا تعرضوا لھا اذا عرضت، واضربوا اھلھا اذا اقبلت"

"سیدنا ابو درداء سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب فتنہ گرم ہو جائے تو اس کے قریب بھی مت جاؤ' اور اس سے تعرض نہ کرو (اسے نہ چھیڑو) جب وہ سامنے آئے' اور جب وہ تمہیں چھیڑے تو تم فتنہ والوں کو مار دو"

"عن عبد اللّٰہ بن مسعود انہ کان یقول کل عشیة خمیس لاصحابه: سیاتی علی الناس زمان تمات فیه الصلوة و یشرف فیه البنیان و یکثر فیه الحلف و التلاعن، و یفشو فیه الرشا و الزنا، و تباع الآخرة بالدنیا فاذا رایت ذلك فالنجا النجا قیل و کیف النجا؟ قال کن جلسا من احلاس بیتك، و کف لسانك و یدك" (رواہ ابن ابی الدنیا)

"سیدنا عبد اللہ ابن مسعود ہر جمعرات کی شام اپنے ساتھیوں کو خطاب فرمایا کرتے! لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب نماز فوت کر دی جائے گی' عمارتیں بلند تعمیر کی جائیں گی' قسم اور گالی عام ہو جائے گی' رشوت اور زنا پھیل جائے گا' آخرت کو دنیا کے

عوض فروخت کر دیا جائے گا' جب تم یہ سب باتیں دیکھو تو نجات حاصل کرو' نجات حاصل کرو' آپ سے پوچھا گیا کہ نجات کیسے حاصل کی جائے؟ فرمایا گھر کی ٹاٹ بن جاؤ (یعنی گھر سے بلا ضرورت قدم باہر نہ نکالو) اپنی زبان اور ہاتھ پر قابو رکھو۔"

فتنوں سے جہاد

"عن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ما من نبي بعثه اللّٰہ في امة قبلي الا كان له من امته حواريون و اصحاب یاخذون بسنته، و يقتدون به ثم انها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون، و يفعلون ما لا يومرون، فمن جاهدهم بيده فهو مومن، و من جاهدهم بلسانه فهو مومن، ليس وراء ذلك من الايمان حبة خردل" (رواه مسلم)

"حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے ایسے کوئی نبی نہیں آئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی امت میں بھیجا ہو اور ان کے ایسے حواری اور صحابی (ساتھی) نہ ہو' جو ان کی سنت پر عمل کریں اور انکی اقتدا کریں' (البتہ) ان کے بعد ان کے ایسے جانشین آتے ہیں جو ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں' اور کام وہ سرانجام دیتے ہیں جنکا انہیں حکم نہیں دیا گیا؟ جو شخص ان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے' جو ان سے زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے' اور جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے' اس کے علاوہ اس کا ایمان ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی نہیں۔"

قاتل نہ بنو

"عن خالد بن عرفطة ان النبي صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال له

خالد! انها ستكون بعدي أحداث و فتن و فرقة و اختلاف، فاذا كان ذلك فان استطعت ان تكون عبد الله المقتول لا القاتل فافعل "
(رواه احمد و ابن ابي شيبة وغيرهم)

"سیدنا خالد بن عرفطہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے خالد بے شک میرے بعد نت نئے مسائل' فتنے' فرقے اور اختلافات ہوں گے' جب وہ زمانہ آجائے تو اگر تم قاتل بننے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے مقتول بندے بننے کی طاقت رکھو تو بن جاؤ"۔

بظاہر اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تم کسی کو قتل کر کے قاتل نہ بنو' اگرچہ تمہیں اس کے بدلہ قتل کر دیا جائے کیونکہ قاتل جہنم کے دائمی عذاب کا مستحق ہوتا ہے' جبکہ وہ شخص جسے بلاوجہ قتل کر دیا جائے وہ شہید کے حکم میں ہوتا ہے' اس کے لئے جنت کا انعام ہے' لیکن مقتول کے لئے یہ انعام اس وقت ہے جب وہ معصوم اور بلاوجہ قتل کیا جائے' لیکن اگر دو مسلمان بھائی باہم ایک دوسرے کو قتل کے درپے ہو جائیں' اور پھر ان میں سے ایک قتل کر دے' تو پھر حدیث نبوی کی رو سے قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے' قاتل کے جہنم میں جانے کی وجہ تو ظاہر ہے کہ اس نے دوسرے کا خون کیا' اور مقتول کے دوزخی ہونے کی وجہ دوسری حدیث میں یہ آئی ہے کہ چونکہ وہ بھی دوسرے کو قتل کرنے کی فکر میں لگا ہوا تھا' اس لئے وہ بھی دوزخی ہوگا۔ (بخاری)

آج جس قدر قتل ہو رہے ہیں' عموماً انکی وجہ فتنوں کے سوا کچھ نہیں' قومی عصبیت اور فرقہ پرستی کے باعث ہزاروں جانیں ختم ہو جاتی ہیں' قاتل کو مقتول کی خبر نہیں ہوتی نہ مقتول کو قاتل کا پتہ چلتا ہے' دوسرے فرقہ کا جو شخص ہاتھ لگا ختم کر ڈالا اور اس کے ختم کرنے کے لئے بس یہی دلیل کافی ہے کہ وہ قاتل کے فرقہ میں سے نہیں ہے۔ چند انسانوں کے نظریوں کی جنگ نے ایسے ایسے آلات جنگ تیار کر لئے ہیں کہ شہر کے شہر تھوڑی سی دیر میں فنا کے گھاٹ اتر جاتے ہیں پھر تعجب اس پر ہوتا ہے کہ وہ اس بات کے بھی دعویدار ہیں کہ ہم امن چاہتے ہیں' نبی پاک ﷺ نے عصبیت اور فرقہ وارانہ قتل و قتال کے بارے میں فرمایا:

"ومن قاتل تحت راية عمية يغضب بعصبية او يدعو بعصبية او ينصر عصبية فقتل فقتله جاهلية وفي رواية ، ليس منا من دعا الي عصبية ، وليس منا من قاتل عصبية وليس منا من مات علي عصبية" (مشکوۃ)

"جس نے ایسے جھنڈے کے نیچے جنگ کی جس کے حق یا باطل ہونے کا علم نہ ہو اور عصبیت کی ہی خاطر غصہ ہوتا ہو' اور عصبیت کے لئے ہی دعوت دیتا ہو اور عصبیت ہی کی مدد کرتا ہو تو اگر وہ مقتول ہو' تو جاہلیت کی موت قتل ہوا' دوسری روایت میں ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی دعوت دے اور عصبیت کے لئے جنگ کرے اور عصبیت پر مرجائے' ایک صحابی نے دریافت کیا یا رسول اللہ عصبیت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرنا۔" (مشکوۃ)

خدا تعالیٰ کو ناپسند سپاہی

"عن ابی امامة قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم: سيكون في آخر الزمان شرطة يغدون في غضب الله و يروحون في سخط الله فاياك ان تكون من بطانتهم"

"سیدنا ابوامامہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں ایسے سپاہی ہوں گے' جن پر صبح بھی اللہ تعالیٰ کے غضب کی حالت میں آئے گی اور شام بھی اللہ تعالیٰ کے غضب کی حالت میں آئے گی' لہٰذا تم ان میں شامل ہونے سے بچو۔"

مومن کی جان کی قدر و قیمت

جب سرکار دو عالم ﷺ کو دنیا میں مبعوث کیا گیا اس وقت پورا جزیرہ عرب جہنم بنا ہوا تھا۔ قتل و قتال کا بازار گرم تھا۔ لوگوں کی جان مال، عزت و آبرو محفوظ نہ تھی، خواتین کی عصمت دری روز مرہ کا معمول تھی، معمولی معمولی بات پر جنگ چھڑ جاتی تھی اور چالیس پچاس سال تک ختم ہونے کا نام نہ لیتی، لوٹ مار، ڈاکہ زنی اور خونریزی کو بہادری اور شجاعت سے تعبیر کیا جاتا تھا، خونی دشمنی تو در کنار وہ لوگ اپنے جگر گوشوں تک کو زندہ درگور کرکے فخر کیا کرتے تھے۔

ایسے ماحول میں سرور کونین محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا، آپ ﷺ نے یہ خبر دی کہ:

> "ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ ایک عورت تن تنہا مکہ سے حیرہ تک سفر کرے گی، اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔"

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ ابھی حضور اقدس ﷺ دنیا سے تشریف بھی نہ لے گئے تھے کہ اس جزیرہ میں جہاں لوگ نفرت اور عداوتوں کی آگ میں جھلس رہے تھے، اس طرح باہم شیر و شکر ہوئے کہ نہ آقا اور غلام میں کوئی امتیاز رہا، نہ کوئی عجمی رہا نہ کوئی عربی، سیاہ و سفید، مہاجر و انصار سب بھائی بھائی بن گئے، جس کے نتیجے میں اسی جزیرہ عرب میں نفرت کے بجائے محبت و الفت پروان چڑھی اور ایسا مطمئن، مامون اور پرسکون معاشرہ تشکیل پایا جس کی نظیر تاریخ عالم میں ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔

چند سالوں میں اس قدر عظیم انقلاب کا سبب کیا تھا؟ نہ وہاں کوئی منظم محکمے، اور حکومتی ادارے تھے، نہ سرکاری پولیس اور ایجنسیاں کام کر رہی تھیں، ایسے جدید سائنسی آلات اور جدید علوم و فنون بھی نہ تھے کہ جن سے تفتیش کا کام لیا جا سکے، آخر کیا سبب تھا کہ اتنی جلدی پورے معاشرے کی کایا پلٹ گئی۔ اگر تحقیق کی جائے تو جواب اس کے سوا نہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی تبلیغ کا اثر تھا کہ ان کے دلوں میں خوف خدا اور آخرت کی فکر پیدا ہوگئی چھوٹے بڑے، جوان اور بوڑھے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور عذاب

آخرت کا خیال اس طرح جاگزین ہو گیا تھا کہ گویا وہ دوزخ اور جنت کا بچشم خود مشاہدہ کر رہے ہوں جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ اول تو وہ لوگ کسی گناہ کی طرف بڑھتے نہ تھے' اور گناہوں سے اجتناب کرتے تھے' اور اگر خدانخواستہ کوئی گناہ سرزد ہو جاتا تو اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتے جب تک حضور پاک ﷺ کے سامنے ذکر کر کے' یا کسی اور طریقے سے اسکی تلافی نہ کروالیں' چنانچہ تاریخ اور حدیث کی کتابوں میں حضرت ماعز اور غامدیہ کا وہ واقعہ ابھی تک محفوظ ہے کہ اپنے جرم کی تلافی کے لئے حضور ﷺ کی خدمت میں خود حاضر ہوئے' اور اصرار کر کے اپنے آپ کو سنگساری کی سزا کے لئے پیش کیا۔

عہد رسالت اور عہد صحابہ میں ایک نہیں ایسی سینکڑوں مثالیں اور واقعات موجود ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ ان حضرات کے قلوب میں خشیت الٰہی اور عذاب آخرت کا خوف کس قدر پیوست ہو چکا تھا' اور یہ سب حضور اقدس سرور کونین ﷺ کی تعلیمات اور صحبت کا کارنامہ تھا کہ اسکی بدولت وہی خطہ ارضی تیئیس ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں مکمل بدل کر ایک مامون اور خوشحال خطہ بن چکا تھا۔

حضور اقدس ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد **احکام قرآنی** اور حضور ﷺ کی سنت آج بھی ہمارے پاس محفوظ شکل میں موجود ہے' اور موجودہ دور میں مسلمان بھی کچھ اسی قسم کی ظلمت اور باہم قتل و قتال سے دوچار ہیں' جیسے کہ کسی زمانہ میں اہل عرب حضور ﷺ کی آمد سے پیشتر مصائب اور فتن کا شکار تھے' ہماری نجات کا راستہ بھی وہی ہے جو قرون اولیٰ میں کتاب اللہ اور سنت رسول کی اتباع کی صورت میں اپنایا گیا تھا' لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر ہم ان آیات اور احادیث کا مطالعہ کر کے یہ جائزہ لیں کہ مسلمانوں کا باہم دست و گریباں ہونا اور قتل و غارتگری مچانا شریعت کی نگاہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اور اس بارے میں دین اسلام نے کیا ہدایات دی ہیں؟

اسلام شدت پسندی کے خلاف ہے

یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ اسلام شدت پسندی' تشدد اور قتل و غارت گری کے سخت خلاف ہے' بلکہ اسلام کے لفظ ہی میں سلامتی کا مفہوم پوشیدہ ہے چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حدیث میں کہا گیا ہے کہ

صحیح مسلمان وہی ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے
مسلمان سلامت رہیں

بلکہ ایک حدیث میں مومن کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

"المومن من امنه، الناس علي اموالهم و انفسهم
والمهاجر من هجر الخطايا و الذنوب"

"حقیقی مومن وہی ہے جس سے لوگوں کے اموال اور جانیں
مامون رہیں اور حقیقت میں مہاجر وہ ہے جو اپنے گناہوں اور
غلطیوں سے ہجرت (گناہوں کو ترک) کرے" (ابن ماجہ)

اس کے علاوہ اسلامی تعلیمات ہر مسلمان کو یہ درس دیتی ہیں کہ وہ جب بھی کسی مسلم بھائی سے ملاقات کرے تو سب سے پہلے اسے سلام کرے' اور السلام علیکم کا مطلب ابن عربی نے ابن عیینہ سے یوں روایت کیا:

"اتدري ما السلام؟ يقول آمن مني!"

"یعنی کیا تمہیں معلوم ہے کہ سلام کیا ہے؟ گویا سلام کرنے والا
یہ کہتا ہے کہ تم مجھ سے مامون ہو" (احکام القرآن)

لہٰذا مسلمان کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائے بلکہ مسلمان کے معنی ہی یہ ہیں کہ وہ سلامتی کا داعی' امن کا منادی اور ہر ایک سے محبت کے ساتھ زندگی گزارنے والا ہے کیونکہ وہ جب بھی اپنے مومن بھائی سے ملتا ہے' اس پر سلامتی بھیجتا ہے' لہٰذا اس سے فساد اور تخریب کا تصور کیسے کیا جا سکتا ہے؟

قتل کی سزا

چونکہ اسلام سلامتی کی تلقین کرتا ہے' اور وہ سلامتی قائم کرنے والا دین ہے' اس لئے جو شخص اس راہ میں حائل ہو کر فساد پھیلائے اور قتل و غارت گری کا ارتکاب کرے اسلام اس کا سخت مخالف ہے' چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ "الفتنة اشد من القتل" (فتنہ قتل سے زیادہ شدید ہے' جبکہ خود قتل کا بھی شدید گناہ اور وبال ہے' کہ باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے ' اسکی سزا جہنم ہے ' جس میں وہ ہمیشہ رہے گا ' اس پر اللہ کا غضب ہے ' اور اسکی لعنت ' اور اللہ نے اس کے لئے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔" (سورہ نساء : ۹۳)

نیز دوسری جگہ قرآن کریم نے ایک انسان کے قتل ناحق کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔ (دیکھئے سورہ مائدہ آیت نمبر ۳۲)

قتل ناحق پر عذاب کے بارے میں ان کے علاوہ اور بھی آیات ہیں ' جو یہاں اختصار کے باعث ذکر نہیں کی گئیں ' مزید براں حضور ﷺ کی بہت سی احادیث سے یہ بات اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرنا شدید ترین عذاب کا باعث ہوتا ہے ' ان میں سے چند احادیث ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

"حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے نزدیک کسی مسلمان کے قتل کے مقابلے میں پوری دنیا کا ملیامیٹ ہو جانا زیادہ ہلکا واقعہ ہے۔"
(ترمذی و نسائی)

"حضرت ابوسعید اور حضرت ابوھریرۃ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر آسمان اور زمین والے سب مل کر بھی کسی مومن کے خون میں شریک ہوں ' تو اللہ تعالیٰ سب کو آگ میں ڈال دیتی۔" (ترمذی مشکوۃ ص ۳۰۹)

"حضرت ابو درداء سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ تمام گناہ بخش دیں گے ' سوائے اس شخص کے گناہ جو مشرک ہو کر مرا یا اس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا۔"
(جامع الاصول ج ۱۰ ص ۲۰۶)

"حضرت عبداللہ بن مسعود کی مشہور حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو برا بھلا کہنا فسوق (گناہ کبیرہ) ہے ' اور

اس کو قتل کرنا کفر ہے" (ابن ماجہ حدیث: ۳۱۸۳)

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز سب سے پہلے خون کا حساب چکایا جائے گا" (مسند احمد نسائی)

"حضرت ابوبکرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان بھائی ایک دوسرے پر اسلحہ اٹھالیں، تو دونوں جہنم کی کھائی پر ہوتے ہیں، پھر جب ان میں سے کوئی دوسرے کو قتل کردے تو دونوں جہنم میں داخل ہوجاتے ہیں۔"

(ابن ماجہ حدیث ۳۹۶۵)

قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے

"آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکر فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں خود قاتل کو معلوم نہ ہوگا اس نے کیوں قتل کیا؟ اور نہ مقتول کو پتہ ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا؟ ایسے میں قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔" (مسلم)

اور دوسری روایت میں ہے کہ:

جب دو مسلمان اپنی تلواروں سے آمنے سامنے لڑنے کے لئے تیار ہوجائیں، تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے، آپؐ سے پوچھا گیا کہ قاتل کا جہنم میں جانا تو سمجھ میں آگیا لیکن مقتول کیوں جہنم میں جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: اس لئے کہ اس نے بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ کیا ہوا تھا۔

(بخاری و مسلم)

کسی مسلمان کے قتل میں اعانت

جس طرح خود قتل کا اقدام ایک عظیم گناہ ہے، اسی طرح کسی کے قتل پر مدد کرنا بھی باعث گناہ اور موجب عذاب ہے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے:

"من اعان علي قتل مومن بشطر كلمة لقي الله مكتوباً بين عينيه آيس من رحمة الله" (مظهري)

"جس شخص نے کسی مسلمان کے قتل میں ایک کلمہ سے بھی مدد کی تو وہ قیامت میں حق تعالیٰ کی پیشی میں اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم و مایوس ہے۔" (معارف القرآن ج ۲ ص ۵۰۹ بحوالہ مظہری)

مندرجہ بالا قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ؐ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرنا کس قدر زبردست گناہ ہے' اور اس کا سبب بھی واضح ہے کہ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا حقوق العباد کو تلف کرنے کے زمرے میں آتا ہے' اور ظلم کی وہ قسم جس میں کسی بندے کا حق مارا جائے' اس میں اس وقت تک معافی نہیں ہوتی جب تک وہ بندہ اسکا بدلہ نہ لے یا کم از کم معاف نہ کر دے۔

ظلم کی قسمیں

کیونکہ ظلم کی تین قسمیں ہیں: ظلم کی ایک قسم وہ ہے' جس کو اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشیں گے' دوسری قسم وہ ہے جسکی مغفرت ہو سکے گی' اور تیسری قسم وہ ہے کہ جسکا بدلہ اللہ تعالیٰ لئے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔

پہلی قسم کا ظلم شرک ہے' دوسری قسم کا ظلم حقوق اللہ میں کوتاہی ہے' اور تیسری قسم کا ظلم حقوق العباد کی خلاف ورزی ہے۔ (ابن کثیر بحوالہ مسند بزار)

لہذا ظلم کا بدلہ لئے بغیر یا مظلوم کے معاف کیے بغیر چھٹکارا نہیں ہو گا' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں کسی بھی مسلمان کو تکلیف پہنچانا انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے' اس لئے کہ مسلمان کی جان' مال اور آبرو انتہائی محترم اور معظم حیثیت رکھتی ہیں' اور انکی سلامتی تمام مسلمانوں پر فریضہ کا درجہ رکھتی ہے۔

مسلمان کی حرمت

حضور اقدس ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں جن اہم امور کا ذکر فرمایا ان میں

یہ بھی تھا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے آپس کے خون اور اموال کو اس طرح حرام کر دیا ہے' جس طرح تمہارے لئے آج کا یہ دن حرمت والا ہے' اور تمہارا یہ شہر (مکہ معظمہ) حرمت والا ہے ——— اور پھر مزید فرمایا: دیکھو میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو" (بخاری ۸/۸۲)

اس حدیث کی رو سے مومن کامال اور آبرو حج کے دن اور شہر مکہ معظمہ کی مانند عظمت اور حرمت والی چیزیں ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ تاکید درج ذیل حدیث میں ہے کہ:

"حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہیں' اور (بیت اللہ سے خطاب کرتے ہوئے) یہ فرما رہے ہیں کہ تو کتنا پاکیزہ ہے' اور تیری ہوا کتنی پاکیزہ! تو کتنا عظیم ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم! (مگر) میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں' جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! ایک مومن کی حرمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک یقیناً تیری حرمت سے بھی زیادہ عظیم ہے' اس کا مال بھی اور اس کا خون بھی۔" (سنن ابن ماجہ ص ۔۔۔ حدیث حسن الترمذی)

ان تمام قرآنی احکام اور احادیث نبویہ کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مومن کی جان مال اور آبرو کی کتنی اہمیت ہے' ان کے نقصان کو معمولی سمجھ کر نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ کسی زمانہ میں اگر کبھی کوئی قتل ہو جاتا تو مہینوں ہفتوں اسے یاد کر کے تذکرہ کیا جاتا اور وہ موضوع گفتگو بنا رہتا تھا' لیکن موجودہ دور میں ایک کے بجائے کئی کئی قتل روزانہ ہو جاتے ہیں' لیکن اسے کوئی قابل ذکر واقعہ شمار نہیں کیا جاتا' اگر کوئی زیادہ ہی حساس قسم کا انسان ہو تو وہ بیچارہ ایک سرد آہ بھر کر رہ جاتا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے اسی بارے میں ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

"زمانہ قریب ہو جائے گا' اور علم قبض کر لیا جائے گا' اور فتنے نمودار ہوں گے' اور بخل پیدا ہو جائے گا' اور ہرج

بڑھ جائے گا' آپ ؐ سے پوچھا گیا کہ ہرج کیا ہے؟ آپ ؐ نے جواب میں فرمایا: قتل"

زمانے کے قریب ہونے کا بعض حضرات نے یہی مطلب بیان فرمایا کہ پہلے جو واقعات سالوں اور مہینوں میں ہوا کرتے تھے' وہ ہفتوں اور مہینوں میں ہوں گے بلکہ ایک روایت میں یہ تک آیا ہے کہ سال مہینوں کی مانند اور مہینے ہفتوں کی مانند ہو جائیں گے' مثلاً آج کل قتل کی واردات روزانہ کا معمول ہیں' جبکہ ایک زمانہ تھا کہ سالوں اور مہینوں میں کہیں کوئی قتل ہوتا تھا' یعنی کہ پہلے زمانہ دور دور تھا' اور اس طرح کے واقعات بھی کبھار ہوا کرتے تھے' لیکن اب زمانہ قریب قریب ہو گیا اور اس طرح کے واقعات روز مرہ کا معمول ہو گئے۔

موجودہ عذاب سے بچنے کا راستہ

اگر غور کیا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سب باتوں کی نشاندھی سرکار دو عالم ﷺ نے آج سے چودہ سو برس قبل فرمادی تھی' اور ساتھ ساتھ ان کے اسباب و عوامل اور ان سے بچنے کی تدابیر سے بھی آگاہ فرمادیا تھا' کہ یہ سب خود اپنے ہی گناہوں کا وبال ہو گا' اور اس سے بچنے کا راستہ یہ ہے کہ تمام متحارب گروہوں سے الگ تھلگ رہ کر خدا تعالیٰ سے استغفار کیا جائے اور عبادت اور تسبیح میں اوقات گذارے جائیں۔

اس کے برعکس ہمارا حال یہ ہے کہ ہم ان مواقع پر دعا اور استغفار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے بجائے گناہوں' معصیتوں اور فسق و فجور میں پھنس گئے' اور ٹھیک انہی فساد اور فتنہ کے ایام میں فحش اور عریاں قسم کی فلمیں دیکھنے اور گانے سننے میں اپنا وقت برباد کیا' ایسے میں اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل نہ ہو تو کیا ہو؟ اگر ہم لوگ اب بھی ان تمام کاموں سے باز نہ آئے اور دعا و استغفار نہ کی تو یہ شامت اعمال نہ جانے کتنے فتنے اور لیکر نمودار ہوگی' کیونکہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ:

"امت محمدیہ ؐ پر اللہ تعالیٰ نے یہ رحمت فرمائی ہے کہ اس پر آخرت میں دوزخ میں ہمیشگی کا عذاب نہیں ہے' البتہ دنیا میں فتنوں' زلزلوں اور قتل کی صورتوں میں عذاب ہو گا"

(ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۷۸)

لہٰذا اس عذاب سے بچنے کا راستہ یہی ہے کہ ان حالات کو لطف سخن اور مجلس آرائی کا ذریعہ بنانے کے بجائے استغفار اور دعا کی کثرت کی جائے' اور اگر لوگوں کے درمیان مصالحت کی کوئی صورت ممکن ہو تو اسے اختیار کیا جائے کیونکہ اسکا بھی بہت بڑا اجر ہے' کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"عام لوگوں کی سرگوشیوں میں اکثر خیر نہیں ہوتی' ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم صلح کرانے کی ترغیب دیتے ہیں' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے واسطے یہ کام کرے ہم اسکو عنقریب اجر عظیم دیں گے۔" (ترجمہ از معارف القرآن۔ سورۃ النساء: ۱۱۴)

لوگوں کی باہمی رنجشیں دور کرانے اور آپس میں مصالحت کرانے کے بارے میں حضور ﷺ کے ارشادات انتہائی اہم ہیں' ان میں سے ایک میں آپ ؐ نے فرمایا:

"کیا میں تم کو ایسا کام نہ بتاؤں' جسکا درجہ روزے نماز' صدقہ میں سب سے افضل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ضرور بتلایئے' آپ ؐ نے فرمایا: وہ کام اصلاح ذات البین یعنی دو شخصوں کے درمیان اگر رنجش پیدا ہو جائے تو اسے دور کر کے آپس میں صلح کرانا اور فساد ختم کرانا ہے۔"

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان کے احکامات کو ٹھیک ٹھیک بجالائیں' اور ہر قسم کے حقوق ادا کرنے اور آپس میں فساد ختم کر کے متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

سرور کونین حضرت محمد ﷺ نے جہاں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق
جامع ہدایات دی ہیں اسی طرح آنے والے فتنوں سے بھی اپنی امت
کو خبردار کیا ہے کہ اس قسم کے فتنوں کے دوران مسلمانوں کو اپنے دین
اور آخرت کی حفاظت کے لئے کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہئے،
کتب حدیث میں کتاب الفتن اور ابواب الفتن کے ابواب انہی
احادیث پر مشتمل ہوتے ہیں۔

زیر نظر کتاب "فتنوں کا عروج اور قیامت کے آثار" میں انہی
فتنوں اور علامات قیامت سے متعلق معلومات صحاح ستہ اور دیگر مستند
کتب حدیث سے عام فہم انداز میں جمع کی گئی ہیں۔ ایمان کی تازگی،
فکر آخرت کی زیادتی، اصلاح نفس پر آمادگی اور اس پُرفتن دور میں
اپنے لئے راہِ عمل متعین کرنے کا بہترین سامان۔

E-mail: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk

فتنوں کا عروج اور قیامت کے آثار
DIU-7126